

امتیاز الامراض

(علم تشخیص)

فروق الامراض اردو

علامہ حکیم تبارک کریم پوری
حکیم محمد ساجد بسملوی

۱۳۶

جلہ حقوق طبع بنام حکیم محمد ساجد بستوی محفوظ ہیں

| سنة طباعت | سنة ۱۹۷۷ء |
|-------------------------------|---|
| نام کتاب | ترجمہ فروق الامراض |
| ناشر | حکیم محمد ساجد بستوی |
| طباعت | محبوب پریس دیوبند |
| صفحات تعداد اشاعت کتابت | ۱۳۶ ۵۰۰ (مولوی) عبد الرؤف بستوی دیوبند |
| قیمت | پانچ روپے |
| ملنے کا پتہ | (۱) مکتبہ حسن و صحت لے امرتہ لین کلکتہ ۱۔ (۲) کتب خانہ نعمانیہ - دیوبند - یو پی۔ (۳) مکتبہ رحمت - دیوبند - یو پی۔ |

فہرست مقالات و فصول امتیاز الامراض

| | | | |
|----|----------------------------------|----|------------------------------|
| ۴۷ | فصل اول جلق و حجرہ میں واقع | | |
| ۵۱ | چھ متشابہ امراض کے فروق | ۴ | عرض مترجم |
| | فصل دوم پھیپھڑے میں واقع | ۱۱ | خطبہ کتاب |
| | متشابہ احوال و امراض کے | ۱۱ | وجہ تصنیف |
| | نوفروق | | مقالہ اول |
| ۵۹ | فصل سوم سینہ اور پہلو کے | ۲۹ | فصل اول دماغ کے دس متشابہ |
| | چار متشابہ امراض و احوال کے فروق | | امراض کے فروق |
| ۴۲ | مقالہ سوم | ۳۷ | فصل دوم امراض چشم کے نو |
| ۴۲ | فصل اول معدہ کے چودہ متشابہ | | متشابہ امراض کے فروق |
| | امراض کے فروق | ۴۲ | فصل سوم کان سے متعلق تین |
| ۷۴ | فصل دوم جگر اور طحال کے پندرہ | | متشابہ امراض کے فروق |
| | متشابہ امراض و احوال کے فروق | ۴۴ | فصل چہارم ناک و فستقوں کے |
| ۹۱ | فصل سوم گردہ و مثانہ کے متشابہ | | چار متشابہ امراض کے فروق |
| | امراض و احوال کے پندرہ فروق | ۴۴ | فصل پنجم دانت کو عارض ہونے |
| ۹۹ | فصل چہارم آلات تناسل کو پیش | | والے دو متشابہ دردوں میں فرق |
| | آئینہ تین متشابہ امراض کے فروق | ۴۷ | مقالہ دوم |

| | | | |
|-----|-------------------------------------|-----|----------------------------------|
| ۱۲۴ | خاص دماغ کے درم اور غشاء صلب | ۱۰۱ | مقالہ چہارم |
| | اور غشاء رقیق کے درم کا فرق | ۱۰۱ | فصل اول چند متشابہ حیات کے |
| ۱۲۴ | جملہ اقسام جنون اور سرسام کا فرق | | آٹھ فروق۔ |
| ۱۲۶ | سہر سباتی اور سبات سہری کا فرق | ۱۰۶ | فصل دوم۔ متشابہ اور ام و قروح |
| ۱۲۴ | جمود اور سبات کا فرق | | کے سات فروق۔ |
| ۱۲۷ | جمود اور سکتہ کا فرق | ۱۱۰ | فصل سوم۔ لاغراض خاص کے تین |
| ۱۲۷ | جمود اور سرسام بارد کا فرق۔ | | مشترک باتوں کے فروق۔ |
| ۱۲۷ | جمود اور موت کا فرق۔ | ۱۱۲ | مقالہ پنجم |
| ۱۲۷ | جمود اور صرع کا فرق | ۱۱۲ | فصل اول۔ نبض کے متشابہات |
| ۱۲۷ | لقوۃ استرخائی اور لقوۃ تشنجی کا فرق | | کے آٹھ فروق۔ |
| ۱۲۷ | نزله اور زکام کا فرق۔ | ۱۱۷ | فصل دوم۔ احوال بول کے متشابہات |
| ۱۲۸ | رعونت اور حقی کا فرق | | کے دس فروق۔ |
| ۱۲۸ | اختلاط عقل اور مایہ نولیا کا فرق۔ | ۱۲۴ | ضمیمہ کے بارے میں |
| ۱۲۸ | آسیبی وغیرہ اثرات و جنون کا فرق | ۱۲۵ | ضمیمہ |
| ۱۲۹ | ملحمہ اور قرنیہ کے زخموں کا فرق | ۱۲۵ | سبات اور سکتہ کا فرق |
| ۱۲۹ | خاص قرنیہ کے ابھار اور اس کے | ۱۲۵ | صرع اور سکتہ کا فرق |
| | شور کا فرق۔ | ۱۲۵ | مریض سکتہ اور مردہ کا فرق |
| ۱۲۹ | عصبہ مجوفہ کے درم اور اس کے | ۱۲۶ | سرسام حقیقی اور غیر حقیقی کا فرق |
| | سدہ کا فرق۔ | ۱۲۶ | رعشہ اور اختلاج کا فرق |

| | | | |
|-----|--|-----|---|
| ۱۳۰ | رطوبت بیضیہ علی کدورت اور نزول المار کا فرق۔ | ۱۳۲ | گردہ اور نشانہ کے زخم کا فرق۔ |
| ۱۳۰ | نزول المار کو بتانے والے خیالات اور دیگر خیالات کا فرق۔ | ۱۳۲ | گردہ کے پردہ اور خاص گردہ کے زخم کا فرق۔ |
| ۱۳۰ | عصبہ مجوفہ کی کشادگی اور تعبہ عنبیہ کی کشادگی کا فرق۔ | ۱۳۲ | ورم خصیہ قلیۃ المار اور قلیۃ الرحم کا فرق۔ |
| ۱۳۰ | منہ سے نکلنے والے خون کا فرق کہ دماغ سے آ رہا ہے یا صدی حصہ سے یا دانتوں سے۔ | ۱۳۳ | انٹین کے ورم صلب اور قود الحمی کا فرق۔ |
| ۱۳۱ | ورم مری اور قرعہ مری کا فرق۔ | ۱۳۳ | اختناق الرحم اور صرع کا فرق۔ |
| ۱۳۱ | قصبہ ریہ میں اختلاج اور اس میں ارتعاش کا فرق۔ | ۱۳۳ | رجار اور حمل کا فرق۔ |
| ۱۳۱ | سل حقیقی اور سل غیر حقیقی کا فرق۔ | ۱۳۴ | برص اور ہنق ابھی کا فرق۔ |
| ۱۳۱ | بول بینی اور دھیما پیشاب جو غلبہ بلغم سے آئے اور چربی کے پگھلنے سے آنے والے بول بینی کا فرق۔ | ۱۳۴ | قرعہ اور زنا صوری کا فرق۔ |
| ۱۳۲ | بول مدی اور بول لزجی کا فرق۔ | ۱۳۴ | حصیہ اور جدری کا فرق۔ |
| ۱۳۲ | بول ذوبان لحمی اور بول ذوبان شحمی کا فرق۔ | ۱۳۴ | ہنق اسود اور کلف کا فرق۔ |
| | | ۱۳۴ | غدد اور سلعہ کا فرق۔ |
| | | ۱۳۴ | سلعہ اور گلیٹر کا فرق۔ |
| | | ۱۳۴ | حکہ اور جرب کا فرق۔ |
| | | ۱۳۴ | ضربہ و سقطہ کا فرق۔ |
| | | ۱۳۵ | تقرظہ۔ |

عرض مترجم

تاریخ طب سے واقفیت رکھنے والے جانتے ہیں کہ یہ فن جس قدر قدیم ہے اس کی ترجمانی اور دوسری مختلف زبانوں کی طرف منتقلی، بالخصوص مسلمان اطباء کی یہ خدمت اتنی قدیم چاہے نہ بھی تاہم عہد اسلامی کے اوائل سے یہ کام تیزی سے چل پڑا تھا۔ خود مصنف کتاب ——— الحق بن حنین ——— کا دارالترجمہ بہت مشہور علمی ادارہ رہا ہے، لیکن تاریخ حکایہ المیہ ناقابل فراموش ہے کہ ماضی میں جب اس فن کی منتقلی مسلمانوں کے ہاتھوں یونانی زبان سے عربی میں ہونے لگی اسی وقت سے یہ غلط خیال اقوام عالم کے دماغوں پر ثبت ہونے لگا کہ یہ فن مسلمانوں کا خانہ زاد ہے۔ لیکن یہ بالکل خلاف واقعہ اور تاریخی حقیقت کے خلاف ہے۔ اسی تاثر سے مسلمان حکماء کی اس بے لوث فنی کارگزاریوں پر ہمت افزائی نہیں کی گئی۔ بلکہ اس عالمی فن کو مسلمانوں کی طرف منسوب کیا جانے لگا، اور پھر اپنے ہی کیا بلکہ پر اسے ملک میں بھی خاطر خواہ ملکی سہولت اور حمایت سے محروم رکھا جانے لگا، اور ٹھیک اس کا حال ایسا ہو گیا جیسے اس ملک میں اردو زبان کا ہو رہا ہے۔

ان حالات میں اگر کوئی پرائیویٹ یا سرکاری یا نیم سرکاری ادارہ یا دارالترجمہ اپنی ہمت و جہارت سے فن طب کو نوازد رہا ہے تو یہ اپنی اور ملک کی نیک نامی کا کام تو کروی رہا ہے، ساتھ ہی میرے خیال میں مسلم اقلیت پر زبردست احسان رکھتا ہے

حالات کی تبدیلی کے ساتھ ماحول اور مذاق کا بدلنا بدیہی بات ہے اور اس بات کا رونا کچھ اپنے اس فن پر ہی نہیں ہر طبقہ اور ہر ماحول میں یہی بات ملے گی، اسی کو ہر فن اور طبقہ کے افراد کو ایک دوسرے کو دیکھ کر تسلی ہو جاتی ہے اس کا یہ مطلب سمجھنا تقریباً غلط ہو گا کہ تبدیلی ماحول اور بدذوقی کے وقت علمی کاموں اور فنی خدمات کی اہمیت کم ہو جاتی ہے، بلکہ اس قسم کی خدمات سے اگر ماحول کے مزاج کی اصلاح ہو جائے تو اس کی اہمیت دو گنا ہو جاتی ہے۔

استاذ مکرم حضرت پرنسپل صاحب جامعہ طبیہ دارالعلوم دیوبند کی ہمت اور اولوالعزمی پر جو بھی کلمات تحسین لکھے جائیں کم رہیں گے، حضرت والا کے اس علمی اور تعمیری

سہ گرامی قد جناب حاجی مولوی حکیم محمد عسر صاحب دیوبندی پرنسپل جامعہ طبیہ دارالعلوم دیوبند کی ذات ستودہ صفات کو علماء و اطباء کا حلقہ بخوبی جانتا ہے، آپ ۱۹۲۶ء میں تکمیل الطب کا کچھنٹوے فارغ ہوئے، شروعات میں کچھ عرصہ دارالعلوم طبیہ کالج لاہور میں لکچرار رہے، پھر ۱۹۳۵ء سے دارالعلوم دیوبند کے شعبہ طب کے ناظم اور استاذ اعلیٰ ہیں، جامعہ طبیہ دارالعلوم دیوبند کے منتظم قیام کے وقت سے ہی آپ جامعہ کے پرنسپل ہیں، صلح الامت حضرت مولانا شاہ وحی اللہ صاحب آپ کو بڑی سناست تھی، حضرت کو بھی آپ سے غیر معمولی تعلق تھا، آپ حضرت شاہ صاحب موصوف کے بھائی بھی ہیں یوں رہنے والے آپ گو دیوبند کے تھے، لیکن چونکہ آپ سفر سنی میں یتیم ہو گئے تھے اس کو تربیت کے لئے نہال پنپائے گئے۔ نہال آپ کا "ارض مقدس" متعاضد بھون ہے۔ اس طرح تہذیب نشوونما ہی میں اس جوہر قابل کی صلاح و فلاح کے لئے حکیم الامت کا روح پرور ماحول "سورنہ" پر سہاگہ رہا، چنانچہ وقت آنے پر اس کی زمرہ کے ایک عارف سے آپ توسل ہوئے۔

اقدام کے مخاطب اہل بار و معاین نہیں بلکہ فی الحقیقت آنحضرت کا یہ اقدام طبی اداروں کے لئے اس ترجمہ کے معنی و جو دیں آنے کا باعث اس نیاز مند کے نام حضرت حکیم صاحب مدظلہ کا ایک حکم بن گیا ہے۔

لا عمری میں شعر و سخن سے لگاؤ ایسا دیرا نہیں، ضروری مشاغل میں مغل بلکہ کہنے کو لت پڑ جانے کی حد تک رہا تھا چنانچہ اردو اور فارسی میں بڑی بے تکلفی سے اشعار کہتے تھے، عرصہ بعد تنہا تو تعلیم وغیرہ کی طرف دھیان دیا آپ کی زندگی کے اجمالی جائزہ میں احساس فراغت، صوم و صلوة کی پابندی، صفائی معاملات اور عزم و ہمت کی پختگی، اوصاف حمیدہ کے بڑے نمایاں عناصر نظر آتے ہیں۔ ”مسجد عمر“ کی تعمیر کا واقعہ آپ کے عزم و ہمت کی پختگی اور ارادوں کے استحکام پر شاہد عدل ہے یہ مسجد خاص دیوبند میں طبعیک ان دنوں تعمیر کرائی تھی جب کہ مسکنہ کے حبیب مناظر ابھی گذرے ہی تھے۔

آپ کے درس میں عجیب شان ہوتی ہے، مضامین کہتے ہی اہم ہوں مخاطب کی اہلیت کا اندازہ کر کے دلچسپ پیرایہ میں پیش کر دینا آپ کا بڑا وصف ہے۔ عربی طب کی کتابیں خواہ نفیسی جیسی مطلق ہوں یا موجز القالون کی طرح مختص، سبھوں میں طرز درس یہ ہوتا ہے کہ کتاب سامنے رکھے بغیر پڑھاتے ہیں، مجھے اپنے زمانہ طالب علمی سب سے زیادہ حیرت اس وقت ہوئی جب کہ کلیات نفیسی میں، مزاج اور اس کی اقسام کے موقع پر ”کرہ“ کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس موقع پر مختلف خطوط کے مکان پر سیر حاصل گفتگو چلتی ہے۔ اس موقع پر بھی میں نے استاذ گرامی کا طرز و ہی دیکھا کہ کسی مضمون کے مضامین پر تقریر اسی انداز میں ہوتی، غرضیکہ حلقہ درس ہو یا نجی مجلس سلسلہ کلام میں ادبی شعر و سخن کی آئینہ نشیں کچھ اس طرح ہوتی ہے کہ مضمون چاہے کلیات جیسا خشک ہی کیوں نہ ہو شہد خالص کے قوام میں تیار شدہ کسی دوار کی طرح سب انداز تر جاتے ہیں۔

یہ صحیح ہے کہ یونانی علوم میں فنی طب بھی ملاحظہ اور بے راہ روں ہی کی آغوش میں پلا ہے

ذمہ دار حضرات کیلئے ایک مہینہ ہے اگر ذمہ دار ہندوستانی اہلکار کا حلقہ ایسی خدمات کے لئے اپنے آپ کو آج آمادہ نہیں کر پاتا ہے اور آج ہم اپنے اسلاف کی خدمات کا ریکارڈ ان لٹیری شکلوں میں محفوظ نہیں رکھ پاتے تو کل ہم اخلاف کے ہاتھ کا اس طرح کی خدمات سے خالی ہونا خود اسلاف کی تہی دامن کا ثبوت بن جائے گا۔

اس کے باوجود کہ راقم کے قلم سے نکلے ترجموں کے ادراک بھی کچھ کم نہیں ہیں، تاہم مجھے اس بات کا اعتراف ہے کہ اس کتاب کا ترجمہ کر کے میں خود مطمئن نہیں ہوں، بس اتنی بات ہے کہ بقول حضرت علامہ تبارک کریم عیسیٰ کہ ترجمہ میں اب قابل گرفت اغلاط نہیں ہیں، عبارت بھی اس حد تک درست ہو گئی ہے کہ زبان طعن سے بچا جاسکتا ہے“ لیکن یہ سب کچھ کر لینے کے بعد اپنی یہ

بقیہ حاشیہ ص ۷:۔ کوئی وجہ نہیں کہ اسلامی افکار اور ان فی نظریات میں کوئی ہم آہنگی ہو سکے لیکن مسئلہ اس حد تک قابل انکار نہیں ہو سکتا کہ قوانین فطرت فی الحقیقت آپس میں ایک دوسرے سے مختلف ہوں، محسوس ہونے میں فرق دراصل آنکھ کی عینک کا رنگ پیدا کرتا ہے، بقراط کا قول ہے کہ الاقلال بالضرار خیر من الاکثار من النافع غور کیجئے تو یہ ایک اصول فطرت ہے جس سے مساوی طور پر جہانی درد و غانی ہر دونوں کے پرہیز کے بارے میں ہدایت ملتی ہے۔

اصول فطرت یا قوانین قدرت میں اس طرح کی ہم آہنگی پیدا کرنے کا مذاق سلامت عقل و فکر کا ایک بین ثبوت اور صحیح مانئے تو ایک خدائی علیہ ہے، میں نے یہ ذوق حضرت الاستاذ میں اثنائے درس اس حد تک کامیاب پایا کہ تلامذہ میں بھی اس کی جھلک ملتی ہے، ماہنامہ رسالہ دارالعلوم دیوبند کے فروری ۱۹۷۸ء کا شمارہ آپ اٹھا کر دیکھئے، اس میں جامعہ طبرہ کے سال دوم (دس نفیس) کے ایک طالب علم مولوی عاشق الہی بستی کے تحریری امتحان کا پرچہ شائع ہوا ہے شائد آپ اس طالب علم کا یہ مطبوعہ پرچہ دیکھ کر استاذ محترم کے بارے میں مجھ سے سو ادنیٰ معیار قائم کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ (بقیہ مسئلہ پر)

دلی بے اطمینانی خود اپنی کسی بے توجہی یا کوتاہی کے سبب نہیں، بلکہ اب اگر ترجمہ میں کوئی غلطی رہتی ہے تو اس کا سبب صرف کتاب کے نسخوں کی عدم صحت ہے دوران ترجمہ میرے زیر نظر کا نسخہ رہا ہے جس کے اغلاط کا اگر واسطہ لگایا جائے تو ہر سطر میں کوئی نہ کوئی غلطی نکل ہی آئے گی، نظر ثانی اور اصلاح علامہ حکیم تبارک کریم صاحب مکی نے فرمائی ہے بلکہ مقالہ اول کا ترجمہ بھی آپ ہی کا ہے، آپ کے پاس نامی پریس لکھنؤ (۱۹۲۳ء) کا مطبوعہ نسخہ تھا، یہ نسخہ قدرے پہلے والے سے غنیمت ہے اور سچ تو یہ ہے کہ اگر حضرت موصوف کی اس اصلاحی کاوش کا سہارا نہ ملا، موتا تو یہ ترجمہ قابل اشاعت نہ ہو پاتا میں موصوف گرامی کے بارے میں جو بھی کلمات تشکر لکھوں وہ سب رسی ہونگے حقیقت یہ ہے کہ مجھ ناکس کے دوش ناتواں پر حضرت والا کے احسانات کا جوبار گراں ہے اللہ تعالیٰ ہی اس کا صلہ دے سکتا ہے کتاب کے دیگر نسخوں کی تلاش و جستجو خود میں نے اور حضرت پرنسپل صاحب نے بھی کی مگر ماہ در ماہ کے لئے بھی کوئی نسخہ فراہم نہ ہو سکا۔

اسیادہ اہل فن حضرت میر ترجمہ کی فروگذاشتوں پر نکتہ چینی کے بجائے مفید مشورہ دیں گے
تو گر پر نیانی بایذا مکوشش کرم کار فرما و حشوم پوشش

محمد ساجد بستوی۔ ایف۔ ڈی۔ ڈی۔ یو۔ ایم
نزیل روڑکی۔ سہارنپور۔ یوپی۔

بقیہ ص ۹ پر خدا ایسے حق آگاہ خادم ملک و ملت کا سایہ فیض رساں ہم سبھوں پر تادیر ڈالے رکھے۔
۱۔ آپ علیہ السلام (مہاراجہ) کے مشہور قصبہ بہار شریف کے رہنے والے ہیں۔ ۱۹۲۳ء میں مکیل الطبع کاغذ (لکھنؤ) سے فراغت پائی مطلب زیادہ دواں ۵۵ سال (مکلفہ میں کیا۔ پھر فروری ۱۹۶۷ء سے فروری ۱۹۶۸ء تک آپ سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان انڈین میڈیسن اینڈ میو سیو پیٹھ (وزارت صحت و فیملی پلاننگ حکومت ہند) کے تحت بطوری ریسرچ (یونانی) مکیل الطبع کاغذ (لکھنؤ) میں ریسرچ آفیسر کے معزز عہدہ پر فائز رہے، اب سال رواں کے اپریل سے مکلفہ میں مطلب کر رہے ہیں، آجیناب کے تصانیف اور کڑی کاسوں سے دنیا مجھ سے کم واقف نہیں۔ مزاج بخشنے کا ملا ہے، بے ضرورت کسی سے غلاما شاید طبعاً ہی پسند نہیں، موصوف کے تھوڑے وقت میں زیادہ کام کر لینے کی برکت کی میری نظر میں یہی توجیہ ہے۔ عرصہ سے رسالہ "حسن و صحت" (مکلفہ) کے اعزازی ادارہ میں ہیں۔ رسالہ حسن و صحت "نومبر ۱۹۶۷ء" حکیم محمد یوسف بستوی (ریسرچ اسسٹنٹ بطوری ریسرچ یونانی) کی آرائی ایم ایچ تحقیق الطبع کاغذ (لکھنؤ) سے حکیم صاحب موصوف کی علی دینی کاوشوں کا تقیہ منشی تذکرہ کیا ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذی هدانا لهذا، وما كنا
لنَهْتَدِيَ لولا ان هدانا الله، ونشکرو علی ما اسبغ
نعمه واولئنا، ونشهد بوحدا نیتہ سراً وعلانیة

واعلانا، ونرجو من فائز حسنتہ غفرانا :-

وجہ تصنیف | اما بعد ————— دونوں جہاں کے رب کا بندہ محتاج

————— الحق بن جنین ————— عرض کرتا ہے کہ میں نے جب ہم عصر اطباء کو دیکھا

کہ کتب طب میں امراض کی علامات و اسباب ————— درج ہونے کے

باوجود ان میں باہم فرق نہیں کر پاتے۔ بلاشبہ اسباب و دلائل ایسے ہیں، جو بعض

اوقات مشترک ہوتے رہتے ہیں اور امراض گاہے متشابہ ہوتے ہیں لیکن ان باتوں کو

قیاس اور اصول و قواعد سے اخذ کرنے میں اگلی ہمتیں پست ہیں تو میں نے متشابہ اسباب

و علامات اور امراض کے سلسلہ میں ایک کتاب کی تصنیف کا ارادہ کیا، جس میں مشترک

اور متشابہ امراض جمع کر کے ان کے فروق بیان کروں، اس کتاب کا انداز بیان ایسا ہے

جس کا ضبط کرنا اور موقع پر یاد آجانا آسان ہے اور علی زندگی میں مشتبہ چیز و کچھ سمجھنے

اور مشابہ چیزوں سے بچنے کے لحاظ سے اس کا فائدہ غیر معمولی ہے ————— اس

موضوع پر قدما کی کوئی تحریر نہیں ہے۔ ایسا ان کے علمی علم کی دلیل نہیں ہے، بلکہ بات

یہ تھی کہ وہ حضرات مقام اجتہاد پر فائز تھے۔
کتاب کی ترتیب اور اس کی تفصیلی فہرست | اس کتاب کی ترتیب
 ایک مقدمہ اور پانچ مقالوں پر ہے۔ مقدمہ میں فرق کا مفہوم بھی واضح کیا گیا ہے
مقالہ اول | پہلے مقالہ میں پانچ فصلیں ہیں جو امراض سر کے اٹھائیس فروع پر
 مشتمل ہیں۔

فصل اول | دماغ کے دس متشابہ امراض کے فروع۔
 ۱۔ خشکی کے سبب پیدا ہونے والی بے خوابی اور صبح پیدا کرنے والے مادوں
 سے پیدا شدہ بے خوابی کا فرق۔

۲۔ سبات (خواب غفلت) اور سکتہ کا فرق۔

۳۔ بلون دماغ میں سدہ پیدا کرنے والے مادوں سے پیدا شدہ سکتہ
 اور مرم دماغ سے پیدا شدہ سکتہ کا فرق۔

۴۔ سبات (خواب غفلت) اور جمود کا فرق۔

۵۔ ورم دماغ اور ورم اغشیہ دماغ کا فرق۔

۶۔ ذکاوت حس دماغ سے ہونے والی مرگی اور ضعف دماغ سے ہونے
 والی مرگی کا فرق۔

۷۔ نقصان دماغ سے ہونے والے درد سر اور ذکاوت حس دماغ و ضعف
 دماغ سے ہونے والے درد سر کا فرق۔

۸۔ درد سر بحرانی اور درد سر غیر بحرانی کا فرق۔

۹۔ دورانِ سر شدید اور صرع کا فرق۔

۱۔ ورم حار دماغ اور جنونِ سبعی کا فرق۔

فصل دوم | امراضِ چشم کے نو متشابہ امراض کے فروق

۱۔ آنکھ کی چھوٹی پھنسیوں اور دبیلہ کا فرق۔

۲۔ آشوبِ چشم میں آنکھ کی طرف اندرونِ قحف کی رگوں سے گرنے والے مواد اور ان رگوں کے مواد کا فرق جو بیرونِ قحف سے آتے ہیں۔

۳۔ آنکھ کے طبقہ ملتحمہ کی بیرونی چھوٹی رگوں میں پیدا ہونے والے سہل اور اس کی اندرونی چھوٹی رگوں میں پیدا ہونے والے سل کا فرق۔

۴۔ معدہ کے سبب ہونے والے خیالات اور نزول المار (موتیا بندم) کی خبر دینے والے خیالات کا فرق۔

۵۔ آنکھ کی زکاوۃٴ حس سے پیدا ہونے والے خیالات اور نزول المار کی

خبر دینے والے خیالات کا فرق۔

۶۔ رطوبتِ جلیدیہ کو عارض ہونے والی بیہوش اور نزول المار کا فرق۔

۷۔ آنکھ میں پیدا ہونے والی رطوبت کے سبب ثقبہٴ چشم کی تنگی اور رطوبتِ بیضیہ کی کمی سے پیدا ہونے والی تنگی ثقبہٴ چشم کا فرق۔

۸۔ رطوبتِ بیضیہ کی کثرت سے پیدا شدہ ثقبہٴ چشم کی کشادگی اور بیہوش

چشم کے سبب پیدا شدہ ثقبہٴ چشم کی کشادگی کا فرق۔

۹۔ اجزاء رطوبتِ بیضیہ کی رنگت بدلنے سے یا اس میں غلظت یا خشکی کے

سبب پیدا ہونے والے خیالات اور ان خیالات کا فرق جو مندر نزول المار میں

فصل سوم | کان سے متعلق تین متشابہ امراض کے فروق۔

۱۔ کان کی ذکاوت حس کے سبب پیدا ہونے والی دوی اور ریاح کے پیدا شدہ دوی کا فرق۔

۲۔ قوت سامعہ میں ضعف کے سبب پیدا ہونے والی دوی اور ذکاوت حس گوش سے پیدا شدہ دوی کا فرق۔

۳۔ فتور دماغ سے پیدا ہونے والے بہرا پن اور کان کی کسی بیماری سے ہونے والے بہرا پن کا فرق۔

فصل چہارم | ناک اور نٹھنوں کے چار متشابہ امراض کے فروق۔

۱۔ ناک کے دونوں ابھاروں میں کسی فتور کے سبب فقدانِ شامہ اور مصفاة میں سدہ کے سبب فقدانِ شامہ کا فرق۔

۲۔ شرایین سے ہونے والی نکسیر اور اردہ سے ہونے والی نکسیر کا فرق۔

۳۔ شبکہ دماغیہ کی عروق میں پھٹن اور اس کے علاوہ مثلاً عروق دماغیہ میں پھٹن کا فرق۔

۴۔ ناک کی بواسیر اور سرطان کا فرق۔

فصل پنجم | دانت کو عارض ہونے والے دو متشابہ دردوں میں فرق۔

۱۔ خاص دانت کے درد اور دانت کے نیچے کے پٹھے کے درد کا فرق۔

۲۔ خشکی کے سبب دردِ دندان اور دانت کی آب چلے جانے کے سبب

درد کا فرق۔

مقالہ دوم | اس مقالہ میں تین فصلیں ہیں جو آلات تنفس کے حالات و امراض

کے فروق پر مشتمل ہیں۔

فصل اول علق و حجرہ میں واقع چھ تشابہ امراض کے فروق۔

۱۔ مری و حجرہ کے داخلی و خارجی کل عضلات میں تشنج کے سبب ہونے والے خوائیق اور عضلہ کے استرخا کا فرق۔

۲۔ ورم قصبۃ الریہ سے ہونے والے خوائیق اور ورم حجرہ سے ہونے والے خوائیق کا فرق۔

۳۔ خوائیق اور ذبحہ کا فرق۔

۴۔ ورم لوزتین اور ذبحہ کا فرق۔

۵۔ ورم لوزتین اور ورم حجرہ سے ہونے والے خناق کا فرق۔

۶۔ ورم مری سے ہونے والے خناق اور ذبحہ کا فرق۔

فصل دوم پھیپڑے میں واقع تشابہ احوال و امراض کے تفویض۔

۱۔ ہوائی نالیوں میں کسی مزام یا سدہ پیدا کرنے والی چیز کے سبب آلات تنفس میں تنگی پیدا ہونے کی وجہ سے تنفس کی غیر معمولی ضرورت اور آلات تنفس میں قوت محرکہ کے ضعف کے سبب تنفس کی غیر معمولی ضرورت کا فرق۔

۲۔ ورم ریہ سے ہونے والی تنگی تنفس اور قصبۃ الریہ کی شاخوں میں ہونے والی تنگی سے پیدا شدہ تنگی تنفس کا فرق۔

۳۔ قصبۃ الریہ کی شاخوں میں واقع سدہ اور قصبۃ الریہ کی رگوں اور اس کی شریان میں ہونے والے سدہ کا فرق۔

۴۔ ربوہ بلغمی اور ربوہ سخی کا فرق۔

۵۔ اندرونی عضلات صدر میں فتور کے سبب نقص تنفس اور بیرونی عضلات

میں فتور کے سبب نقص تنفس کا فرق۔

۷۔ جرم ریب سے نکلنے والے خون اور عروق ریب سے نکلنے والے خون کا فرق

۸۔ قصبۃ الریبہ میں موجود کسی مادہ کے سبب کھانسی اور ریوی شاخوں اور ریوی عروق میں موجود کسی مادہ کے سبب ہونے والی کھانسی کا فرق۔

۹۔ قصبۃ الریبہ کی شاخوں سے متصل شرایین سے ہونے والے نفث الدم اور

عروق ریبہ سے ہونے والے نفث الدم کا فرق۔

۱۰۔ پیچھے پڑے سے نکلنے والے خون اور سینہ سے نکلنے والے خون کا فرق۔

فصل سوم | سینہ اور پہلو کے چار متشابہ امراض و احوال کے فروق۔

۱۔ شوصہ اور ذات الجنب کا فرق۔

۲۔ ورم ریبہ اور ذات الجنب کا فرق۔

۳۔ مرض شوصہ میں اندرونی عضلات کے ورم اور بیرونی عضلات کے ورم

کا فرق۔

۴۔ ذات الجنب اور غشاء جگر کا فرق۔

مقالہ سوم | اس مقالہ میں چار فصلیں ہیں جو معدہ، جگر، طحال، گردہ، مثانہ اور

آلات تناسل کے احوال و امراض کے فروق پر مشتمل ہیں۔

فصل اول | معدہ کے چودہ متشابہ امراض کے فروق۔

۱۔ معدہ کی قوت مسکہ میں ضعف کے سبب خروج غذا اور معدہ کی قوت

دافئہ میں غیر معمولی حرکت کے سبب خروج غذا کا فرق۔

۲۔ قوت مغیرہ میں فتور کے سبب بدہضمی اور قوت مسکہ میں نقصان کے سبب

بدرجہ کافرق۔

۳۔ استرخا رفسم معدہ کے سبب بھوک کی کمی اور بوجہ برودت معدہ عدم اشتہار کافرق۔

۴۔ رفسم معدہ سے متصل عروق کے عدم جذب کے سبب بھوک کی کمی اور بوجہ استرخا رفسم معدہ بھوک کی کمی کافرق۔

۵۔ خمل معدہ میں پیوست ہونے والے خلط کے سبب فساد غذا اور خمل معدہ کے علاوہ اوپر کے خلط کے سبب فساد غذا کافرق۔

۶۔ رفسم معدہ میں ضعف کی وجہ سے قی اور رفسم معدہ میں موجود کسی خلط کے سبب کافرق۔

۷۔ بدن میں غیر معمولی تحلیل سے ہونے والی اشتہار کلبی اور بوجہ برودت ہونے والی اشتہار کلبی کافرق۔

۸۔ حرارت معدہ کے سبب پیاس اور نقصان رطوبت کی وجہ سے ہونے والی پیاس کافرق۔

۹۔ ریبہ کے کسی سبب سے پیدا ہونے والی پیاس اور معدہ کے کسی غرضہ کی وجہ سے ہونے والی پیاس کافرق۔

۱۰۔ جن منافذ سے منہ تک رطوبت آتی ہے ان میں خشکی پیدا ہونے کے سبب لاحق ہونے والی پیاس اور ان مجاری میں غلبہ حرارت سے لگنے والی پیاس کافرق۔

۱۱۔ اسہال معدی، زلق اسہال معدی کافرق۔

۱۲۔ قوی بلغمی معوی سے ہونے والے درد اور سنگ گردہ کی وجہ سے ہونے والے دریا گردہ میں ہونے والے سادہ درد کا فرق۔

۱۳۔ آنتوں میں پیدا ہو جانے والی چھری سے ہونے والے درد قوی بلغم اور آنتوں میں پیدا شدہ خلط سے ہونے والے درد کا فرق۔

۱۴۔ آنتوں میں رکے ہوئے فضلات سے ہونیوالی زحیر اور تیز مادوں کی سوزش سے ہونی والی زحیر کا فرق۔

فصل دوم | جگر اور طحال کے پندرہ متشابہ امراض و احوال کے فروق۔
۱۔ ورم عضلات جگر اور ورم غشاء جگر کا فرق۔

۲۔ ماسا ریتقا میں سدہ کے سبب اسہال کیلوسی اور جگر کی قوت جاذبہ میں ضعف کی وجہ سے ہونے والے اسہال کا فرق۔

۳۔ جگر میں غدار نہ پہنچنے کے سبب ہونے والے اسہال اور جگر کے آنتوں میں گرنے والے اسہال کا فرق۔

۴۔ ہضم سوم کی خرابی سے پیدا ہونے والے اسہال اور پیٹ میں موجود غدار کے فساد سے ہونے والے اسہال کا فرق۔

۵۔ جگر کے اسہال دموی اور جگر کی قوت مغیرہ کے ضعف سے ہونیوالے اسہال کا فرق۔

۶۔ جگر کی قوت مغیرہ میں ضعف کے سبب ہونے والے اسہال دموی اور جگر کی قوت مسکمی میں ضعف کے سبب ہونے والے اسہال دموی کا فرق۔

۷۔ دبلیہ جگر کے پھوٹنے سے ہونے والے اسہال دموی اور کسی سٹہ کی

وجہ سے ہونے والے اسپہال دوسری کافرق۔

۸۔ مقعر جگر کے ورم اور محدب جگر کے ورم کافرق۔

۹۔ جگر کی قوت جاذبہ میں ضعف کے سبب ہونے والے اسپہال کیلوسی

اور معدہ کی قوت مسکدہ میں ضعف کی وجہ سے ہونے والے اسپہال کیلوسی کافرق۔

۱۰۔ مرارہ کے پُر ہونے اور اس میں تناؤ کے سبب ہونے والے یرقان

اور مجرأ مرارہ میں سدہ واقع ہونے کی وجہ سے پیدا ہونے والے یرقان کافرق۔

۱۱۔ عروق میں گرمی ہونے کے سبب پیدا ہونے والے یرقان اور جگر کی

گرمی سے ہونے والے یرقان کافرق۔

۱۲۔ جگر اور مرارہ کے درمیان والی نالی میں سدہ کے سبب یرقان آنٹوں

آنتوں سے ملے ہوئے مجرأ مرارہ میں سدہ کی وجہ سے ہونے والے یرقان کافرق۔

۱۳۔ مجاری مرارہ میں تنگی ہونے کے سبب پیدا ہونے والے یرقان اور اس

میں سدہ پڑنے کی وجہ سے پیدا ہونے والے یرقان کافرق۔

۱۴۔ مجاری گردہ میں سدہ کے سبب استسقاء اور ضعف جگر سے ہونے والے

استسقاء کافرق۔

۱۵۔ ورم کی وجہ سے ہونے والی صلابت طحال اور اندرون طحال ہوا کے

رکنے سے پیدا شدہ صلابت طحال کافرق۔

فصل سوم | گردہ و مثانہ کے متشابہ امراض و احوال کے پندرہ فروق۔

۱۔ گردہ سے خارج ہونے والی ریگ اور مثانہ سے خارج ہونے والی ریگ کافرق

۲۔ عضلات گردہ میں ہونے والے ورم اور گردہ کی عروق و غشا میں ہونے

والے ورم کا فرق۔

۳۔ ورم گردہ کے سبب ہونے والے درد اور گردہ میں اجزاء رمانیہ کے

جمع ہونے کے سبب پیدا ہونے والے درد — نیز درد سنگ گردہ اور گردہ دیگر درد اور ریح رکنے کی وجہ سے ہونے والے درد کا فرق۔

۴۔ ضعف جگر کے سبب ہونے والے خون فسالی کے پیشاب اور جن رگوں میں بائیت چین کر گردہ کو جاتی ہے ان میں کشادگی کے سبب ہونے والے پیشاب کا فرق۔

۵۔ گردہ کی قوت مسکہ میں ضعف کے سبب خارج ہونے والے اور گردہ کی قوت بغیرہ میں ضعف کی وجہ سے خارج ہونے والے خون کا فرق۔

۶۔ شانہ کی قوت مسکہ میں ضعف کے سبب ہونے والے قطرات بول اور اور شانہ کی قوت دافعہ کے غیر معمولی قوی ہو جانے کی وجہ سے قطرات بول کا فرق۔

۷۔ شانہ میں ورم کے سبب ہونے والی عسرت بول اور ریگ گردہ سے ہونے والی عسرت بول کا فرق۔

۸۔ پیشاب میں حدت کے سبب ہونے والی عسرت بول اور ریگ شانہ کی وجہ سے ہونے والی عسرت بول کا فرق۔

۹۔ بالائی مجاری میں احتباس بول اور زیریں مجاری میں ہونے والے احتباس بول کا فرق۔

۱۰۔ قیض کی جڑیں سدہ کے سبب ہونے والے احتباس بول اور شانہ کی غیر معمولی پُر ہو جانے سے احتباس بول کا فرق۔

۱۱۔ عضلاتِ شانہ میں استرخار کے سبب قطراتِ بول اور پیشاب میں حدت کی وجہ سے ہونے والے قطراتِ بول کا فرق۔

۱۲۔ قیض کو ترک کرنے والی رطوبت کے خشک ہونے کے سبب پیدا شدہ غمڑ بول اور پیشاب میں حدت کی وجہ سے غمڑ بول کا فرق۔

۱۳۔ گردہ کی قوتِ جاذبہ میں ضعف کے سبب ہونے والی غمڑ بول اور گردہ کی قوتِ دفعہ میں ضعف کی وجہ سے غمڑ بول کا فرق۔

۱۴۔ امتلاِ شانہ کے سبب غمڑ بول اور شانہ میں ہوائی تیناؤ کی وجہ سے غمڑ بول

۱۵۔ شانہ کے مائیت بول سے پیدا شدہ غمڑ بول کا فرق۔

فصل چہارم | آلاتِ تناسل کو پیش آنی والے تین متشابہ امراض کے فروق۔

۱۔ قیض میں آنی والی شرائین میں کشادگی کے سبب ہونے والی ایستادگی اور قحطی پٹھوں کی تجویف میں ریاح کی وجہ سے ہونے والی ایستادگی کا فرق۔

۲۔ منی میں رقت کے سبب سیلانِ منی اور قوتِ مسکہ میں ضعف نیز اوعیہ منی میں تشنج کی وجہ سے بہنے والی منی کا فرق۔

۳۔ قیلہ امعاء (آنتوں میں پانی پڑ جانے) اور شرب میں قیلہ کا فرق۔

مقالہ چہارم | اس مقالہ میں تین فصلیں ہیں جو جملہ بدن کے احوال و امراض کے فروق پر مشتمل ہیں۔

فصل اول | چند متشابہ حیات کے آٹھ فروق۔

۱۔ خون کے دافر مقدار سے ہونے والے حمی سدیہ اور اخلاط کی غلظت سے

ہونے والے بخار کا فرق۔

۲۔ رگوں کے دہانوں میں سدہ پڑنے کے سبب ہونے والے یکروزہ بخار اور بیرونی چیزوں سے پیدا شدہ سدوں سے ہونے والے بخار کا فرق۔
 ۳۔ حمی یومیہ سد یہ اور مطبقہ سے ہونے والے حمی غلیانیہ کا فرق۔
 ۴۔ صفرا سے ہونے والے حمی محرّقہ اور بلغم مالح سے ہونے والے بخار کا فرق۔
 ۵۔ دل کے آس پاس کی رگوں میں موجود مادہ محرّقہ کے سبب ہونے والے بخار اور معدہ کے آس پاس کی رگوں میں رہنے والے مادہ محرّقہ کی وجہ سے ہونے والے بخار کا فرق۔

۶۔ بلغم سے ہونے والے خمس، سدس، سبع، اور سودا سے پیدا ہونے والے بخار کا فرق۔
 ۷۔ خمیسین اور غلب کا فرق۔

۸۔ سبعین اور راج کا فرق۔

فصل دوم | متشابہ اور ام و قروح کے سات فروق۔
 ۱۔ قندہ اور آتشک کا فرق۔

۲۔ قرعہ خبیثہ اور قرعہ متاکلہ کا فرق۔

۳۔ غانغرایا اور ستفاقلوس کا فرق۔

۴۔ ورم نفخی اور تہج کا فرق۔

۵۔ سرطان اور ورم مصلب کا فرق۔

۶۔ فلغمونی اور حمہ کا فرق۔

۷۔ پٹھوں میں گرہ پڑ جانے اور سلع کا فرق۔

فصل سوم | لاغراشخاص کے تین مشترک باتوں کے فروق۔

۱۔ لاغز اشخاص کے معدہ میں موجود اخلاط کے سبب فساد غذا اور پورے بدن میں موجود اخلاط کی وجہ سے ہونیوالے فساد غذا کا فرق۔

۲۔ حرارت غریزہ میں ضعف کے سبب لاغز اشخاص کے بدن میں ہونیوالے پسینہ اور کثرت غذا رسے ہونیوالے پسینہ کا فرق۔

۳۔ قوت مسکدہ میں ضعف کے سبب ہونے والے پسینہ اور قوت دافعہ میں حرکت کی وجہ سے ہونے والے پسینہ کا فرق۔

مقالہ پنجم | نبض اور پیشاب کی اقسام اور ان میں متشابہ چیزوں کے فروق
اس مقالہ میں دو فصلیں ہیں۔

فصل اول | نبض کے تشابہات کے آٹھ فروق۔

۱۔ نبض منتظم دوری اور نبض منتظم غیر دوری کا فرق۔

۲۔ وزن میں حرکت کو حرکت سے اندازہ کرنے اور سرعت و بطور میں حرکت کے اندازہ کرنے کا فرق۔

۳۔ نبض مستوی الاختلاف اور نبض مختلف الاختلاف کا فرق۔

۴۔ نبض غزالی اور نبض مطرقی کا فرق۔

۵۔ نبض غزالی اور نبض مطرقی واقع فی الوسط کا فرق۔

۶۔ نبض متشاری اور نبض موجی کا فرق۔

۷۔ نبض غلیظ اور نبض عریض کا فرق۔

۸۔ نبض صلب اور نبض متلی کا فرق۔

فصل دوم | احوال بول کے تشابہات کے دس فروق۔

- ۱۔ بلغم کے سبب ہونے والی سرخی بول اور غلبہ حرارت سے ہونے والی سرخی بول کا فرق
- ۲۔ بول احمر ناصع اور بول احمر قانی کا فرق۔
- ۳۔ زردی مائل غلیظ پیشاب اور غلیظ پیشاب کا فرق۔
- ۴۔ بول اسود بھرائی اور بول اسود غیر بھرائی کا فرق۔
- ۵۔ شدت احتراق پر دلالت کرنے والے بول اسود اور غیر معمولی برودت سے پیدا ہونے والے بول اسود کا فرق۔
- ۶۔ دق کے درجہ اول پر دلالت کرنے والے پیشاب اور دوسرے تیسرے درجہ پر دلالت کرنے والے پیشاب کا فرق۔
- ۷۔ پیشاب میں آنے والے بلغم خام اور پیشاب میں مخلوط طریح کا فرق۔
- ۸۔ جگر کے امراض میں آنے والے رسوب اور گردوں کے امراض میں آنے والے رسوب کا فرق۔
- ۹۔ ہضم معدی پر دلالت کرنے والے رسوب اور ہضم عروقی پر دلالت کرنے والے رسوب کا فرق۔
- ۱۰۔ احتراق سے پیدا ہونے والے رسوب سولفی اور ذہول اعضا کی وجہ سے آنے والے رسوب کا فرق۔

ضروری ہے کہ ہم پہلے "فرق" کے معنی اور فرق کے متعلق سوال کی تحقیق کریں جس سے دو متشابہ چیزیں ایک دوسرے سے ممتاز ہو جائیں اسے فرق کہتے ہیں۔ یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ فرق کا سوال مختلف بالحقہ چیزوں کے حقائق کے علم کے بعد اور اس تشخیص کے بعد جس سے کہ ایک شے دوسرے سے ممتاز ہو جائے وارد نہیں ہوتا۔ مثلاً حیوان اور جمادِ جسم کے توسط سے قابل ابعاد ملتے ہونے میں مشترک ہیں تو کیا فرق ہے؟ کے ذریعہ حیوان اور جماد کے بارے میں سوال نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ اس وقت سوال ہو سکتا ہے جب کہ ان دونوں کے مابین ایک دوسرے سے ماہیہ امتیاز ہونے کے بارے میں لاعلمی ہو اور ساتھ ہی ان دونوں کے باہم صورت اشتراک و اشتباہ کا پتہ ہو۔ ورنہ اگر حیوان اور جماد کے بارے میں پوری معلومات ہوگی تو یقیناً سوال کرنے سے بے نیازی ہوگی۔

تو کیا فرق ہے کا سوال مختلف بالحقیقہ اشیا کی حقائق کے علم کے بعد اور نہیں ہوتا۔۔۔۔۔ ملحوظ رہے کہ اشتباہ کبھی تو نفس حقیقت میں ہوتا ہے اور کبھی اعراض حقیقت کے بارے میں "کیا فرق" ہے۔۔۔۔۔ کا سوال ہوا کرتا ہے جس وقت کوئی حقیقت مشتبہ ہوتی ہے تو اس کے بارے میں سوال اس وقت ہوتا ہے جب کہ ایک حکم ایک شئی کے لئے ثابت اور دوسرے کے لئے

نفی ہو۔۔۔۔۔ اور یہ صورت کہ ایک حکم دوسری شے میں موجود نہ ہو، یا تو دوسری شے میں کسی ایک میں جزو حکم کے پائے جانے کے سبب ہوتا ہے۔۔۔ اور یا اس وجہ سے کہ دوسری شے میں اس حکم کے پائے جانے سے کوئی امر مانع ہے، تو (ما لفرق۔۔۔ کیا فرق ہے) کے ذریعہ مقتضائے حکم یا مانع حکم کے بارے میں دریافت کی جاتی ہے۔۔۔۔۔ مثلاً اگر کہا جائے کہ جگر کا سور مزاج بارو جگر کی حرارت غریزہ میں ضعف پیدا کر دیتا ہے اور اس غیر معتدل مزاج کا اثر مختلف ہوتا ہے (۱) کبھی تو استسقاء پیدا ہو جاتا ہے (۲) اور کبھی اسہال غسالی کا عارضہ ہو جاتا ہے جب کہ ان میں ایک کا بھی دوسرے کے ساتھ پایا جانا ضروری نہیں تو اب کیا فرق ہے؟۔۔۔۔۔ کے ذریعہ سوال اٹھتا ہے، تاکہ یہ بات معلوم ہو سکے کہ نہ سبب کیا ہے کہ ایک عارضہ دوسرے کے ساتھ نہیں ہوتا۔

اور اعراض حقیقت میں اشتباہ اختلاف کے باوجود ایک ہی حکم ہے ایسے موقع پر۔۔۔ کیا فرق ہے؟۔۔۔ سے سوال ہونا مقتضائے حکم کی کیفیت کی بابت۔۔۔ کہ یہ عرض کس کیفیت کی اقتضائے حکم ہے۔۔۔۔۔ مثلاً اگر ہضم معدی اور ہضم کبدی میں ضعف پیدا ہو جائے تو یہ ضعف کبھی ان کی قوت ہاضمہ میں ضعف کا نتیجہ ہوتا ہے اور کبھی ان کی قوت ہضم میں ضعف کا، یا جیسے کہ مسکتہ پیدا کرنے کے سبب میں بطون دماغ کا سدہ اور دماغ میں پیدا ہونے والا ورم مشترک ہے۔

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اصل حقیقت ہم سے اوجھل ہوتی ہے اور اعراض مشتبہ نظر آتے ہیں جن میں فرق کرنا لا بدی ہوتا ہے، جیسا کہ ذات الجنب و ذات الریہ میں بخواہ

حقائق باہم مشتبہ ہوں یا نہ ہوں۔

ہم نے مشتبہ اعراض و حالات کے سلسلہ میں ان مسائل کو غیر معمولی اختصار اور ایجاز کے ساتھ جمع کیا ہے، ان مسائل کو فردق کے عنوان کے ساتھ اس لئے پیش کیا ہے کہ ہم نے اس کتاب میں صرف مشابہ حالات ہی کے ذکر پر اکتفا کیا ہے لہذا ہم نے مشابہ حالات کے موقع پر آگہی اور بیدار مغزی پر رہنمائی کا قصد کیا تاکہ متشابہ حالات سے بچا جاسکے جو اکثر اوقات ہو کر تے ہیں اور دوسری شبیہ پھیل کیا جاسکے۔

یہ ایسا اچھوتا موضوع ہے جس پر اپنے برگزیدہ اطباء کی نظر نہیں گئی تھی کیونکہ انھیں ضرورت ہی ایسی نہیں پڑتی تھی۔ وہ توفیق کے اجتہادی مقام پر فائز تھے اور انھیں ایسی باتوں پر برہتہ قدرت تھی۔ میرا تو خیال ایسا ہے کہ وہ حضرات ان لوگوں کو طیب شمار نہیں کرتے تھے جو اس مرتبہ کے نہ ہوں، مگر تاخرین کا حال یہ ہے کہ وہ کتابوں کے سہارے سے بچ ہی نہیں سکتے۔ یہی داعیہ ہوا کہ میں ایک ایسا رسالہ لکھ دوں، کہ جس کے ذریعہ یہ لوگ اغلاط سے محفوظ رہ سکیں کیونکہ اس نوعیت کا کام ماضی میں نہیں ہوا ہے

نیز تاکہ عملی میدان کی باریکیوں پر لوگ آگاہ ہو سکیں جنھیں بیشتر غلطی ہوا کرتی ہے اور بسا اوقات ان باتوں پر آگہی اصول و قواعد کی تلاش و جستجو سے بھی ہوتی ہے کیونکہ جو چیزیں ہم نے بیان کی ہیں وہ ایسی غیر معمولی ہیں کہ ان سے بے رخی برت کر طبی کے لئے دوسرا چارہ کار نہیں۔

نام اسکو، کنیت ابو یعقوب اور عبادی نسبت ہے۔ یہ نسبت قبیلہ کی طرف ہے۔
وقت کے مروجہ علوم و فنون کے مترجم، مختلف زبانوں میں فصیح اپنے باپ (حنین) کی طرح
یہ بھی رہے ہیں، مگر اس طیب ابن طیب پر الولد سے لایہ کا مقولہ یا نکل صادق ہے
— یونانی، سریانی اور عربی زبان پر قدرت بڑی فائز تھی۔

مصنف کی تصانیف میں فن طب کی عربی زبان میں منتقلی یا سرے سے تصنیفات کم ہیں، بلکہ ان
سے زائد اسطوطائیس کی فن حکمت (جو فلسفہ کا ایک جزو ہے) سے متعلق کتابوں پر کام کئے
ہیں اس کی تصانیف کی شرحیں بھی کی ہیں۔

جن خلفاء و روسا کا زمانہ باپ کو ملتا تھا اسکو بھی خادم فن کی حیثیت سے ملا اور ان لوگوں سے
خوب متعلق رہا۔

قدیم کتابوں کی ترجمانی کی خدمت کے علاوہ نقل تصانیف میں — الادویۃ المفردۃ،
تاریخ الاطباء، الکشاف اللطیف — ان کی بڑی مشہور کتابیں شمار کی گئی ہیں ایسے
تاریخ الاطباء میں ان کی تصنیفات درج ہیں سے اوپر بتائی گئی ہیں — علامات فارقہ کے مجموعہ
پر زیر نظر کتاب مفروق الامراض پہلی کتاب ہے۔

وفات مرنے فالح میں بعد ازیں ہوئی، یہ زمانہ مقتدر باد کا تھا — تاریخ وفات کے سلسلہ
میں ۲۹۸ھ جو والا قول رائج بتایا جاتا ہے۔ (۲) — (محمد ساجد بستوی)

نوٹ

پوری کتاب میں ایک سو تیس (۱۳۰) فروع ہیں۔ پہلے مقالہ میں ۲۸۔ دوسرے مقالہ میں

۱۱ تیسرے مقالہ میں ۷۷۔ چوتھے مقالہ میں ۱۸۔ پانچویں مقالہ میں ۱۸ فروع ہیں۔

پہلا مقالہ

اس مقالہ میں پانچ تفصیلات ہیں، ان میں ستر کے متشابہ امراض کے اٹھائیس فروع ہیں

۱۔ مخم الرغین ۲۳۳/۲۳۴ عہد الانبار ص ۲۱۱۔ ۲۔ الاعلام میں سولہ بھی بتایا ہے۔ ۳۔ سر مصنف

کے نزدیک سر سے مراد گردن سے اوپر کے اعضاء ہیں۔

پہلی فصل | اس میں دماغ کے تشابہ امراض کے بارہ فروق ہیں۔
 ۱۔ خشکی کے سبب اور چھین پیدا کرنے والے اخلاط کے سبب سے ہنر
 (بے خوابی) کا فرق۔

مشابہت | دونوں اسباب سے پیدا ہونے والے سہر کی حقیقت ایک
 ہی ہے۔ سبب کا فرق ظاہر ہے۔

علامات فارقہ | خشکی کے سبب پیدا ہونے والے سہر میں ناک، حلق اور آنکھوں
 سے رطوبت کم نکلتی ہے۔ گزشتہ بیماریاں بھی دماغ کی خشکی کے اسباب ہیں
 مثلاً پہلے سوداوی امراض یا محرقہ بخار ہوئے ہوں یا بہت زیادہ غم و فکر کے سبب
 دماغ میں خشکی پیدا ہو جائے۔ کبھی بے خوابی کا سبب خلوصندہ ہوتا ہے، ایسی
 حالت میں خراب اور تکلیف دہ بخارات، دماغ کی طرف جاتے ہیں، اور جب
 طبیعت غذا کو نہیں پاتی، جس کے ہضم میں مشغول ہو کر نیند لائے تو اس چیز کو دفع کرنے
 میں مشغول ہو جاتی ہے جو تکلیف کا باعث اور جس کے سبب نیند نہیں آرہی ہے۔

چھین پیدا کرنے والے اخلاط کے سبب بے خوابی کی علامتیں: اگر اخلاط دماغ
 میں ہوں گے تو دماغی حالت بہتر نہیں ہوں گی، سر چکرائے گا، آنکھوں کے سامنے اسی
 رنگ کا غبار معلوم ہوگا جو غلط کارنگ ہے، ناک سے نکلنے والی رطوبت کا بھی وہی
 رنگ ہوگا، کبھی برے خواب بھی نظر آتے ہیں۔ پیشاب میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، یہ اپنی
 طبعی حالت پر ہوتا ہے۔ اگر اخلاط کا غلبہ پورے بدن پر ہے تو پیشاب کی طبعی حالت
 نہیں ہوتی، بلکہ جس قسم کے خلط کا غلبہ ہوگا ویسا ہی پیشاب کا رنگ اور قوام ہوگا، بدن
 کا رنگ بھی ویسا ہی ہوگا۔ پسینہ کی بو میں بھی تغیر ہوگا۔ کبھی اخیر مرض میں بدن میں خارش

ہو جاتی ہے۔ اگر یہ افلاط معدہ میں ہوں تو معدہ کا ہضم خراب ہو جاتا ہے، جب قدر زیادہ
بہرہ منی ہوگی اسی قدر بیداری بھی زیادہ ہوگی۔ کبھی ایسی غذاؤں کے استعمال سے بخوابی
ہوتی ہے جو چھین والے بخارات پیدا کرتی ہیں، مثلاً لہسن، پیاز، کالی مرچ، رائی اور
اسی طرح کی چیزیں مثلاً تیز شراب۔

۲۔ سبات اور سکتہ کا فرق۔

مشابہت | ان دو بیماریوں کا مادہ، جس اور حرکت ارادیہ کو باطل کر دیتا ہے
علامات فارقہ | مریض سبات کی سانس درست اور تیز ہوتی ہے، مریض سکتہ
کی سانس درست نہیں ہوتی۔ سکتہ میں آلات جس و حرکت کی قوتیں باطل ہو جاتی
ہیں، سبات میں دونوں قوتیں باقی رہتی ہیں، اسی لئے جب سبات کے مریض کو سختی
سے بیدار کیا جاتا ہے تو بیدار ہو جاتا ہے۔ سکتہ کے مریض میں ایسا نہیں ہوتا، بلکہ
اکثر اس مریض میں حرارت بالکل نہیں ہوتی۔ سبات میں کبھی مریض کو افاقہ ہو جاتا ہے
پھر مرض لوٹ آتا ہے، لیکن سکتہ میں ایسا نہیں ہوتا۔

۳۔ بطون دماغ میں سدہ پیدا کرنے والے مادہ کے سبب سے سکتہ،
اور ورم دماغ کے سبب سے سکتہ کا فرق۔

۱۔ سبات، اس مرض میں گہری اور غفلت کی نیند آتی ہے، مریض مشکل جاگتا ہے۔ سکتہ
اس مرض میں اعضا کی جس و حرکت ختم ہو جاتی ہے، لیکن قلب و تنفس کی حرکت کسی قدر باقی
رہتی ہے جو ہر مشکل محسوس ہوتی ہے۔

مشابہت | دونوں اسباب سے پیدا ہونے والے سکتے کی حقیقت ایک ہے۔ سبب کا فرق ظاہر ہے۔ سکتہ پیدا ہونے کی کیفیت کا فرق یہ ہے کہ سکتہ سدیرہ نفس مادہ سے پیدا ہوتا ہے، اور ورم دماغ سے پیدا ہونے والا سکتہ، مادہ کے زیادہ ہونے اور حجم کے بڑھنے سے ہوتا ہے۔

علامات فارقہ | سکتہ سدیرہ دفعۃً ہو جاتا ہے اور درمیہ آہستہ آہستہ ہوتا ہے۔ جس قدر ورم بڑھتا ہے اور جسم کی طرف روح نفسانی کے نفوذ میں جس قدر رکاوٹ بڑھتی جاتی ہے، اسی لحاظ سے مرض میں اضافہ ہو جاتا ہے سکتہ سدیرہ میں بخار نہیں ہوتا، اور سکتہ ورمیہ میں بخار ہوتا ہے، اور کبھی خیالات بھی فاسد ہو جاتے ہیں۔ سکتہ سدیرہ میں خیالات فاسد نہیں ہوتے۔

۴۔ سبات اور جمود کا فرق۔

مشابہت | دونوں بیماریاں دماغ میں ہوتی ہیں، اور دونوں میں مرضی ساکن رہتا ہے۔ حقیقت، سبب اور مقام کا فرق ہے۔ یہاں مقام سے مراد، دماغ کا وہ حصہ ہے جس میں مرض لاحق ہوا ہے۔ سبات میں مرض کا مقام، دماغ کا اگلا حصہ اور جمود میں پچھلا حصہ ہے۔ سبب کا فرق یہ ہے کہ سبات، برتوڑ و رطوبت مادی یا غیر مادی سے ہوتا ہے، اور جمود، برودت و بیہوشی مادی یا غیر مادی سے

۵۔ جمود، اس مرض میں جس و حرکت دفعۃً موقوف ہو جاتی ہے۔ مرض شروع ہونے کے وقت مرضی جس ہیئت میں رہتا ہے، وہی ہیئت باقی رہتی ہے۔

ہوتا ہے۔ دونوں کی حقیقت کا فرق ظاہر ہے۔

علامات فارقہ | مریض جو دکی آنکھیں کھل رہتی ہیں۔ جو دسے پہلے مریض جس

ہدیت پر تھا وہی ہدیت باقی رہتی ہے، اور ہڈیوں کے جوڑ سخت ہو جاتے ہیں۔

اس کے برخلاف سہات کے مریض کی آنکھیں بند ہوتی ہیں۔ اس کی ہدیت بدلتی رہتی

ہے، اور ہڈیوں کے جوڑ نرم ہو جاتے ہیں۔

۵۔ ورم دماغ اور ورم اغشیہ دماغ کا فرق۔

مشابہت | حقیقت مرض میں دونوں قسم کا ورم مشترک ہے۔ دونوں میں اختلاط

عقل اور بخار ہوتا ہے۔ مقام مرض کا فرق ظاہر ہے۔

علامات فارقہ | ورم دماغ شروع ہوتے ہی درد میں گرائی اور اختلاط عقل ہوتا

ہے نیز دوسرے افعال نفسانیہ خراب ہوتے ہیں، اور جب ورم پورا ہو جاتا ہے

تو اختلاط عقل وغیرہ میں زیادتی ہو جاتی ہے۔ بعض اطباء کا یہ نظریہ

ہے کہ دماغ میں ورم نہیں ہوتا ہے۔ جب دماغ کی جھلیوں میں ورم

شروع ہوتا ہے تو جلد اور کھوپڑی کی طرف چھن پیدا کرنے والا شدید درد ہوتا ہے

بعض صلب اور منشاری ہو جاتی ہے بخار تیز ہوتا ہے درد کے بہت بعد اختلاط عقل

بھی ہوتا ہے۔

۶۔ حس دماغ کی تیزی کے سبب درد سر اور ضعف دماغ کے سبب درد سر

کا فرق۔

مشابہت | درد اور مقام مرض میں دونوں کا اشتراک ہو سبب کا فرق ظاہر ہے۔

علامات فارقہ | حس دماغ کے تیز ہونے کے سبب سے درد سر میں حواس صاف

اور لطیف ہوتے ہیں، دماغی افعال صحیح طور پر صادر ہوتے ہیں، ان میں کوئی خرابی نہیں ہوتی، ضعف دماغ کے سبب سے درد سر میں جو اس کمزور ہو جاتے ہیں اور ضعف دماغ کی دوسری علامتیں پائی جاتی ہیں، مثلاً سویر مزاج وغیرہ بعض اطباء نفس دماغ کی تیزی جس کو تسلیم نہیں کرتے — تیزی جس کے نظریہ کو صحیح ماننے کے لحاظ سے یہ فرق بیان کیا گیا ہے۔

۷۔ نقص دماغ (جو ہر دماغ کے کم ہونے) کے سبب سے درد سر اور مذکورہ دونوں قسموں کے سبب سے درد سر کا فرق۔

مشابہت | نقص دماغ سے بھی درد سر ہوتا ہے جس کی بنا پر دونوں قسموں سے مشابہت ہے۔

علامات فارقہ | درد سر کی اس قسم میں بے خوابی اور ناک خشک ہوتی ہے، فضلات دماغ کم نکلتے ہیں، جو ہر دماغ جس قدر کم ہوتا ہے اسی لحاظ سے غور و فکر، تخیل اور حواس میں کمی ہوتی ہے۔ اس قسم کا درد سر اکثر امراض حادہ کے بعد ہوتا ہے، اور مذکورہ دونوں قسموں میں یہ علامتیں نہیں پائی جاتیں۔

۸۔ درد سر بحرانی اور دیگر اقسام کے درد سر میں فرق۔

مشابہت | یہ درد سر، دیگر اقسام کے درد سر کے مشابہ ہوتا ہے۔

علامات فارقہ | درد سر بحرانی میں بحران کی علامتیں موجود ہوتی ہیں، اور اوپر کی جانب

مواد و اخلاط کے رجوع کرنے کی علامت ہوتی ہے۔ یہ درد سر ایام بحران میں ہوتا ہے۔ جب درد سر کے ذریعہ بحران ہوتا ہے تو بیماریاں دور یا کم ہو جاتی ہیں۔ دوسرے درد سر میں یہ علامتیں نہیں ہوتیں۔

۹۔ سدر شدید اور مرگی کا فرق۔

مشابہت | دونوں بیماریوں میں مریض زمین پر گر پڑتا ہے، کبھی سبب میں اشتراک ہوتا ہے، یعنی دونوں کا سبب مادہ بلفنی ہوتا ہے۔ بعض اظہار مادہ صفراوی کے بھی مرگی پیدا ہونے کے قائل ہیں، یہ کہتے ہیں کہ جب بطون دماغ میں صفرا کا اشتعال ہوتا ہے تو یہ مرض ہو جاتا ہے، لیکن بعض دوسرے اظہار اس رائے کو باطل قرار دیتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ صفرا، لطیف اور نفوذ کرنا والا مادہ ہے یہ کسی جگہ جمع ہو کر، سدہ نہیں پیدا کر سکتا۔ پہلے قول کی بنا پر مرگی اور سدر میں مشابہت ہے، لیکن مقام مادہ میں فرق ہے، مرگی کا مادہ بطون دماغ میں اور سدر کا مادہ، دماغ کو گھیرنے والی رگوں میں ہوتا ہے۔

علامات فارقہ | مرگی کا مریض گرنے کے بعد تڑپتا ہے، لیکن سدر کا مریض نہیں تڑپتا۔ سدر سے پہلے دوران سر ہوتا ہے، مرگی دفعۃً ہوتی ہے اور اس کے دورے ہوتے ہیں۔ سدر میں اکثر دورے نہیں ہوتے۔

۱۰۔ مانیٹا اور قرانیٹس کا فرق۔

مشابہت | دونوں مرض کا مقام دماغ ہے۔ گرم مادہ اور ذہنی انتشار دونوں میں ہوتا ہے۔ سبب کا فرق یہ ہے کہ مانیٹا، صفرا مختلہ سے، اور قرانیٹس، بخون متعفن یا

۱۔ سدر شدید یہ ہے کہ آنکھوں کے سامنے اندھیرا معلوم ہوں اور سر جھکرائے، یہاں تک کہ مریض زمین پر گر جائے۔ ۲۔ مانیٹا، وہ جنوں میں درندوں کی سی خصلت ہو جاتی ہے۔ ۳۔ قرانیٹس یا سرسام دہی: دماغی جھلیوں کے درم کو کھاجاتا ہے۔

صفر متعفن سے پیدا ہوتا ہے۔

علامات فارقہ | مانیہ میں ورم اور بخار نہیں ہوتا، کیونکہ مادہ صرف اپنی کیفیت سے دماغ کو متاثر کرتا ہے، دماغ میں جوہر میں داخل ہو کر ورم نہیں پیدا کرتا، اسی لئے اس بخار میں نہیں ہوتا ہے، لیکن مریض جب گفتگو کرتا ہے تو پورا جملہ ادا نہیں کر سکتا۔ اور قرنیٹس میں مریض گفتگو کے وقت حروف بھی ادا نہیں کر سکتا، کیونکہ دماغ میں مادہ پوری طرح جڑ پکڑ لیتا ہے۔ مانیہ میں مادہ کمزور ہو جاتا ہے۔

۱۱۔ تمدد اور کزاز کا فرق۔

مشابہت | دونوں مرض میں اعصاب کی حرکت تشبیہی ہوتی ہے۔ حرکت ارادی بالکل باطل ہو جاتی ہے، اور اعصاب میں نامناسب حرکت ہوتی رہتی ہے، کیونکہ آلات حرکت کی قوت ختم ہو جاتی ہے۔ دونوں مرض کا مادہ بھی ایک ہی قسم کا ہوتا ہے، لیکن مادہ کے مقام میں فرق ہے۔ کزاز میں مادہ کا مقام عضلات لیفیہ کا کنارہ ہے، عضلات میں جمود پیدا ہونے کی وجہ سے حرکت نہیں ہوتی، اسی طرح جمود اس وقت بھی ہوتا ہے جب عضلات میں برودت و بہوست کا غلبہ ہوتا ہے۔

علامات فارقہ | تمدد میں عضلات آگے یا پیچھے دونوں جانب اپنے مہد آدھے باٹا

۱۲۔ تمدد اس حالت کا نام ہے جس میں کسی عضو کے اعصاب و عضلات دونوں جانب سے کھینچ کر عضو کو

سیدھا اور کشیدہ کرتی ہے۔ ۱۳۔ کزاز ایک قسم کا تشبیہی جو جنبر گردن (ہنسل) کے عضلات

میں پیدا ہو کر ان کو طول میں آگے یا پیچھے دونوں جانب کھینچتا ہے، جس کی وجہ سے جسم اکڑ کر تیر کی

مانند سیدھا یا کان کی مانند خمیدہ ہو جاتا ہے۔

کی طرف کھینچتے ہیں جس سے طول بدن یا طول عضو بڑھ جاتا ہے، اور کمزوری میں ایسا نہیں ہوتا، کیونکہ اس میں عضلات کی چوڑائی میں زیادتی ہوتی ہے۔ بعض اظہار مقام مرض کا فرق بھی بیان کرتے ہیں کہ تمد، بدن کے آگے یا پیچھے ہوتا ہے، اور کسی دوسرے عضو میں نہیں ہوتا۔ اور کمزوری گردن کے عضلات میں ہوتا ہے لیکن اس قسم کی بحث لاطائل ہے، جب کہ حقیقی فرق معلوم ہے۔ ان دونوں کا فرق تشنج سے یہ ہے کہ تشنج ان اعصاب میں ہوتا ہے جو عضلات کی طرف آتے ہیں، اور تمد دو کمزوری عضلہ میں ہوتا ہے تشنج اور تمد کا فرق یہ ہے کہ تشنج، عضلات کے ایک جانب اور تمد دونوں جانب ہوتا ہے۔

۱۲۔ لقوۃ تشنجی اور لقوۃ استرخائی کا فرق۔

مشابہت | حقیقت، مادہ اور مقام مرض کے لحاظ سے دونوں قسمیں مشترک ہیں۔ حقیقت کا اشتراک یہ ہے دونوں میں کی ایک جانب کی شکل بگڑ جاتی ہے۔ مادہ کا اشتراک یہ ہے کہ جس غلطی کے سبب سے استرخا ہوتا ہے اسی سے لقوۃ تشنجی بھی ہو جاتا ہے۔ دونوں کا مقام وہ عصب ہے جو چہرہ کے عضلہ سے ملتا ہے۔

علامات فارقہ | اگرچہ دونوں قسم کا مقام مرض ایک ہی ہے، لیکن دونوں کے پیدا ہونے کی کیفیتیں مختلف ہوتی ہیں۔ لقوۃ تشنجی کا مادہ، عصب اور عصب کے زوائد کے اندر ہوتا ہے جس کے سبب سے عصب اپنے مبداء کی طرف سکڑ کر چھوٹا ہو جاتا ہے۔

۱۳۔ تشنج، اعصاب و عضلات کا اپنے مبداء کی طرف کھینچنے کی وجہ سے عضو کا سکڑنا۔ ۱۴۔ لقوۃ: اس مرض میں عضلات کھینچ جانے کی وجہ سے منہ بڑھا ہو جاتا ہے۔

لقوہ کی اس قسم میں تندرست جانب مریض جانب کی طرف کھینچ جاتا ہے، نیز یہ مادہ جس طرح عضوی قوت محرکہ کو باطل کر دیتا ہے، اسی طرح قوت حس کو بھی باطل کر دیتا ہے، اسی لئے لقوہ تشبہی میں عضوی حس بھی باطل ہو جاتی ہے۔ لقوہ استرخانی کا مادہ، عصب کی طرف پہنچنے والی روح کے راستوں کو بند کر دیتا ہے، جس کی وجہ سے مرض کی جانب عضو میں روح نہیں ہوتی۔ اور قوت ارادیہ محرکہ کے باطل ہونے کی وجہ سے بیمار جانب لٹک کر بسی ہو جاتی ہے اور تندرست جانب اس کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ اکثر مریض جانب کی جلد بھی کمزوری کے سبب لٹک جاتی ہے، اوپر کا پوٹا ڈھکا رہتا ہے، منہ کی اندرونی جلد بھی لٹک جاتی ہے، لیکن لقوہ تشبہی میں ان مقامات کی جلدیں کھینچی ہوئی اور اوپر اٹھی ہوتی ہیں۔ چہرہ اور پیشانی کی شکلیں ختم ہو جاتی ہیں۔ ایسا مریض اوپر کے پوٹوں کو بند نہیں کر سکتا۔

دوسری فصل | اس میں آنکھ کے تشابہ امراض کے تو فرق ہیں۔

۱۔ آنکھ کے بشرہ (پھنسی) اور دبلیہ (پھوٹا)، کافرق۔

مشابہت | دونوں کا مقام طبقہ قرنیہ ہے، ریم والے زخم دونوں ہوتے ہیں، دونوں کا سبب اکال مادہ ہے۔

علامات فارقہ | بشرہ گہرا اور تنگ ہوتا ہے، دبلیہ گہرا اور کشادہ ہوتا ہے اس میں سیل اور خشک ریشہ زیادہ ہوتا ہے، جب یہ پرانا ہو جاتا ہے تو آنکھ کے رطوبت بہتی رہتی ہے۔ بشرہ کی بہ نسبت دبلیہ میں درد کم ہوتا ہے۔

۲۔ آشوب چشم میں کھوٹڑی کے اندر رگوں کے ذریعہ گرنے والا مادہ اور کھوپڑی کے باہر کی رگوں کے ذریعے گرنے والے مادہ کافرق۔

مشابہت | دونوں مادے سرے گرتے ہیں، دونوں مادوں کی ریش آٹکھ میں ہوتی ہے، اور دونوں قسم کا آشوب مشیم کسی خلط ہی سے پیدا ہوتے ہیں۔

علامات فارقہ | کھوٹری کے اندر سے آنے والا مادہ، ناک میں دغذغہ پیدا کر کے چھینک لاتا ہے، پیشانی میں خارش ہوتی ہے، اور کبھی ناک میں اس وقت خارش ہوتی ہے جب کچھ مادہ اس کی طرف گرتا ہے۔ ناک کی رطوبت سے یہ بھی ہوتا ہے کہ کس قسم کا مادہ ہے۔ طبقہ ملتحمہ کی رگوں میں زیادہ امتلا نہیں ہوتا، پیشانی پر قابض لیپ مضر ہوتا ہے کھوٹری کے باہر والے مادہ سے چہرہ اور اس کی رگوں میں نفع ہوتا ہے، رگوں میں خصوصاً دونوں کنپٹیوں کی رگوں میں امتلا و تمد ہوتا ہے۔ طبقہ ملتحمہ کی رگوں میں نمایاں امتلا ہوتا ہے۔ پیشانی پر قابض و مقوی لیپ سے فائدہ ہوتا ہے۔

۳۔ بیرونی رگوں کے امتلا کے سبب سے طبقہ ملتحمہ کا سٹبل اور اندرونی رگوں کے امتلا سے طبقہ ملتحمہ کے سبل کا فرق۔

مشابہت | حقیقت مرض اور سبب میں دونوں مشترک ہیں۔

علامات فارقہ | مادہ کے گرنے کے راستوں کا فرق ظاہر ہے۔ بیرونی رگوں کے سبل میں سرخی کم ہوتی ہے، پیشانی اور دونوں رخسار گرم محسوس ہوتے ہیں۔ کنپٹیوں کی رگوں میں ٹیس ہوتی ہے۔ اندرونی رگوں کے سبل میں رگیں سرخ ہوتی ہیں، متواتر چھینکیں آتی ہیں آنکھوں سے پانی زیادہ بہتا ہے، آنکھ کی جڑ میں ٹیس ہوتی ہے۔ اکثر درد سر ہوتا ہو۔

۴۔ سبل : طبقہ ملتحمہ و قرنہ کی رگوں کا پھول جانا، اور رگوں کا جال بن کر، پردہ سا

ہونا۔

لم۔ معدہ کے سبب سے خیالات، اور ابتدائے نزول المار (موتیا بندہ کے خیالات کا فرق۔

مشابہت | دونوں کی حقیقت اور مقام مرض ایک ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دونوں کا سبب ایک ہو، اور مقام مرض مختلف ہو۔

علامات فارقہ | معدہ کے خیالات میں تیز ہوتا رہتا ہے۔ اگر معدہ کا ہضم بہتر ہوتا ہے تو خیالات کم یا بالکل نہیں ہوتے۔ آنکھ میں سیلا پن نہیں ہوتا، اور اکثر دونوں آنکھوں میں خیالات ہوتے ہیں۔ نزول المار کے خیالات میں ایسا نہیں ہوتا، معدہ کا ہضم بہتر ہونے کے باوجود خیالات بحالہ باقی رہتے ہیں۔ آنکھوں میں سیلا پن ہوتا ہڈی اور دونوں آنکھوں میں خیالات کا ہونا ضروری نہیں ہے، اور اکثر اس سے پہلے یا ساتھ ہی دہرہ ہوتا ہے۔

۵۔ آنکھ کی قوت حس کے تیز ہونے کے سبب سے خیالات، اور ابتدائے نزول المار کے خیالات کا فرق۔

مشابہت | مذکورہ بالا دونوں قسموں کی طرح حقیقت مرض میں ان دونوں کا بھی اشتراک ہے۔

علامات فارقہ | تیزی قوت حس میں دماغ درست رہتا ہے، آنکھ میں کمزوری نہیں ہوتی، جو اس درست اور ان کے افعال ٹھیک ہوتے ہیں، خیالات برابر نہیں ہوتے ابتدائے نزول المار میں خیالات برابر رہتے ہیں، آنکھ میں سیلا پن ہوتا ہے۔ اکثر دہرہ

۱۔ خیالات، آنکھوں کے سامنے چھوٹے نقطوں یا چھوٹی چھوٹی چیزوں مثلاً، مکی اور مچر وغیرہ کی شکلوں کا نظر آنا۔

بھی ہوتا ہے۔

قوتِ جس کی تیزی کی وجہ سے خیالات اور معدہ کے سبب سے خیالات کا فرق یہ ہے کہ تیزی جس میں معدہ کے درست ہونے اور اس کے ہضم کے بہتر ہونے کے باوجود خیالات ہوتے ہیں، اور معدہ کے سبب سے خیالات اسی وقت ہوتے ہیں جب ہضم معدہ خراب ہوتا ہے۔

۴۔ رطوبتِ جلیدیہ کی بیوست اور نزولِ المار کے درمیان کا فرق۔

مشابہت | بنیاتی نہ ہونے میں دونوں کا اشتراک ہے۔ معاینہ کرنے کے وقت بھی دونوں میں اشتباہ ہو جاتا ہے، اگرچہ درحقیقت دونوں کا فرق ہے۔ سبب کا فرق ظاہر ہے۔

علاماتِ فارقہ | رطوبتِ جلیدیہ جب خشک ہو جاتی ہے تو نزولِ المار سے زیادہ سفید ہوتی ہے، البتہ شفاف نہیں ہوتی، دبائے حرکت نہیں اور نہ ٹکڑے ٹکڑے ہوتی ہے۔ بیوست میں کبھی آنکھ لاغری بھی ہو جاتی ہے۔ نزولِ المار کا رنگ بالکل سفید نہیں ہوتا، اکثر کچھ میلا ہوتا ہے، دبائے اس میں حرکت ہوتی ہے اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ حدِ کچھ اوپر اٹھ جاتا ہے۔

۵۔ رطوبت کے سبب ثقبہ عنبدیہ کا تنگ ہونا، اور رطوبت کی کمی کے سبب تنگ ہونے کا فرق۔

مشابہت | مرض کی حقیقت و مقام میں دونوں کا اشتراک ہے۔ دونوں کے اسباب کا فرق ظاہر ہے۔

علاماتِ فارقہ | رطوبت کے سبب سے تنگ ہونے میں بنیاتی اچھی رہتی ہے

آنکھ کی شکل بھی درست رہتی ہے، اگر بینائی کمزور بھی ہوتی ہے تو صرف رات کے وقت۔ رطوبت بیضیہ کی کمی کے سبب تنگ ہونے میں بینائی کمزور ہوتی ہے، آنکھ لاغر ہو کر خشک ہو جاتی ہے۔

۸۔ رطوبت بیضیہ کے زیادہ ہونے کے سبب سے طبقہ یعنی کے پھیلنے اور

طبقہ یعنی کے خشک ہونے کے سبب سے پھیلنے کا فرق۔

مشابہت | حقیقت اور مقام مرض دونوں کا اشتراک ہے۔ سبب کا فرق ظاہر

علامات فارقہ | پہلے کی علامات یہ ہیں کہ آنکھ اوپر اٹھی ہوتی ہے، رطوبت زیادہ

ہوتی ہے، آنکھ کی بینائی قائم رہتی ہے، لیکن زیادہ روشنی میں کمزور ہوتی ہے، آنکھ

میں سیاہی نہیں ہوتی۔ دوسرے کی علامتیں یہ ہیں کہ عدد گہرائی میں چلا جاتا ہے

سیاہی کی مقدار کم ہو جاتی ہے، بینائی میں کمی ہوتی ہے، آنکھ سے رطوبت کم بہتی ہے

خصوصاً جب طبقہ یعنی کے خشک ہونے کا سبب رطوبت بیضیہ کی خشکی ہو، کیونکہ اس

رطوبت کی ایک منفعت یہ بھی ہے کہ طبقہ یعنی کو تر رکھتی ہے۔

۹۔ اجزاء رطوبت بیضیہ کے رنگ میں تغیر یا ان کے گاڑھے اور خشک ہونے

کے سبب سے خیالات، اور ابتداء سے نزول المار کے خیالات کا فرق۔

مشابہت | حقیقت مرض میں دونوں کا اشتراک ہے۔ سبب کا فرق ظاہر ہے

علامات فارقہ | ابتداء سے نزول المار کے مخصوص اعراض پہلے بیان کئے جا چکے

ہیں۔ اجزاء سے رطوبت بیضیہ اگر رنگین ہوتے ہیں تو خیالات میں بھی وہ اجزاء رنگین

نظر آتے ہیں۔ اجزاء سے رطوبت بیضیہ کے گاڑھے ہونے کے سبب جو خیالات

ہوتے ہیں وہ اسی لحاظ سے چھوٹے یا بڑے ہوتے ہیں جس تناسب سے رطوبت کے

اجزاء کی غلطی میں کمی و بیشی ہوتی ہے۔ اس کا رنگ ایک ہی قسم کا ہوتا ہے اور ایک حالت پر قائم رہتا ہے۔ نزول المار کا خیال اکثر ایک ہوتا ہے، متعدد نہیں ہوتے۔
 مذکورہ رطوبت بیضیہ کے خیالات اور مدہ کے سبب سے خیالات کا فرق یہ ہے کہ مدہ کا ہضم درست اور بہتر ہونے کے باوجود خیالات ہوتے ہیں۔

تیسری فصل | اس میں کان کے تشابہ امراض کے تین فرق ہیں۔

۱۔ قوت سماعت کے تیز ہونے کے سبب سے دوی اور ریاح کے سبب سے دوی کا فرق۔

مشابہت | حقیقت اور مقام میں دونوں کا اشتراک ہے۔ سبب کا فرق ظاہر ہے

علامات فارقہ | قوت سماعت کے تیز ہونے کے سبب سے دوی میں سماعت

اور محاسن درست رہتے ہیں۔ ریاحی دوی میں سماعت کم ہو جاتی ہے، لیکن باقی محاسن

درست رہتے ہیں، کان میں کھینچاؤ کا احساس ہوتا ہے، جس کے پہلے وہ سبب ہوتا ہے

جو کھینچاؤ پیدا کرتا ہے یعنی ریاح پیدا کرنے والی چیز۔ ریاحی دوی میں محلل دواؤں سے

فائدہ ہوتا ہے، کبھی سرد درکان میں درد ہوتا ہے اور کبھی ختم ہو کر پھر شروع ہو جاتا

۲۔ قوت سماعت کے کمزور ہونے کے سبب سے عارضی ہونے والی دوی،

اور قوت سماعت کے تیز ہونے کے سبب سے عارضی ہونے والی دوی کا فرق۔

مشابہت | مذکورہ بالا طریقوں کا اشتراک ہے۔

علامات فارقہ | قوت سماعت کے کمزور ہونے کی دوی میں سماعت کم ہوتی ہے

اور کمزور ہونے کی دوسری علامتیں پائی جاتی ہیں۔ قوت سماعت کے تیز ہونے میں مذکورہ باتیں نہیں ہوتیں، سماعت، دماغ اور باقی حواس درست ہوتے ہیں۔

۳۔ دماغ کی کسی بیماری کے سبب سے بہرا پن، اور کان کی کسی بیماری کے سبب سے بہرا پن کا فرق۔

مشابہت | حقیقت میں یہ دونوں مشترک ہیں۔ سبب کا فرق بیان کر دیا گیا ہے کہ کبھی دماغ کی مشارکت سے ہوتا ہے اور کبھی کان میں پھیلے ہوئے اعصاب کی وجہ سے۔ ایک اعتبار سے سبب کا اشتراک بھی ہو سکتا ہے، کیونکہ یہ ممکن ہے کہ جس سبب سے دماغ میں مرض لاحق ہوا ہے اسی سبب سے عصب میں مرض لاحق ہو جائے۔

علامات فارقہ | مشارکت دماغ سے پیدا ہونے والے بہرا پن میں مشارکت کی علامت پائی جاتی ہے، یعنی پہلے دماغ کے افعال میں خلل لاحق ہوگا، اس کے بعد کان میں یہ مرض ہوگا، علاوہ ازیں جب بھی دماغ کے مزاج میں تغیر ہوگا تو کان کے عصب کے مزاج میں بھی تغیر ہوگا۔ کبھی مشارک عضو میں مرض کو قبول کرنے کی زیادہ صلاحیت ہوتی ہے یا ایک عضو میں کسی بڑی بیماری کا ہونا بھی دوسرے شریک عضو میں مرض پیدا کر دیتا ہے۔ شرکت دماغ سے بہرا پن میں باقی حواس بھی کمزور یا معطل ہو جاتے ہیں، اور دماغی مرض کی دوسری علامتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ نفس عصب کی خرابی کے سبب سے بہرا پن میں مذکورہ بالا علامتیں نہیں پائی جاتیں، دماغ تندرست رہتا ہے، اور کان میں ایسی علامتیں پائی جاتی ہیں جو کان کے مرض کی دلیل بنتی ہیں، مثلاً کان میں سنسناہٹ اور درد ہونا، اور اسی طرح کی دوسری

چیزیں جیسے سور مزاج مادی یا غیر مادی۔

چوتھی فصل | اس میں سو نگھنے کے آلہ اور تھنوں کے متشابہ امراض کے چار فروق

۱۔ سر پستان کے متشابہ دوز اندروں کے مرض کی وجہ سے سو نگھنے کی قوت باطل ہونے اور سدہ مصفات کے سبب سے باطل ہونے کا فرق۔

مشابہت | حقیقت مرض میں دونوں مشترک ہیں سبب اور مقام مرض کا مختلف ہونا ظاہر ہے۔

علامات فارقہ | زائدوں کے سبب سے سو نگھنے کی قوت باطل ہونے میں ناک کے سانس لینے میں دشواری نہیں ہوتی۔ سدہ مصفات میں سو نگھنے کی قوت باطل ہونے کے ساتھ ناک سے سانس لینا دشوار ہوتا ہے۔

۲۔ شبکہ دماغی کی رگوں کے پھٹنے کے سبب نکسیر اور دوسری رگوں کے پھٹنے سے نکسیر کا فرق۔

مشابہت | ناک سے خون جاری ہونے میں دونوں مشترک ہیں، کبھی سبب میں

۱۔ دوز اندر سے: دوا بہار جو دماغ کے اگلے حصہ سے نکلتے ہیں۔ یہ درحقیقت دو پٹے ہیں جن میں قوت شام

(سو نگھنے کی قوت) ہوتی ہے۔ ۲۔ سدہ مصفات: وہ ہڈی جس کا ایک حصہ دماغ کے نیچے اور ناک کے

اد پر ہوتا ہے۔ اس میں چپلی کی طرح بہت سے سوراخ ہوتے ہیں، انھی سوراخوں کے

ذریعے عصب مشم کی شاخیں ناک میں آتی ہیں۔ اس کا دوسرا حصہ ناک کے پنج میں کھڑا

رہتا ہے۔ تیسرا حصہ ناک کے بوز میں دونوں جانب ہوتا ہے، جس میں بکثرت

سوراخ اور خانے ہوتے ہیں

بھی اشتراک ہوتا ہے، لیکن خون کے نکلنے کے مقامات دو ہوتے ہیں۔

علامات فارقہ | شبکہ دماغی کی رگوں کے پھٹنے سے خون جاری ہونے میں گہری نیند آتی ہے، کبھی حواس بھی کمزور ہو جاتے ہیں، کیونکہ روح انسانی کا مادہ کم ہو جاتا ہے اور دماغ میں ٹھنڈک آ جاتی ہے۔ حواس کی کمزوری اس وقت ہوتی ہے جب ان رگوں سے لطیف صاف اور رقیق خون زیادہ مقدار میں خارج ہوتا ہے۔ دماغ کی رگوں سے خون نکلنے میں نیند نہیں آتی، کیونکہ دماغ میں خشکی آ جاتی ہے، اس کی رطوبت اور غذا کم ہو جاتی ہے۔ نکسیر پیدا کرنے والا مادہ، مثلاً چھین پیدا کرنے والا خلط وغیرہ دماغ کے قریب موجود ہوتا ہے، اس قسم میں نکلنے والا خون کچھ سفید اور گاڑھا ہوتا ہے۔

۳۔ شریانوں سے خون جاری ہونے والی نکسیر، اور وریدوں سے خون جاری ہونے والی نکسیر کا فرق۔

مشابہت | حقیقت مرض میں دونوں مشترک ہیں، لیکن دونوں قسموں میں خون نکلنے کے مقامات کا فرق ہے۔

علامات فارقہ | شریانوں سے نکلنے والا خون شوخ سرخ، رقیق اور بہت گرم ہوتا ہے اور یہ لطیف خون تیزی کے ساتھ نکلتا ہے۔ وریدوں سے نکلنے والا خون سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے، قوام گاڑھا اور کم ہوتا ہے۔ تیزی سے نہیں نکلتا۔

۴۔ ناک کی بوا سیر اور ناک کے سرطان کا فرق۔

مشابہت | مقام مرض، افزونی (ابحار) کا مرض ہونے اور مادہ میں دونوں مشترک ہیں

علامات فارقہ | سرطان کی ابحار کا حجم زیادہ ہوتا ہے اور یہ ناک کی کسی ایک جانب ہوتی ہے۔ بوا سیر کی ابحار متعدد میں زیادہ ہوتی ہے اور سسوں کی طرح ٹھکی ہوتی ہے۔

ناک کی کسی ایک جانب ہونا ضروری نہیں۔

پانچویں فصل | اس میں دانت کے متشابہ دردوں کے دو فرق ہیں۔

۱۔ نفس دانت کے درد اور دانت کے نیچے والے عصب کے درد کا فرق۔

مشابہت | حقیقت میں یہ دونوں مشترک ہیں، اگرچہ دونوں درد کے مقامات مختلف

ہیں، لیکن قریب ہونے کی وجہ سے اشتباہ ہو جاتا ہے۔ کبھی دونوں کا ایک ہی سبب ہوتا ہے

علامات فارقہ | دانت کے درد میں دانت کے کنارے سے درد شروع ہوتا ہے

اور صرف دانت تک محدود ہوتا ہے۔ دانت کچھ گندا اور صحن ہو جاتا ہے۔ عصب کے درد میں دانت

کی جڑ سے درد شروع ہوتا ہے، اکثر وہاں پر کھنچاؤ اور صحن بھی ہوتی ہے یہاں تک کہ

تالو میں بھی درد ہوتا ہے، اور دانت کے جوہر میں تا کل اور خرابی نہیں ہوتی۔

۲۔ خشکی کے سبب سے دانت کے درد، اور دانت کی آب (چمک) کے زائل

ہونے سے درد کا فرق۔

مشابہت | حقیقت اور مقام مرض کا اشتراک ہے، اور سبب یعنی رطوبت کا نہ ہونا

بھی دونوں میں مشترک ہے، لیکن زائل ہونے والی دونوں رطوبتوں میں فرق ہے جس رطوبت

کے سبب سے دانت قوی رہتا ہے، اس کے زائل ہونے سے دانت میں کمزوری اور

خرابی شروع ہو جاتی ہے۔ اور دوسری رطوبت وہ ہے جو دانت کی سطح پر پھیلی ہوتی ہے

جس سے دانت میں چمک اور آب ہوتی ہے۔

علامات فارقہ | دانت کی خشکی میں کوئی چیز دیر تک چبانے سے درد ہوتا ہے دانت

میں تیز اور خرابی ہوتی ہے۔ خشکی کی زیادتی سے دانت زیادہ سفید اور اس کے اجزاء کمزور ہوتے

ہیں۔ دانت کی آب زائل ہونے سے جو درد ہوتا ہے اس میں دانت گندا ہو جاتا ہے جس

طرح ترش چیزوں کے کھانے سے کند ہو جاتا ہے، لیکن دانت کا جو ہر اصلی حالت میں رہتا ہے

مقالہ دوم

اس مقالہ میں تین فصلیں ہیں جو آلات تنفس کے احوال و امراض پر مشتمل ہیں۔

فصل اول | اس میں حلق و حنجرہ کے تشابہ امراض کے چھ فرق ہیں۔

۱۔ حنجرہ اور مری کے اندرونی و بیرونی حصہ کے تشیخ سے ہونے والے خناق اور ان کے استرخار کی وجہ سے ہونے والے خناق کا فرق۔

مشابہت | دونوں مرض کی حقیقت اور مقام ایک ہے سبب دونوں کے علیحدہ ہیں۔

جن کا ذکر ہوا۔

علامات فارقہ | اگر خناق تشیخ کی وجہ سے ہے تو گرائی اور درد بالکل نہ ہوگا اور عضلہ

کی حس بجا نہ ہوگی، البتہ قدرے درد غرغہ کرنے کے وقت ہوگا، غرغہ کی گری و سردی اور تیزی کا احساس بدستور ہوگا۔

بعض اوقات اس عضلہ سے تشیخ کے ساتھ بعض ان اعضاء کے عضلات میں بھی تشیخ ہوتا ہے جن سے عضلات حلق کی بعض عیبیں شائع ہوتی ہیں۔ اس سے اس خناق کی تشخیص بھی ہو جائے گی، خناق کی اس قسم میں عضلہ مستدیرہ کے حنجرہ کے آس پاس سمٹ جانے کی وجہ سے بیرون حلق سے اندرون حلق کی طرف کھینچا دیا ہوگی، اور اگر عضلات مری میں بھی تشیخ ہے تو نکلنے کی حرکت بھی ختم ہوگی۔

استرخار کی وجہ سے ہونے والے خناق میں غرغہ کے وقت اس کی سرزد گری کا احساس،

نہ ہوگا۔ اور بسا اوقات اس کے ساتھ دوسرے عضو میں بھی استرخار پیدا ہو جاتا ہے جس کے ساتھ رطوبت بکثرت ہوتی ہے جو گرانی اور تندہ پیدا کئے بغیر وہاں جمع رہتی ہے۔
 کیونکہ عضلات مسترخ ہوتے ہیں، اور ان کے بعض اجزاء بعض پر لپٹ جاتے ہیں۔
 منجرہ اور مری کے استرخار کی علامت یہ ہے کہ نگلنے اور سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے
 جیسا کہ ابھی ہم نے بیان کیا۔ کبھی عضلات منجرہ کے استرخار میں رقیق چیزیں فرو کی جاتی ہیں۔
 کیونکہ عضلات منجرہ کے استرخار کے سبب غذا کی پوری نالی بند نہیں ہوتی، بلکہ کچھ حصہ کھلا
 رہتا ہے۔ استرخار کے سبب سے مری پر منجرہ کا پورا انطباق بھی نہیں ہوتا اس کی وجہ سے
 وضع میں خرابی بھی آ جاتی ہے۔

منجرہ اور مری کے بیرونی اور اندرونی عضلات کے استرخار کا فرق تکلیف کی کمی و بیشی سے
 معلوم کیا جاتا ہے۔ اگر نگلنے اور سانس لینے میں زیادہ دشواری ہے تو اندرونی عضلات میں
 استرخار ہوگا، اگر کم دشواری ہے تو بیرونی عضلات میں ہوگا۔ یہ دو سرافرق ہے۔

۲۔ درم عضلات مری سے ہونے والے خناق اور درم منجرہ سے ہونے والے خناق کا فرق
مشابہت | دونوں مرض اپنی مرضی حقیقت (خناق) اور مرض مادی یعنی درم سے پیدا
 ہونے اور مقام مرضی (عضلات) نیز مادہ موردہ (اخلاط) میں ایک ہیں۔

علامات فارقہ | فرق تین چیزوں میں ہے _____ عضلہ ماؤفہ، خناق پیدا
 ہونے کی نوعیت اور علامات میں۔

عضلات منجرہ کے درم میں شروع ہونے والے سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے، اور
 درم کے بڑھنے پر نگلنا بھی دشوار ہوتا ہے عضلات مری کے درم میں ابتداءً نگلنا دشوار
 ہوتا اور درم بڑھ جاتا ہے تو سانس لینا دشوار ہوتا ہے درم منجرہ بسا اوقات کمزور ہو کر کمزور ہو جاتا ہے

کے ورم میں یہ بات نہیں ہوتی ان دونوں اعضاء کے اندرونی و بیرونی عضلات کے اور ام کا فرق یہ ہے کہ جنجرہ کے بیرونی عضلات کا ورم، منہ کھولنے کے اور بیرون حلق پر محسوس ہوتا ہے۔ اور اندرونی عضلات کے ورم سے تنفسی حالت اس صورت میں بہتر ہوگی۔ اندرونی عضلات کے اور ام میں عمل از دراد کو بھی ضرر پہنچتا ہے اور نظام تنفس میں زیادہ ضرر ہوتا ہے۔ یہ ورم بعض وقت منہ کھولنے کے وقت محسوس بھی ہوگا بالخصوص جب کہ ورم خاص جنجرہ ہی میں ہو۔ ہاں اس صورت میں یہ ضروری نہیں کہ لقمہ نگلنے کے عمل کو بھی کوئی ضرر پہنچے الا یہ کہ ورم بڑھ جائے اس حالت میں تنفس میں غیر معمولی ضرر ہوگا اگر ورم مری کے بیرونی عضلہ ہیج تو یقیناً اس کے ساتھ خرابی تنفس ہوگی عمل از دراد معطل نہیں مگر ضرر پذیر ہوگا۔ لیکن اگر ورم مری کے اندرونی عضلہ میں ہے تو عمل از دراد معطل ہو جاتا ہے مگر عمل تنفس معطل نہیں ہوتا الا یہ کہ ورم بڑھ جائے اور دیکھنے میں محسوس نہ ہو۔

۳۔ خوانیق اور ذبحہ کا فرق۔

مشابہت و اختلاف | دونوں مرض اپنی حقیقت میں ایک ہیں البتہ ایک قول کے مطابق مقام محل میں فرق یہ ہے کہ عضلات مری کے ورم کو ذبحہ اور عضلات جنجرہ کے ورم کو خوانیق کہتے ہیں، دوسرا قول اس کے برعکس بھی ہے تیسرا قول یہ ہے کہ جنجرہ کے اندرونی عضلات کے ورم کو ذبحہ اور اس کے بیرونی عضلات کے ورم کو خوانیق کہتے ہیں۔

کچھ لوگ ان دونوں ناموں کو ایک دوسرے کے معنی میں استعمال کرتے ہیں، کچھ جرح نہیں ہے اگر ان دونوں میں فرق نہ کیا جائے، بشرطیکہ ان کی حقیقت اور علاج کو جان لیا گیا ہو۔

۴۔ ورم لوزتین اور ذبحہ کا فرق۔

مشابہت | دونوں مرض ورم ہونے اور سبب مرض میں ایک ہیں۔ اختلاف ان میں مقام مرض میں ہے۔

علامات فارقہ | اس لئے کہ ذبحہ ورم ہے عضلہ میں اور ورم لوزتین زبان کی دونوں طرف کی جڑ کے ورم کا نام ہے، ایسی حالت میں بات کرتے وقت دشواری ہوتی ہے۔ بسا اوقات لقمہ نگلنے میں بھی دشواری ہوتی ہے۔ ذبحہ میں تنگی و دشواری حلق کے انتہائی حصہ میں درد کے ساتھ ہوگی اور دیکھنے میں محسوس نہیں کرینگا۔ مگر ورم لوزتین میں بیرون حلق نرم حصہ میں ورم محسوس ہوتا ہے۔

۵۔ مری کے سرے پر موجود عضلہ کے ورم کے سبب خناق، اور مری کے اندرونی عضلہ میں ورم کے سبب خناق کا فرق ہے۔

مشابہت | حقیقت مرض (خناق) اور مرض مادی (ورم) ہونے میں دونوں مشترک ہیں۔ مقام مرض کا فرق ظاہر ہے۔

علامات فارقہ | پہلی قسم کے خناق میں غذا ار کے نگلنے کے وقت حلق میں درد ہوتا ہے ساتھ ہی گلا گھٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ دوسری قسم میں غذا ار کے نگلنے کے کچھ وقفہ کے بعد درد ہوتا ہے، نیز پشت کی جانب درد ہوتا ہے تنفس ختم نہیں ہوتا، لیکن اگر ورم بڑھ جائے تو تنفس میں خرابی آتی ہے۔

۶۔ خاص قصبہ میں ورم ہونے والے خناق اور ورم حجرہ سے ہونے والے خناق کا فرق

مشابہت | مرضی ماہیت، مادہ مرض اور سبب مرض دونوں میں مشترک ہیں

کیونکہ جو مادہ قصبہ میں ورم پیدا کرتا ہے وہ حجرہ میں بھی ورم پیدا کر سکتا ہے۔ مقام مرض کا فرق ظاہر ہے۔

علامات فارقہ | اگر ورم جرم قصبہ میں ہے تو درد قطعاً نہیں ہوگا۔ گو گرانی اور کھینچاؤٹ ہوگی، لیکن اگر ورم غشاء قصبہ میں ہے تو درد کے ساتھ چھین ہوگی۔ غشاء قصبہ میں ورم کی دو صورتیں ہیں۔ اگر اگلے حصہ میں ہے اسے نظر سے دیکھ لینا کافی ہے۔ لیکن اگر ورم پچھلے حصہ میں ہے تو اس کی علامت یہ ہے کہ نگلی ہوئی غذا بالائی مری سے گزرنے کے بعد رک جائے گی، کیونکہ مری کا بالائی حصہ ایک نرم اور باریک جرم کے واسطے سے قصبہ سے ملا ہوتا ہے۔ نیز تنگی تنفس مسلسل ہوگی، گو معمولی طور پر ہو۔ برخلاف انہیں ورم حجرہ میں یہ بات نہ ہوگی، کیونکہ اسی صورت میں تنگی تنفس غیر معمولی ہوگی اور ورم منہ کھولنے پر ظاہر ہوگا۔ اس حالت میں درد اوپر چڑھتا ہوا ہوگا۔

فصل دوم | اس میں پھیپھڑے کے تشابہ امراض کے توفیق ہیں۔
ا۔ ہوا کے گزرنے کے راستہ میں سدہ یا کسی مانع کی موجودگی کے سبب سانس کی شدید ضرورت اور سینہ کی قوت محرکہ میں ضعف کی وجہ سے ہوا سے نسیم کی غیر معمولی ضرورت میں فرق۔

مشابہت | دونوں مرض کی حقیقت ایک ہے۔ فرق اسباب و علامات میں ہے۔ اسباب کا فرق ظاہر ہے۔

علامات فارقہ | تنفس کی غیر معمولی حاجت اگر یہ سبب اول ہے تو ایسی گرانی کا احساس مشغور ضرور ہوگا جو تنگی تنفس اور مزاحمت کا باعث ہے، مثلاً ورم یا سدہ۔ ایسی صورت میں مریض اگر عمل تنفس سے ہوا کھینچنے کی کوشش کرے گا تو ورم کی حالت میں کھینچاؤٹ والے درد کا احساس ہوگا، پھر درد اور غیر معمولی گرانی کی وجہ سے سانس کی پوری ضرورت بھی مکمل نہ ہوگی، یہ کیفیت انہماکی صورت میں اور بڑھ جاتی ہے۔

سبب دوم کی صورت میں مذکورہ کیفیات و علامات گرائی و کھنچاؤٹ وغیرہ تو نہ ہوگی، لیکن ایسے عوارض ضرور موجود ہوں گے جو قوت محرکہ کے ضعف کے باعث ہیں مثلاً یہ کہ اس سے پیشتر کوئی ایسا مرض لاحق ہوا ہو جس نے قوت محرکہ کو کمزور کر دیا ہے یا استرخاؤ تشنج عارض ہوا ہو یا عضلات صدر کو ایسی شدید سردی لگ جائے کہ یہ منجمد ہو جائیں اور قوت محرکہ سے ان میں حرکت نہ ہو۔

ان فرقوں کو جان لینے کے بعد ان کے اسباب و عوارض کو اچھی طرح معلوم کرنا ضروری ہے۔ قوت محرکہ بعض اوقات ہوا کی جلد ضروریات پورا کرنے میں کمزور ہوتی ہے اور بقدر ضرورت ہوائی تقاضوں کو پورا کرنے سے عاجز رہ جاتی ہے ایسا تیز بخاروں اور زیادہ جسمانی ورزش کے وقت ہوتا ہے۔

ان باتوں کی پوری معلومات عوارض اور مریض سے دریافت طلب امور سے ہوتی ہے تاہم اس صورت میں بعض اوقات جبکہ مریض پوری کوشش کرتا ہے اپنے تمام ہوا کی ضرورتوں کو پورا کرنے پر قادر ہو جاتا ہے۔ لیکن استرخاؤ، تشنج، سہلہ اور بڑے ورم کی صورت میں ایسا ممکن نہیں ہے۔

۳۔ ورم ریہ کے سبب تنگی تنفس اور قصبہ کی شاخوں میں سدہ کی وجہ تنگی تنفس کا فرق **حساب ہست** دونوں اپنی حقیقت مرض میں ایک ہوتے ہیں کبھی عضو ماؤف (آلہ تنفس) میں بھی مشترک ہوتے ہیں لیکن مادہ مرض کے مقام میں فرق ہے۔ ورم کی صورت میں مادہ مرض جو ہر ریہ میں اور صورت دوم میں مادہ مرض قصبہ کی شاخوں میں ہوتا ہے۔

علامات فارقہ علامات کے اعتبار سے بھی ان میں فرق ہے اس لئے کہ ورم کے ساتھ سوکھنفس میں بخار اور ورم کی وجہ سے ریہ کے سٹ جانے کے سبب گرائی لے ہوئے

درد، تند اور جھہر رہے کی غشار کے ساتھ ایک ٹکڑا ڈپائی جائے گی، نبض موبی ہوگی، بغیر بلغم کے کھانسی ہوگی، لیکن اگر درم پھوٹ جائے تو بلغم میں خون بھی آئے گا جس کا پتہ بلغم سے ہی چلے گا۔ ایسا اوقات مریض تنفس کے راستوں میں ہوا کے بھر جانے کی وجہ سے اپنے تنفس کو پورا کر لیتا ہے ایسا اس وقت بھی ہوتا ہے جب کہ قوت محرکہ میں ہوا کے ایڑے تنگی ہوتی ہو۔ اور تنگی تنفس بوجہ سدہ ہوتی ہے اس کے ساتھ بخار نہیں ہوتا۔ البتہ کھانسی کے ساتھ بلغم نکلے گا، گرانی ہوگی، مگر تند نہ ہوگا، باوجود کوشش کے مریض سانس پوری نہ لے سکیگا۔ سانس اتنا ہی لے سکیگا جتنا سدہ تک کا حصہ حاصل کر سکتا ہو، ان مریضوں کی نبض کی بعض حرکتوں میں انبساط نہیں ہوگا ایسے مریضوں میں احتصاب نفس کی شکایت بھی ہو جاتی ہے

۳۔ قصبہ کی شاخوں میں سدہ اور اس کی وریدوں میں سدہ نیز اس کی شرائین کے

سدوں کا فرق۔

مشابہت | اس بات میں تمام سدے برابر ہیں کہ مجاری ریہ، اور ان کی جداول ان کا مقام ہے، گاہے بعض ایک دوسرے کے ساتھ سدہ پیدا کرنے والے مادہ میں بھی مشترک ہوتے ہیں، اسی طرح کبھی تنگی تنفس اور گرانی بھی ان میں مشترک ہوتی ہے۔ یہ بعض علامات کا اشتراک ہوا۔

علامات فارقہ | ان علامات میں فرق یہ ہے کہ قصبہ الریہ کی شاخوں میں سدہ ہونے کی صورت میں تنگی تنفس، کھانسی، بلغم بھی ہوں گے نیز تھوکنے میں سہولت ہوگی۔

کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ ایسے مریض بغیر کھڑے ہوئے سانس پوری طرح نہیں لے سکتے میرا خیال ہے کہ قصبہ کی شاخوں کے اس سدہ میں مریض سے تنفس میں رکاوٹ کے سبب

۴۔ ربوبی اور ربوبیت کا فرق۔

مشابہت تنگی تنفس اور تنگی بجاری تنفس میں دونوں برابر ہیں تنگی لاحق ہونے کی نوعیت میں دونوں مختلف ہیں کیونکہ رپوریجی میں بجاری تنفس میں تنگی کی وجہ یہ ہے کہ ریا ح پھپھڑے پر دباؤ ڈالتی ہیں جس کی وجہ سے ہوا کی نالی تنگ ہو جاتی ہے چنانچہ قلبہ اپنی ضروری اور سکون بخش مقدار ہوا سے محروم رہ جاتا ہے اور ضروری فضلات ہوائی گونڈکالنے پر بھی قدرت نہیں رہتی لہذا طبیعت میں یک گونہ اضطراب پیدا ہوتا ہے کہ

عمل تنفس کو تیز کر کے ضرورت کی تکمیل کرے یہ حقیقتی ربو نہیں ہے
 ربو بلغمی میں اجزاء اور یہ میں بلغم کے سبب قلب کی ترو تکیج نہیں ہوتی۔

علامات فارقہ علامت کی رو سے فرق یہ ہے کہ ربو بلغمی میں شدید کھانسی، بلغم کا
 باہر ہونا اور گرانی ہوگی۔ ربو ریکی میں یہ صورت نہیں ہوتی۔ اگر کھانسی ہوتی ہے تو معمولی ہوگی
 اور بلغم کا اخراج نہیں ہوتا اور بسا اوقات ایک طرح کی کھینچاؤٹ بغیر کسی گرانی کے ہوگی۔
 ۵۔ سینہ کے اندرونی عضلات میں خرابی کی وجہ سے فتور نفس اور اس کے
 بیرونی عضلات میں کسی خرابی کی وجہ سے ہونے والے فتور نفس میں فرق۔

مشابہت تنفس میں فتور تو دونوں میں مشترک ہے مگر مقام میں فرق ہے۔ علامت فارقہ
علامات فارقہ اسکا ہے سبب تو ایک ہی ہوتا ہے مگر علامت میں فرق ہوتا ہے
 اس لئے کہ اگر سینہ کے اندرونی عضلات میں کوئی ضرر ہے، تو تنفس میں حرکت انقباضی
 متاثر ہوتی ہے اور اگر سینہ کے بیرونی عضلات میں کوئی فتور ہے تو تنفس میں تکلیف کا احساس
 ہوگا اور حرکت انبساطی میں تکلیف محسوس ہوگی۔

۶۔ خاص پھیپھڑے سے نکلنے والے خون اور اس کی رگوں سے نکلنے والے خون

میں فرق۔

مشابہت دونوں حقیقت مرع میں اور گاہے اسباب میں ایک ہوتے ہیں البتہ مقام
علامات فارقہ یعنی خون نکلنے کی جگہ اور علامات میں دونوں مختلف ہیں۔ چنانچہ
 پھیپھڑے سے نکلنے والا خون جھاگدار، تپلا اور قدرے مائل بہ سفیدی ہوتا ہے۔ کچھ لوگوں
 کا کہنا ہے کہ عروق سے نکلنے والے خون سے اس کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔

لیکن رگوں سے نکلنے والا خون قسم اول سے زیادہ سرخ، گاڑھا اور گرم ہوتا ہے

اور کھانسی کے ساتھ بلغم نہیں آئے گا۔ مختصر یہ کہ ان تمام اقسام کا فرق یہ ہے کہ جب مادہ
سعال دور ہوگا تو کھانسی شدید ہوگی، تنگی تنفس ہوگی، کھانسی کی باریاں کم ہوں گی، تنفس کی
نالیوں میں مادہ ہوگا تو تنگی تنفس ہوگی، مجاری تنفس اور قصبہ میں تنگی ہوگی تو کھانسی کی شدت
ہوگی، اور جن میں کھانسی کا مادہ قریب ہوگا اس میں دورہ زیادہ ہوگا اور تاثر عضو کمزور ہوگا
ملاحظہ رہے کہ مادہ سعال کے جوہر میں مختلف عوارض بیان کئے ہیں وہ کیت کیفیت
اور جوہر میں یکساں ہوں گے، لیکن اگر ان میں کوئی اختلاف ہوگا تو فرق ہر ایک مادہ کی جملہ
علامات کے اعتبار سے ہوگا مثلاً بلغم میں تغیر کھانسی کی شدت، دورہ کی تعداد میں کمی،
اور اگر سبب مرض سینہ ہی میں ہے تو سینہ میں درد پایا جانا اور بلغم نکلنے کے راستے کی
نزدیکی، قصبہ سے نکلنے والے مادہ میں سہولت، اور تنگی تنفس جیسی علامات موجود ہونگی
کیونکہ مجری قصبہ میں ایسی جدائی حاصل نہیں ہوتی جو غیر معمولی تنفس کا باعث ہو، جیسا کہ
وہ مادہ پیدا کرتا ہے جو قصبہ کی شاخوں میں ہے۔ اور یہ کیسے ہو سکتا ہے ہو تو کھانسی
کے اسباب میں سے دخول و خروج ہر اعتبار سے ہے، جو سعال مادہ کو پھیلا کر بکھیرتی
ہے اور بسا اوقات یہ ہو مادہ کو دفع کر دیتی ہے اور اسے نکال دیتی ہے۔ لہذا اس
قسم کے کھانسی کا وقت لمبا نہیں ہوتا۔ بالخصوص جب کہ مادہ لیسدار اور بدقت علیحدہ ہونے
والا نہ ہو۔ قصبہ کی شاخوں میں مادہ ہو تو دورہ اس کے برعکس ہے کہ سانس کا جائز مادہ
جدا ہونا دشوار نہیں ہوگا، خواہ مادہ قصبہ و عروق میں زائد اور شاخوں میں اکٹھا کم ہو۔

۸۔ پھیپھڑے کے اجزاء سے متصل ٹھکانے کے دھانوں سے نکلنے والے خون اور

پھیپھڑے میں کسی ورید کے پھٹنے سے نکلنے والے خون کا فرق۔

مشابہت | دونوں مرض اپنی حقیقت اور بسا اوقات سبب (کثرت خون) میں

ایک ہوتے ہیں، اور بعض اوقات سبب اور علامت دونوں میں فرق ہوتا ہے۔
سبب میں یہ فرق ہے کہ دہانوں سے نکلنے والا خون اس وقت خارج ہوتا ہے
جب خون کی کثرت اور امتلاء عروق و شرائین ہو۔

اور رگوں سے نکلنے والا خون پھٹنے کی وجہ سے ہوتا ہے، خارج وہ بھی اسی طرح
سے ہوتا ہے مگر اس کے ساتھ کچھ مادی اسباب بھی ہوتے ہیں مثلاً شدید تھج، سخت
جست، ان حالات میں نکلنے والا خون بستہ ہوگا۔

علامات فارقہ شرائین کی دہانوں سے نکلنے والا خون تپلا، گرم اور زیادہ سرخ ہوگا
ایسے خون کے نکلنے کے بعد انقباض پیدا ہو جاتا ہے، اور اگر امتلائی کیفیت کو فصد کھول کر
کم کر دیا جائے تو انقباضی کیفیت ختم ہو جائے گی۔

اور جو خون ورید کے پھٹنے سے نکلتا ہے وہ گاڑھا اور خالص سرخ ہوتا ہے۔
بسا اوقات خون کا یہ نکلنا ریوی انبساط کے بعد ہوتا ہے۔ ایسا اس وقت ہوتا ہے
جب کہ پیپھڑے اور اس کے مجاری میں ریاح کا امتلاء ہو جائے اور جب رگیں پھٹ
کر زیادہ کشادہ ہو جاتی ہیں تو خون زیادہ نکلتا ہے۔

شرائین سے خون تنفس کی انقباضی حرکت کے بعد، دباؤ اور ریوی شاخوں کے دہانے
پنچر جانے کی وجہ سے نکلتا ہے۔ شریانی دہانے بیرونی ہوا کے نفوذ کی وجہ سے کھلے رہتے
ہیں۔ ————— یہ فرق شریانی دہانوں سے نکلنے والے اور انہیں شریانیوں کے پھٹنے
سے نکلنے والے خون کا امتیاز یہی فرق اس وقت بھی ہوتا ہے جب کہ نکلنے والے خون کا
سبب وہ الفصداع (پھٹنا) ہو جو رقت خون یا بڑھی ہوئی گرمی کے سبب حدت کی وجہ
سے ہوا ہے حالات پر جسم کی بڑھی ہوئی گرمی اور پیشاب کی گرمی بھی شاہد ہوتی ہے۔

۹۔ پھیپھڑے کی دریدروں اور سینہ سے نکلنے والے خون کا فرق۔

مشابہت | دونوں اپنی حقیقت میں بالکل ایک اور بعض اوقات اسباب میں بھی ایک ہوتے ہیں۔ ان میں اختلاف کی نوعیت کم و بیش ایسی ہی ہے جیسے ماقبل کی بحث میں بیان کیا گیا۔ مبداء کا فرق ظاہر ہے۔

علامات فارقہ | علامات کے فرق کا ذکر قدر بہ پیشتر آچکا ہے۔

زیر بحث عنوان میں فرق کی صورت یہ ہے کہ رگوں سے نکلنے والا خون قوام میں پتلا اور مزاج میں گرم ہوگا، بہتا ہوا نکلے گا، گاڑھا نہیں ہوگا، اور تکلیف بالکل نہیں ہوگی۔ اس کے برخلاف سینہ سے نکلنے والا خون گاڑھا بلکہ بستہ اور جامد ہوگا۔ جالینوس کا کہنا ہے کہ بالکل بستہ اور رنگ و صورت میں بھی بستہ خون کے مانند ہوگا، اس لئے کہ جس عضو سے خون نکل رہا ہے وہ دور واقع ہے اور پھیپھڑے کے راستوں کی طرف آنے کی وجہ سے یہ خون مجسم ہو جائے گا اور جن راستوں میں یہ خون گر رہا ہے اس کے ہم شکل ہو جائے گا، خون نکلنے کے بعد سینہ کے متاثر حصہ میں درپیدا ہوگا۔ خیال کیا گیا ہے کہ مریض اگر متاثر پہلو پر لیٹے تو خون کی زیادہ مقدار خارج ہوگی فرق کی اس تفصیل سے علامات فارقہ کا علم تو ہوگا ہی ساتھ ہی مقام کا پتہ بھی

چلے گا۔

فصل سوم

اس میں سینہ اور پہلو میں پیدا ہونے والے متشابہ امراض و حالات کے چار فرق ہیں
۱۔ شوصہ اور ذات الحجب کا فرق۔

مشابہت | دونوں مرض اپنی حقیقت (مرض مادی) ہونے اور بیشتر دلائل میں مشترک ہیں

تعریف | ذات الجنب پیلیوں کی غشاء مستطین کے ورم کو اور شوصہ پیلیوں کے عضلات کے ورم کو کہا جاتا ہے۔

اختلاف رائے | کچھ لوگ اصطلاحاً ذات الجنب کا اطلاق شوصہ پر بھی کرتے ہیں اور ذات الجنب حقیقی، غیر حقیقی، دوئیں بیان کرتے ہیں اور بعض لوگ شوصہ کی جگہ ذات الجنب اور ذات الجنب کی جگہ شوصہ کی اصطلاح استعمال کر دیتے ہیں۔

کچھ بھی کہا جائے اگر مرض کی حقیقت اور اس کی خصوصیات کو جان لیا گیا ہے، تو تعبیر اور اصطلاح کے اختلاف اور ترادف سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔

علامات قارقه | علامات میں یہ فرق ہوتا ہے کہ ورم غشاء کا درد چھیننے والا ہوتا ہے اور درد اندر کی طرف مائل ہوتا ہے اور کبھی یہ درد ضلوع الخلف (آزاد پیلیوں) میں ہوتا ہے۔ ذات الجنب میں ہونے والے تمام درد شوصہ سے زیادہ سخت ہوتے ہیں اور ایسے حالات میں نبض منشاری ہوتی ہے۔

مشترک اوصاف | شوصہ چونکہ ورم عضلہ کا نام ہے، لہذا اس میں ہونے والے اعراض ہلکے ہوتے ہیں، البتہ ان امراض میں چند اعراض مشترک ہوتے ہیں مثلاً کھانسی، تنگی تنفس، بخار، بخار کی حالت مقدار مادہ اور عفونت کے اعتبار سے بدلتی رہتی ہے، اسی طرح شوصہ میں ہونے والا درد کھینچاؤ اور ٹپس۔ لئے ہوئے نمایاں ہوتا ہے، اور نبض شدید صلب ہوتی ہے۔

۲۔ ورم ریه اور ذات الجنب کا فرق۔

مشابہت | دونوں مرض اپنی حقیقت (ورم) اور سبب مرض (اخلاط) میں مشترک ہیں۔ مقام مرض کا فرق ظاہر ہے۔

علامات فارقہ | درم ربہ (ذات الربہ) کا درد سینہ میں محسوس ہوتا ہے، جس میں گرانی ہوتی ہے۔ نیز تنگی تنفس اور کھانسی شدید ہوتی ہے۔ اور ذات الجنب میں پہلو میں درد چھبٹا ہوا ہوگا، کھانسی کم اور بعض اوقات سخت ہوگی، نبض منشاری ہوگی۔

۳۔ شوہ میں اندرونی عضلہ کے درم اور بیرونی عضلہ کے درم کا فرق۔

مشابہت | دونوں مرض اپنی حقیقت (درم) اور سبب (مادۂ غلطیہ) اور درد کی نوعیت (ڈیس) میں مشترک ہیں۔ مقام مرض دونوں میں مختلف ہیں جو معلوم ہو چکا۔

علامات فارقہ | درم اگر بیرونی عضلہ میں ہے تو دیکھنے میں محسوس ہوگا، معمولی چھو جانے سے درد ہونے لگے گا، تنفس کی حرکت انبساط میں اور کھانسی سے درد کی زیادتی ہو جائیگی لیکن اگر درم اندرونی عضلہ میں ہے تو دیکھنے میں محسوس نہیں ہوگا، کھانسی کسی قدر اور تنگی تنفس شدید ہوگی، تنفس کی حرکت انقباضی میں درد شدید ہوگا۔

۴۔ ذات الجنب اور غشاء جگر کے درم کا فرق۔

مشابہت | دونوں مرض اپنی حقیقت (درم) اور سبب (غلط) اور بعض علامات مثلاً چھین اور ترقوہ میں کھنچاؤٹ میں ایک ہیں، مقام مرض اور بعض علامات میں فرق ہے

علامات فارقہ | غشاء جگر کے درد میں چھین اور گرانی دونوں ہوتی ہیں، پیشاب

اور بدن کی رنگت بھی بدل جاتی ہے۔ ایسے مریضوں میں کبھی عسر البول کی شکایت بھی ہو جاتی ہے، ایسے لوگوں میں ذات الجنب کی دیگر علامات مثلاً کھانسی اور تنگی تنفس نہیں پائی جاتیں، اگر یہ علامات ہوں بھی تو بہت ہلکی ہوں گی، جب کہ ذات الجنب میں یہ عوارض پوری طرح ہوتے ہیں لیکن بدن اور پیشاب کا رنگ بہت حالت میں ہوتا ہے

مقالہ سوم

اس میں چار فصلیں ہیں۔ جو معدہ، جگر، تلی، گردہ، مثانہ اور آلات بول کے متشابه امراض و حالات پر مشتمل ہیں۔

فصل اول | اس میں معدہ کے متشابه امراض کے چودہ فرق ہیں۔

۱۔ معدہ کی قوتِ مسکھ میں ضعف کے سبب، غذار کے نکلنے اور معدہ کی قوتِ دافعہ کے سبب غذار کے خارج ہونے کا فرق۔

مشابہت | مرض کی حقیقت، عضوِ مریض اور بسا اوقات علامات کا اشتراک اس طرح ہوتا ہے کہ خارج ہونے والی غذار کے معدہ میں زمانہ قیام میں دونوں مرض ایک سے ہوتے ہیں۔

اسباب فارقہ | اسباب کا فرق یہ ہے کہ قوتِ دافعہ جس غذار کے دفع کرنے اور نکلانے کے لئے متحرک ہوتی ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ سنانی ہو۔ منافات کسی بھی طرح ہو۔ کیت میں۔ کیفیت میں۔ کیفیت کی ضرر پذیری کی ایک صورت۔ معدہ کی کشادگی اور غذار کے دفع کرنے کے لئے اس کی حرکت بھی ہے۔ کیت میں سنانی اس طرح ہوتی ہے کہ جب معدہ میں غذار زیادہ ہو جاتی ہے، تو معدہ کے "افعال مثلاً" اس کا تغیر اور دفع کو ضرر پہنچتا ہے، گو یہ ضرر نفسِ غذار سے نہیں بلکہ اس کی مقدار کے زیادہ ہونے سے ہوتا ہے، جس سے معدہ اپنا پورا فعل انجام نہیں دیتا۔

فعل اساک اور فعل تغیر میں ضرر اس طرح ہے کہ غذار اتنی زیادہ ہو کہ قوتِ مسکھ غذا کو نہ روک سکے اور قوتِ بغیر اسے سخیل نہ کر سکے۔

قوتِ دافعہ کی ضرورت بھی اسی طرح ہے کہ جب دونوں مذکورہ بالا قوتیں اس غیر معمولی غذا سے موافقت نہ کرے تو قوتِ دافعہ متحرک ہو کر اس ناموافق غذا کو نکلانے کے لئے حرکت کرے گی، تہنہ میں ایسا ہی ہوتا ہے۔۔۔۔۔ ان تینوں قوتوں کے اسبابِ ضعف کے فرق کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ ان کے فروق گزشتہ غذائی تدابیر سے ظاہر ہو جاتے ہیں۔

معدہ کی قوتِ دافعہ کی حرکتِ غذا کی منافی کیفیت کے سبب اس طرح ہوتی ہے کہ (۱) غذا اے صالح کے ساتھ غذا اے لاذع ملی ہوتی ہے (۲) معدہ میں کوئی لذاع خلط موجود ہوتا ہے۔

ایسی غذائیں فی نفسہ صالح مگر کیفیت میں ضرر رساں اس لئے ہوتی ہیں کہ معدہ میں سورمزاج پیدا ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔ ایسی غذا گوہراتِ خود نفع بخش ہوتی ہیں لیکن جب ان کا استعمال خراب ہوتا ہے تو قوتِ دافعہ ان کے دفع و اخراج کے لئے متحرک ہو جاتی ہے۔

علاماتِ فارقہ | معدہ کی قوتِ مسکہ کے ضعف کے سبب جو چیزیں معدہ سے خارج ہوتی ہیں اس میں ایسا ہوتا ہے کہ جب تک غذا معدہ میں ٹھہری رہتی ہے، غذا پر معدہ کی پوری گرفت نہیں ہوتی، جس کی وجہ سے معدہ میں گرگڑاہٹ، قرقر اور نفخ پایا جاتا ہے، نیز نکلنے والی غذا رخام ہوتی ہے، کیونکہ معدہ میں ٹھہرنے کی مدت کم ہوتی ہے، اس صورتِ حال کے سبب کی علامات یا تو موجود ہوتی ہیں یا پیشتر گزر چکی ہوتی ہیں۔

قوتِ دافعہ کی حرکت کے سبب خارج ہونے والی غذائیں یا تو مقدار میں زیادہ ہوتی ہیں جو مریض سے معلوم کیا جاسکتا ہے، اسی طرح اگر خروج غذا اس سبب غذا کی و

ردی کیفیت ہے، جو گزار لینے کے ساتھ ہی پیدا ہوتی ہے یا اس کے بعد پیدا ہوتی ہے
 روائت کیفیت اگر معدہ میں کسی خلط کی ریزش مثلاً تیز خلط صفراوی اور تیز و لاذع خلط
 سوداوی ہو، تو ان چیزوں کا پتہ خارج ہونے والی غذا اور انقباض خلط کے بعد پیدا ہونے
 والی کیفیت ———— متلی، طبیعت کی مالش، منہ کے مزے کا گڑوا ہونا اور ان جیسی علامات
 سے ہوتا ہے۔

اور اگر معدہ کے دفع غذا کا باعث خود مزاج معدہ ہے، تو اس کے اعراض اس پر
 شاہد ہوتے ہیں مثلاً سویر مزاج بار د میں ترش ڈکاریں، سویر مزاج حار میں دغانی ڈکاریں،
 سویر مزاج یا بس میں غذا پر معدہ کی گرفت نہیں ہوتی، سویر مزاج رطب میں معدہ میں استرخاء
 ہوتا ہے نیز سویر مزاج بار د میں پیاس نہیں ہوتی اور سویر مزاج حار میں ہوتی ہے، سویر مزاج یا بس
 میں گڑ گڑاہٹ کا ہونا اور سویر مزاج رطب میں منہ میں رطوبت ہوتی ہے۔

اور اگر خروج غذا کا سبب معدہ کا پھوڑا ہے تو اس کی علامت یہ ہے کہ خارج
 ہونے والی غذا کے ساتھ ریم خارج ہوگی، معدہ میں درد ہوگا، نیز زخم کی دیگر علامتیں موجود
 ہوں گی۔

۲۔ قوت میفرہ میں فتور کے سبب ہضم میں کمی اور قوت مسکہ میں فتور کے سبب
 ہضم میں کمی کا فرق۔

مشابہت مرضی حقیقت، مقام مرض اور بسا اوقات اسباب بھی دونوں معنی میں
 ایک ہوتے ہیں، چنانچہ ایک مرض کا سبب دوسرے کے لئے باعث مرض ہو سکتا ہے
علامات فارقہ قوت میفرہ کے اثر نہ کرنے سے ہونے والے کمی کی صورت میں غذا
 معدہ میں دیر تک ٹھہرتی ہے، اگر حرارت طابجہ کم ہوتی ہے، تو غذا میں ترشی آجاتی ہے

نفخ و قراقر بھی ہوتا ہے، غذا فاسد ہو کر کچھ متعفن ہو جاتی ہے۔ اس قسم میں معدہ میں ریح اور ڈکاریں بھی زیادہ ہوتی ہیں۔

اگر کئی ہضم قوت مسکے میں نقص کی وجہ سے ہے تو غذا کا معدہ میں قیام کم اور معدہ کی گرفت معمولی ہوتی ہے۔ معدہ میں گڑ گڑاہٹ ہوتی ہے، مگر کسی طرح کی فساد کی کیفیت نہیں ہوتی، غذا جب معدہ سے سرک کر نیچے آنتوں میں جاتی ہے، تو وہاں نفخ اور قراقر زیادہ ہو جاتا ہے

۳۔ فم معدہ کے استرخار کے سبب اشتہار غذا نہ ہونا اور معدہ کی شدید سردی کی وجہ سے اشتہار غذا نہ ہونے کا فرق۔

مشابہت | حقیقت مرض اور مقام مرض میں دونوں ایک ہیں — اسباب و علامات میں فرق ہے

علامات فارقم | سبب کا فرق ظاہر ہے، علامات کا فرق یہ ہے کہ استرخار معدہ سے ہونے والا عدم اشتہار یک بیک لاحق ہوتا ہے، طبعی ہضم میں فتور ضروری نہیں ہوتا، البتہ بسا اوقات بعض اعضاء مفلوج ہو جاتے ہیں، گاہے اس سے پہلے یا اس کے ساتھ کوئی دماغی مرض لاحق ہوتا ہے۔

اگر عدم اشتہار فم معدہ کی برودت سے ہے تو یہ شکایت بتدریج پیدا ہوتی ہے شروع میں بھوک زیادہ ہوتی ہے اور ساتھ ہی ہضم نادرست اور ناقص ہوتا رہتا ہے بھوک بالکل ختم نہیں ہوتی الا یہ کہ فم معدہ کی سردی بڑھ جائے، پانخانہ بہت زیادہ ڈھیلا ڈھالا ہوتا ہے، ایسی صورت میں فتور دماغ ضروری نہیں ہے، بلکہ بسا اوقات دماغ اور اس کے افعال بدستور قائم رہتے ہیں، الا یہ کہ معدہ کا ضرر دماغ تک پہنچے تاہم ضرر دماغ

ضرر معده سے موخر ہوتا ہے۔

لم۔ فم معده سے متصل عروق کا غذا کو جذب نہ کرنے کے سبب عدم اشتہار اور معده میں استرخار کے سبب عدم اشتہار کا فرق۔

مشابہت مرضی حقیقت دونوں کی ایک سی ہے، سبب کا فرق بیان کیا جا چکا۔
علامات فارقہ پہلی صورت میں قوت حساسہ باقی رہتی ہے، یہی وجہ ہے کہ جب مریض کو ترش و قابض غذائیں یا غیر معمولی قابض و مقوی اشیاء استعمال کرائی جاتی ہیں تو اشتہار کا احساس ہو جاتا ہے، بعض حالات میں ہلکی بھوک بھی رہا کرتی ہے۔ ایسا اس وقت ہوتا ہے جب کہ طحال سے ترش سودا کا کچھ حصہ فم معده پر ہوتا ہے لیکن قوت حساسہ کے فقدان کے وقت ایسا نہیں ہوتا۔

انتباہ عروق معده کا غذا کو جذب نہ کرنا کبھی تو اس لئے ہوتا ہے کہ غذا کے جذب کا اقتضار نہیں ہے اور گاہے کسی مانع کی موجودگی سے ایسا ہوتا ہے۔
 ان میں فرق اسباب کے اعتبار سے ہوتا ہے چنانچہ اگر پہلی صورت ہے تو سبب پورے بدن میں ہوتا ہے کیونکہ جسم کے بعض اعضاء کی سلامتی فم معده میں عدم اقتضار کا سبب نہیں ہو سکتی۔ معده میں غذا کو جذب کرنے کے لئے فقدان اقتضار کا باعث یا تو قوائے طبیعیہ میں ضعف ہوتا ہے جیسا کہ ان امراض مزمنہ میں جو قوی اور حرارت غریزہ کو تحلیل کر دیتے ہیں۔ ایسا سبب جو قوتوں کو معده میں غذا کو جذب کرنے کی اقتضار پیدا کرنے سے باز رکھ کر اس چیز میں مشغول کر دیتا ہے جو بہت اہم اور کسی مناسب چیز کے حصول سے زیادہ ضروری ہے جیسا کہ امراض حادہ اور غیر معمولی سخت دوروں میں۔ ان چیزوں میں فرق ہر ایک کی خصوصیات سے ہوگا جو ماقبل

میں مذکور ہوئیں۔

یہ تمام صورتیں اس وقت کی ہیں جب کہ معدہ میں جذب غذا کی افتضار کا فقدان ہو
البتہ اگر سقوط اشتہار کا سبب کوئی مانع ہے جو بھوک کے احساس کو روکتا ہے تو یہ مانع
یا تو (پورے بدن میں) عام ہو گا یا ایسا نہ ہو گا۔

(۱) اگر پورے بدن میں عام ہے تو اس کی دو صورت ہے۔

الف — مانع اشتہار سبب یا تو غذا نہ ہوگی کہ اس کی موجودگی میں طبیعت
مزید غذائی طلب کی ضرورت محسوس نہ کرے جیسا کہ امتلاء اخلاط صالحمہ میں ہوتا ہے۔ ایسی
حالت میں امتلاء نہیں، قوت میں بہتری اور پیشاب میں اس طرح کی غلظت نہیں ہوتی، جیسا
کہ امتلاء اخلاط فاسدہ میں ہوتی ہے اور امتلاء کی دوسری علامات موجود ہوتی ہیں۔

ب — یا اس مانع اشتہار سبب میں غذائی صلاحیت نہ ہو جیسا کہ اخلاط فاسدہ
کا امتلاء جس میں طبیعت ان مواد کی اصلاح یا ان کے دفع و اخراج کی ضرورت مند ہوتی ہے
ایسی حالت میں امتلاء پیدا کرنے والے اخلاط کے خصوصی دلائل اور غالب
غلط کی علامات مثلاً تمدد، گرانی، تکان کا احساس اور بھوکا رکھ کر یا ریاضت کے ذریعہ استقرار
کے بعد افاقہ اور ہلکا پن جیسی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ امتلاء کی صورتیں سده کی طرح سقوط
اشتہار کا زمانہ طویل نہیں ہوتا۔

(۲) اور اگر مانع اشتہار سبب پورے بدن میں عام نہیں ہے بلکہ فم معدہ کی عروہ
مصاصہ میں سده ہے تو ایسی صورت میں امتلاء کی دونوں مذکورہ قسموں کی علامات نہیں پائی
جاتی ہیں، نیز بھوک کو براہیگنہ کرنے والی اشیاء کے استعمال سے بھوک کا احساس ہوتا
ہے بسا اوقات معدہ کے غذا سے خالی ہونے کے باوجود بھی معدہ کے حصہ میں بھاری پن کا

احساس ہوتا ہے۔

استرخار معدہ کی علامات کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔۔۔ ایک فرق یہ ہے کہ معدی اقتضار کے بطلان پر قائم ہونے والی علامات نہیں پائی جاتیں اور مذکورہ بالا ذرائع سے اشتہار میں برائیگئی ہوتی ہے، نیز بسا اوقات بعض اعضاء میں فالج کا عارضہ ہو جاتا ہے جیسا کہ بیان کیا گیا، دماغ بھی متاثر اور ضرر پذیر ہوتا ہے۔

۵۔ معدہ کی اندرونی سطح میں پیوستہ خلط کے سبب فسادِ غذا اور معدہ میں تیرنے والے خلط کی وجہ سے فسادِ غذا کا فرق۔

مشابہت مرضی حقیقت، مقام مرض اور سبب میں دونوں ایک ہیں۔

علامات فارقہ خلل معدہ میں پیوستہ خلط کی وجہ سے ہونے والے فسادِ غذا کے ساتھ قی و اسہال کے بغیر تلی اور ابکائی پائی جاتی ہے البتہ جب کہ معدہ میں فاسد غذا موجود ہو تو اس مادہ فاسد کو دفع کرنے کے لئے قی و اسہال بھی آسکتے ہیں، ایسے اسہال یا قی کے ساتھ وہ خلط جو فسادِ غذا کا باعث ہو رہا ہے خارج نہیں ہوتا، اگر خارج ہو جائے تو مرینی اسی وقت شفا یاب ہو جاتا ہے۔۔۔ اسی صورت میں معدہ میں سور مزاج کی وجہ سے کچھ درد محسوس ہوتا ہے۔

البتہ جو فاسد غذا معدہ کے خلطِ ساق (تیرنے والے) کی وجہ سے ہوتی ہے وہ معدہ سے مذکورہ خلط کے ساتھ خارج ہوتی ہے اس کے ساتھ تلی اور ابکائی نہیں ہوتی البتہ بسا اوقات قی ہوتی ہے جس کے ساتھ خلط مذکور بھی خارج ہوتا ہے۔

غذا فاسد کی ان دونوں قسموں اور معدہ کے سور مزاج سے ہونے والے فسادِ غذا کے درمیان فرق مذکورہ علامات کے نہ ہونے اور سور مزاج کے عوارض کی موجودگی سے

کیا جاتا ہے۔

۱۴۔ ضعفِ معدہ کے سبب ہونے والی قی اور معدہ میں موجود کسی خلط کی وجہ سے ہونے والی قی کا فرق۔

مشابہت | حقیقتِ مرض اور بعض اوقات اسباب میں بھی دونوں مرض ایک ہوتے ہیں اگر باعثِ ضعف کوئی خلط ہے۔

علاماتِ فارقہ | اگر قی ضعف کی وجہ سے ہے تو اس کے ساتھ اسباب (سوزِ مزاج وغیرہ) پائے جاتے ہیں۔ البتہ اگر سبب قی سوزِ مزاج ہی ہے تو تسلی نہیں ہوتی مگر یہ کہ معدہ میں غذا پہنچ رہی ہو لیکن اگر باعثِ ضعف کوئی مادہ ہے (بہت شدہ یا خلطِ ساج) تو اس کی علامات گزر چکیں۔

اور اگر سبب قی معدہ میں جمع شدہ خلطِ ضعفِ معدہ کے بغیر ہے تو اس کی دلیل یہ ہے کہ قی میں وہ خلط خارج ہو گا۔

۱۵۔ پورے جسم میں زیادتیِ تحلیل کے سبب عارض ہونے والی اشتہارِ کبلی اور معدہ میں سردی کے سبب ہونے والی اشتہارِ کبلی کا فرق۔

مشابہت | حقیقتِ مرض اور عضو متاثر میں دونوں مشترک ہیں، سبب کا فرق ظاہر ہے۔
علاماتِ فارقہ | بدن میں عمومی تحلیل والے امراض کے بعد بدل یا تحلیل کا اقتضار اور

اس کی علامات موجود ہوتی ہیں، گزشتہ حالت ایسی ہو جس سے بدن غیر معمولی بدل سکا ضرور تندرست ہوتا ہے، عادت سے زائد غیر معمولی ورزش (ریاضت) ہوتی ہو یا مزاج ایسا گرم ہو جو عادت سے زیادہ کو تحلیل کر دے۔۔۔۔۔ ان تمام صورتوں میں جلد مذکور علامات کے ساتھ اگر معدہ اور طبیعت قوی ہو تو احتباسِ براز اور معدہ کا ہضم بہترین حالت میں ہوتا

اگر غیر معمولی اشتہار کا سبب برودت ہے تو بدہضمی، اسہال اور ضعف قوت کے وہ تمام دلائل و علامات موجود ہوتے ہیں۔ جن کا ذکر ہو چکا۔

۸۔ حرارتِ معدہ سے عارض ہونے والی پیاس اور رطوبت کی کمی سے بھرنے والی

پیاس کا فرق

مشابہت | حقیقتِ مرض اور مقامِ مرض میں دونوں ایک ہیں، اختلاف سبب اور علامات میں ہے۔ سبب کا فرق ظاہر ہے۔

علاماتِ فارقہ | حرارتِ معدہ سے ہوالِ پیاس کے مریض کو سردا شیار (بالفعل بابتو) سے نفع پہنچتا ہے اور لذت بھی محسوس ہوتی ہے، بجز ان حالات کے جب کہ غیر معمولی گرمی بڑھی ہوئی ہو، منہ کی خشکی ضروری نہیں، ایسے مریض کو صرف مرطب اشیاء سے نفع نہیں ہوتا بلکہ اس کے ساتھ مبرد اشیاء کے استعمال کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔

خشکی سے پیدا شدہ پیاس میں ایسا نہیں ہوتا، کیونکہ ایسا مریض مرطب چیزوں سے نفع پاتا ہے خواہ اس میں کسی سرد چیز کی آمیزش ہو یا نہ ہو مثلاً پانی جو ٹھنڈا نہ ہو، مرطب تیل، چکنی غذائیں ایسی پیاس کو سکون دینے میں مبررات سے کوئی نفع نہیں پہنچتا، چاہے بطور مشروب ہو یا بطور غذا، مگر جب کہ حرارت بھی ہو کیونکہ اس وقت دونوں قسم کے اسباب اکٹھے ہو جاتے ہیں۔

۹۔ پیپھڑے کے سبب سے عارض ہونے والی پیاس اور معدہ کی وجہ سے پیاس کا فرق۔

مشابہت | حقیقتِ مرض میں اشتراک ہے، سبب میں فرق ہے۔

علاماتِ فارقہ | جو پیاس پیپھڑے کی جانب سے پیدا ہوتی ہے، وہ ٹھنڈے پانی سے فوراً ہی ساکن ہو جاتی ہے، مگر ختم نہیں ہوتی، ایسے اشخاص کو ٹھنڈے پانی سے

زیادہ ٹھنڈی ہو اسے فائدہ ہوتا ہے، اسی طرح سینہ اور اس کے آس پاس پر پپ کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے، ساتھ ہی سوزِ مزاج سے کی علامات، سوزِ تنفس، کھانسی وغیرہ موجود ہوتی ہیں۔ معدہ کے سبب سے عارض ہونے والی پیاس میں ٹھنڈے پانی سے فائدہ ہوتا ہے کیونکہ معدہ میں ٹھنڈک پیدا ہونے سے پیاس دور ہو جاتی ہے، بسا اوقات اس مقصد کے لئے معدہ پر لپ کیا جاتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ پھیپھڑے کے سبب سے متاثر مریض کی پیاس ٹھنڈی ہوائے بجھتی ہے اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ ٹھنڈک سے لات ملتی ہے۔ جب کہ معدی پیاس کے مریض کا حال اس کے برعکس ہوتا ہے۔

فائدہ پھیپھڑے میں طبعی طور پر سردی و تری کے احساس کی صلاحیت نہیں ہے اس لئے بعض پھیپھڑے کی حرارت سے پیاس نہیں لگتی، لیکن جب حرارت فم معدہ تک پہنچتی ہے تو اس کا احساس ہوتا ہے، اس لئے کہ پھیپھڑے کی حرارت سے عارض ہونے والی پیاس پانی کے استعمال ہی سے بجھتی ہے، اگرچہ پیاس کو دور کرنے کے لئے ہوائے بھی فائدہ ہوتا ہے، پھر ریوی گرمی سے ہونے والی پیاس کو بجز پانی سے سکون بھی نہیں ہوتا۔ سبب تشنگی کو ختم کرنے میں ہوا کا جو مقام ہے گو پانی کو وہ حاصل نہیں لیکن پانی سے یہ پیاس جیسی بجھتی ہے ہوائے نہیں بجھتی، چنانچہ اگر پھیپھڑے کی حرارت مسلسل قائم رہے تو ہوا اس کی اصلاح نہیں کر سکتی، لیکن پانی معدہ کی پیاس کو بجھاتا ہے اور پھیپھڑے کے مزاج کی اصلاح بھی کرتا ہے۔

۱۰۔ جن نالیوں کے ذریعہ منہ کی طرف رطوبت پہنچتی ہے، ان میں تشنگی کے سبب لگنے والی پیاس اور ان میں غلبہ حرارت سے عارض ہونے والی پیاس کا فرق۔

اسباب عطش کے ذیل میں تفصیلی تذکرہ آچکا ہے — کہ ان نالیوں میں حاصل شدہ مزاج اگر فم معدہ تک پہنچتا ہے تو پیاس کا احساس ہوتا ہے، ورنہ پیاس کی صورت نہی ہے کہ ان مقامات میں گرمی خشکی کی کیفیت پیاس کی باعث ہو جاتے — ان حالات میں بسا اوقات منہ خشک ہونے کے سبب مریض میں ٹھنڈک اور تری رکھنے کے لئے پانی مانگتا ہے جو پیاس کی وجہ سے نہیں ہوتا — یہ حالت اس صورت میں پیدا ہوتی ہے جب کہ ان کیفیات کا اثر فم معدہ تک نہیں پہنچا ہوا ہوتا، مگر مریض کے پانی مانگنے کی وجہ سے اس کو پیاس کہہ دیتے ہیں — ان میں قدر مشترک حالت ظاہر ہے — سبب کا فرق ظاہر ہے۔

علامات فارقہ | اگر پیاس خشکی کے سبب ہے تو منہ میں خشکی ہوتی ہے، نیند سے سکون ملتا ہے، مرطبات سے فائدہ محسوس ہوتا ہے، مہر و اشیار سے کوئی نفع نہیں ہوتا اگر یہ حالت حرارت سے پیدا ہوتی ہے تو اس کی علامات موجود ہوتی ہیں، علاوہ ان مریض خود ان مقامات میں خشکی کا احساس کرتا ہے، ایسا مریض ٹھنڈی چیزوں سے فائدہ محسوس کرتا اور مخلوط ہوتا ہے، منہ میں خشکی ضروری نہیں، بسا اوقات ٹھنڈی ہوا سے ایسی پیاس کا سبب دب جاتا ہے، جب کہ خشکی سے پیدا شدہ پیاس ٹھنڈی ہوا سے زیادہ ہو جاتی ہے۔

۱۱۔ ذرب اور زلق معدہ و امعاء میں فرق۔

مشابہت | بذریعہ اسہال غذا رخا ہونے میں دو وزن مرض برابر ہیں — بعض اوقات مبداء خروج اور سبب میں بھی ایک ہی ہوتے ہیں۔

مرضی حقیقت میں یک گونہ فرق ہے — کیونکہ ذرب میں نکلنے والی غذا امدلی

ہوتی اور فاسد اور زلیق میں نکلنے والی غذا رگوں کی توں ہوتی ہے۔ چنانچہ اطباء نے اصلاً حاضی و رب میں اس غذا کے نکلنے کو شمار کیا ہے جو معدہ میں خراب ہوگئی ہو اور سدہ ماسا ریتا کی وجہ سے جگر تک پہنچی ہو یا معدہ نے اس غذا کو نفرت کی وجہ سے دفع کر دیا ہو۔

یہ دونوں امراض بعض اوقات مبدأً — جس جگہ سے غذا نکل رہی ہے کے اعتبار سے جدا گانہ ہوتے ہیں چنانچہ در رب میں غذا کے نکلنے کا مبدأً پورا بدن ہو جیسا کہ مریض دق اور مریض سل میں، جب کہ زلیق معدہ میں ایسا نہیں ہے۔ جن صورتوں میں اسباب مرض میں فرق ہوتا ہے ان میں غذا کا خروج پورے بدن سے ہوتا ہے۔ گو غذا معدہ سے بھی نکلتی ہے۔ یعنی زلیق میں دست کی وہ صورت جب کہ غذا کا معدہ سے نکلنا عزیزی نہ ہو مثلاً بدن اور اخلاط کو گھلانے والی حرارت سے ہونے والے دست میں کہ جس کا سبب عام ہوتا ہے کیونکہ اگر پورے بدن میں برودت کا غلبہ مکمل ہو جائے تو جملہ بدن کے غذا کے فساد تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور زلیق سے پہلے فساد بدن ہو چکا ہوتا ہے۔ یہ تفصیل اسباب کے فرق کی تھی۔

علامات فارقم بدن سے اسہال کے طور پر نکلی والی غذا اگر رگوں کی توں ہو، بدلی

ہوتی نہ ہو، تو یہ زلیق ہے اور اگر بدلی ہوئی اور فاسد قسم کی ہو تو در رب ہے؛

در رب معدی اور در رب بدنی میں فرق در رب بدنی میں خروج غذا باری سے

ہوتی ہے اور در رب معدی میں یہ بات نہیں ہوتی، نیز در رب معدی میں معدہ میں غذا پیسنے

کے بعد دیر تک نہیں ٹھہرتی، جب کہ در رب بدنی میں یہ بات نہیں ہو ا کرتی۔

۱۲۔ درد قویج بلغمی اور درد سنگ گردہ میں فرق۔

مشابہت | دونوں مرض میں قدر مشترک چیز ”درد“ ہے۔ بعض مرتبہ مادہ مرض یعنی قویج اور پتھری کا مادہ بھی ایک ہی ہوتا ہے، مقام مرض کا فرق ظاہر ہے۔

علامات فارقہ | درد گردہ اپنے مقام پر ہوتا ہے اور نیچے کو اترتا ہوا پاؤں تک جاتا ہے، جس جانب گردہ میں درد ہوتا ہے اسی جانب کے پاؤں اور خصیہ میں بھی درد ہوتا ہے، مرض سے پہلے پیشاب میں ریگ آتی ہے، پیشاب رکا ہوا ہوتا ہے، یا دشواری سے آتا ہے، بسا اوقات پیشاب میں خون بھی آتا ہے، جس روز درد گردہ ہوتا ہے اس سے پہلے پیشاب بہتر اور پختہ ہوتا ہے، مادہ گردہ کے مریض کو حقنہ سے تکلیف بڑھ جاتی ہے، کیونکہ اس میں ایک طرح کی مزاحمت ہوتی ہے، حقنہ اگر کیا گیا تو نکلنے والا براز خام یا کسی خرابی کو ظاہر نہیں کرتا، بلکہ بہتر نفع پائے ہوئے ہوتا ہے۔ مریض قویج کا پیشاب خام اور بسا اوقات گدلا ہوتا ہے، درد کے دن سے پہلے ہضم خراب رہتا ہے، اکثر براز پھولا ہوا، ہوا آمیز ہوتا ہے جو پانی میں تیر سکتا ہے درد پورے پیٹ میں گردش کرتا ہے جیسے پانی میں حرکت میں ہوتی ہے، درد کبھی اوپر کو ہوتا ہے اور کبھی نیچے کو، درد آس پاس کے کافی حصہ کو گھیرے ہوئے ہوتا ہے، حقنہ مریض سے ایسے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے، جس میں بعض اوقات بلغم خارج ہوتا ہے، خارجی استعمال میں مسخن محلات سے بھی نفع ہوتا ہے، نیز ابکائی شدید اور بعض اوقات بلغمیاتی بھی ہوتی ہے جس کے بعد افاقہ محسوس ہوتا ہے۔

۱۳۔ آنتوں میں پیدا ہونے والی پتھری کے سبب ہونے والے قویج اور آنتوں میں غلیظ خلط بلغمی کے سبب قویج کا فرق۔

مشابہت | دونوں مرض اپنی مرضی حقیقت اور متاثرہ عضوں میں ایک ہیں، سبب میں

اختلاف ہے گو فی البدہ اس میں بھی اشتراک ہے۔

علامات فارقہ | پتھری کا درد جھننے والا ہوتا ہے، ایک ہی جگہ دائر ہوتا ہے، بڑھنے اور پھیلنے والا نہیں ہوتا، بسا اوقات اس سے پہلے قویٰ بلغمی ہو چکا ہوتا ہے۔ اور جو قویٰ فضلات رکھنے سے ہوتا ہے، یعنی اوقات اس کا درد نیچے کو اترتا ہے، اور قویٰ معوی کی عام علامات نہیں ہوتی، یہ قویٰ تناؤ پیدا کرنے والے درد سے یکسر خالی ہوتا ہے، مفری اور لعابدار چیزوں سے سکون ملتا ہے لیکن غلط بلغمی سے ہونے والے قویٰ میں فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ اس میں تمدد ہوتا ہے، بسا اوقات اس کے ساتھ پیٹ میں ریاح اور آنتوں میں قراقرہ ہوتا ہے، گرم چیزوں کو بطور مشروب اور بطور کھانا استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ یہ اس سلسلہ کی آخری اور حتمی باتیں ہیں، ورنہ فرق دشوار ہوتا ہے۔

لم | فضلات براز کے رکھنے سے ہونے والی پچیش اور تیز بادوں کی چھین سے ہونے والی پچیش میں فرق۔

مشابہت | دونوں مرض کی حقیقت اور مقام مرض ایک ہیں، سبب کافرق ظاہر ہے۔

علامات فارقہ | فضلات کے رکھنے سے ہونے والی پچیش میں آنتوں کی لیسہ ارزشت،

براز کے بغیر خارج ہوتی ہے، اس سے پہلے شدید قبض رہا ہوگا، فضلات کا کچھ حصہ جب

بھی خارج ہوتا ہے تو خشک ہوتا ہے جو کافی زور لگانے سے درد کے ساتھ خارج ہوتا

ہے، بسا اوقات براز کے ساتھ خون بھی خارج ہوتا ہے، ساتھ ہی پیٹ کے زیریں حصہ

میں گرانی کا بھی احساس ہوتا ہے، نیز حرارت جگر کے اثرات و علامات مثلاً سنہ کی تلخی، پیاس

رنگین پیشاب بھی رونما ہوتی ہیں، پچیش بھی کبھی ایسی کیفیت سے آتی ہے کہ بیٹھتے ہی بھر

اجابت کے لئے اٹھنے کا تقاضہ ہوتا ہے اور خارج ہونے والا براز کچھ سرخ و زرد ہوتا ہے

فصل دوم

اس میں جگر و طحال کے متشابہ امراض و احوال کے پندرہ فروق ہیں۔

۱۔ جگر کے گوشت والے حصہ میں ورم اور اس کی جھلی کے ورم کا فرق۔

مشابہت | دونوں مرض اپنی مرضی حقیقت، عضو مرکب میں ہونے اور نیز سبب

مرض (مادہ) میں مشترک ہیں البتہ عضو متاثر کے حصہ یعنی مقام اور علامات میں فرق ہے

علامات فارقہ | اگر جگر کے گوشت میں ورم ہے تو درد گرانی اور کھینچاؤٹ کے

ساتھ ہوگا، پیشاب خراب ہوگا، پاخانہ نرم اور نبض لین ہوگی۔

غشاء جگر کے ورم میں درد چھٹنے والا اور پیشاب درست ہوتا ہے، بسا اوقات

پیشاب مشکل ہوتا ہے۔۔۔۔۔ اگر ورم جگر کے محب حصہ گردہ کی طرف اترنے

والے حصہ میں ہے اور مزاجم ہو کر گردہ میں تنگی پیدا کر رہا ہے نیز نبض عسلب ہوتی ہے۔

براز ہر صورت نرم نہیں ہوتا، مگر یہ کہ ورم متفرج ہو گیا ہوئے کی وجہ سے باب کبد سے

داخل ہونے والی چیزوں کو رکھنے والے خلا سے غدار کا جگر میں نفوذ کر جانے کے بعد

براز میں نرمی نہیں ہوتی، مگر قدرے؛

۲۔ ماسا ریقائیں سدہ کے سبب ہونے والے اسہال کیلوسی اور جگر کی قوت

جاذبہ میں ضعف سے ہونے والے اسہال کا فرق۔

مشابہت | دونوں مرض اپنی حقیقت (نکلنے والی چیز کی نوعیت) میں ایک ہیں۔

سبب کا فرق ظاہر ہے۔

علامات فارقہ | جگر میں ضعف اور قوت جاذبہ کے عدم جذب سے ہونے والے اسہال کے ساتھ فتور جگر کے کچھ عوارض ہوتے ہیں یعنی جسم کا رنگ بدلا ہوا ہوتا ہے کیونکہ جگر میں پیدا ہونے والا فاسد خون پورے جسم میں پھیلتا ہے، پیشاب کی حالت بھی بدل جاتی ہے۔

مختصر یہ کہ جگر کی قوت جاذبہ کے بطلان اور ضعف کے ساتھ جگر کا تغیر جس کے ساتھ مختلف عوارض بھی ہوتے ہیں ضروری ہے، اسی سے پورا فرق بھی معلوم ہوتا ہے۔ نیز اسہال کی یہ قسم یک بیک نہیں پیدا ہوتی اور بسا اوقات اس سے پہلے کوئی مرض حادث یا مزہ اور قوی کی کمزوری لاحق ہوتی ہے۔ بعض حالات میں کی اشتہار غذا کی کمی اور سوزہم مکی بھی پیدا ہو جاتا ہے۔

سدہ کی صورت میں یہ سب باتیں نہیں پیش آتیں، یہ اسہال مذکورہ بالا باتوں سے خالی ہوتا ہے، پیٹ میں گرانی محسوس ہوتی ہے، بھوک بدستور رہتی ہے، بلکہ بعض اوقات سدہ کے باوجود بدن میں غذائی ضرورت اور بھوک بڑھ جاتی ہے اور اسہال مکمل نفع کیلوسی کے ساتھ ہوتا ہے۔

۳۔ جگر کی طرف غذا نہ پہنچنے کے سبب اسہال اور جگر کے آنٹوں کی طرف گرنے سے اسہال کا فرق۔

مشابہت | دونوں اسہال میں اپنے مقام سے خارج ہونے والے مواد کا فاسد ہونا مشترک ہے۔

مرضی حقیقت، سبب اور علامات کی رو سے فرق ہے۔ مرضی حقیقت میں فرق یہ ہے کہ جگر سے نکلنے والا مادہ خالص ہوتا ہے اور جگر میں پہنچے بغیر غذا کیلوسی فاسد

یاد رہت ہوئی ہے۔ فاسد یا غیر فاسد غذا کیلوسی ہوتی ہے۔ اسبابِ فساد اور اس کی علامات کا علم ہو چکا، مبدءِ آئندہ بھی ظاہر ہے۔

علاماتِ فارقہ | قسم اول میں نکلنے والا مادہ کیلوسی ہوتا ہے اور قسم دوم میں نکلنے والا مادہ یا تو کیلوسی ہوتا ہے، یا اعضا کا ذوبانی مادہ اور اخلاطِ الگ الگ اپنی کیلوسی صورت میں ہوتے ہیں، ایسا مادہ جب خارج ہوتا ہے تو دیکھ کر پتہ چلتا ہے کہ کون سا مادہ ہے جگر سے نکلنا خارج ہوتا ہے وہ باری سے آتا ہے جب کہ جگر میں پہونچنے پر نکلنے والے مادہ کا حال ایسا نہیں ہوتا۔

یاد رہے کہ ان میں اس طرح بھی فرق کیا جاتا ہے کہ جس اسہال کے ساتھ بخار اور لاعنصری ہو وہ مابعد الکبد کا اسہال ہے اور جس میں سورہ ہضم جیسی چیزیں ہوں وہ ماقبل جگر کا اسہال ہے۔

لم یضم سوم کی خرابی سے ہونے والے اسہال اور اندرون شکم کی خرابی سے ہونے والے اسہال میں فرق۔
مشابہت اور پر فرق کئے ہوئے دونوں مرض کی مشترک موت کی طرح یہاں بھی اشتراک ہے۔
فرق بھی اسی طرح کا ہے البتہ دونوں سوالوں کے درمیان عموم و خصوص کے اعتبار سے ایک باریک فرق ہے۔ وہ یہ کہ سوال اول، سوال دوم سے زیادہ عام ہے، اسلئے کہ جگر کی طرف غذا کے نہ پہونچنے سے ہونے والا اسہال، فسادِ ماقی البطن سے ہونے والا اسہال سے زیادہ عام ہے اس لئے کہ جگر کی طرف غذا کا نہ پہونچنا کبھی تو فسادِ غذا کی وجہ سے ہوتا ہے اور کبھی بغیر فسادِ غذا کے۔
مختصر یہ کہ سوال دوم سوال اول سے عام ہے۔ کیونکہ جگر سے آنتوں کی طرف ریزش کے سبب جو اسہال ہوتا ہے کبھی تو ہضم سوم کی خرابی سے ہوتا ہے اور کبھی خرابی کے بغیر اسی لئے فرق کا علم مابقی

سے حاصل ہو جاتا ہے۔ ————— کچھ مزید فرق یا توازن درون شکم کی خرابی میں ہوتا ہے اس صورت میں اسباب و علامات کا فرق واضح ہے، مثلاً برودت مزاج کے سبب غذائی ترشی اور برودت مزاج نیز رطوبتی صورت میں پیاس کا فقدان، دہنی رطوبت کی زیادتی، حرارت مزاج کی صورت میں دھانی ڈکاریں اور پیاس اور یوبست مزاج کی صورت میں شکم میں گڑگڑاہٹ۔ علامات کی تفصیل غیر مادی ردی مزاجوں میں ہوتی ہے۔ ————— لیکن مادی مزاجوں میں استدلال کی صورت مذکورہ بالا روشنی میں بشمولیت نکلنے والے مواد کے ہوتی ہے۔ اگر مواد تیرنے والے ہوں اور اگر جذب نہ ہوں تو تنگی اور ابکائی سے اور اس حالت کو پیدا کرنے والے خلط کے ذائقہ سے۔

ان علامات کا تذکرہ اگرچہ پہلے ہو چکا ہے لیکن ہم نے احکام و اصول کے ذیل میں بطور مثال بیان کر دیا ہے۔ ————— یہ معدہ کے اندر موجود غذا سے فاسد کی علامات اسباب سابقہ کی تفصیل ہے کیونکہ معدہ میں موجود غذا سے فاسد کے بیرونی اسباب سہل الماخذ ہیں جو استفسار سے معلوم ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے انھیں اس مقام پر نظر انداز کر دیا ہے بایں ہمہ ہم نے ان دونوں کو بقدر کفایت پہلے بیان کر دیا ہے۔ ————— ہضم شکم کی خرابی کے مزید اسباب و دلائل بھی ہیں اسباب میں وہ امراض ہیں جو قوت مغیرہ قوت مسک اور قوت جاذبہ کے فعل کو باطل کر دیں جس کے سبب غذا معدہ میں بالکل ہی تبدیل نہ پائے اور طبیعت اس غذا کی طرف متوجہ ہونے کے وقت اسے دفع کر دے۔ ————— یا یہ کہ غذا معدہ میں ٹہرے ہی نہیں، لہذا غذا معدہ میں داخل تو ضرور ہوتی ہے مگر قوت مسک کے بیکار ہونے کے سبب خارج ہو جاتی ہے یا یہ صورت پیش آتی ہے کہ غذا رخنہ نہیں ہوتی بلکہ غذا کا کل حصہ باقی ہی رہتا ہے، یا جو بھی غذا موجود ہوتی ہے کسی اور عضو میں باقی رہتی

رہتی ہے۔ اس غذا کو قوتِ مسکرو کے کہتی ہے اور پھر اس کو دفع کرنے کے درپے ہوتی ہے۔۔۔۔۔ اس کی مثال یہ ہے کہ غذا بغیر معمولی ہو اور قوتوں میں سے کوئی ایک یا سب ہی معطل ہوں تو اس کے بعد جو غذا بھی آتی ہے وہیں کی وہیں بوجھل ہو جاتی ہے مثلاً کسی کا ہاتھ یا پیر کٹ گیا اور زیریں حصہ سے خون نکلا، تو جو خون ہا تمہ یا پیر کو غذا ایست پہنچاتا تھا۔ جگر میں جمع ہو گا جس کی گرانی سے جگر کو نقصان پہنچے گا۔۔۔۔۔ یا جیسا کہ اعضاء کے گھلاؤنے والے بخاروں میں ہوتا ہے اور جیسا کہ اخلاط کی کمی و کیفی زیادتی کے وقت استثنائی امر میں ہوتا ہے کہ قوائے طبعیہ اس کو کام میں لانے اور اس میں تصرف کرنے سے عاجز ہو جاتی ہیں لہذا قوت و دفعہ ان اخلاط کو جمع کر کے دفع کرنے اور نکالنے کے درپے ہوتی ہے اور یہی مناسب ہوتا ہے۔

اسباب کی تفصیل میں اگر گفتگو کو دراز کروں تو بحث طویل ہو جائے گی اس لئے اس پر ہی بس کرتے ہیں کیونکہ موضوع کے مطابق اتنا کافی ہے۔

علاماتِ فارقہ | سوال کے دونوں مذکورہ صورتوں میں علاماتِ فارقہ یہ ہے کہ اندرون

مشکم کی خرابی میں ہضم معدی کے اسباب فساد کے اعراض میں غذا سے کیلوسی نکلتا ہے۔۔۔

اور اغتذارِ اعضاء کے اسباب فساد کی علامات یا فاعل فی الغذاء کے لحاظ سے ہوتا ہے

مثلاً افعالِ اغتذار میں سے کوئی ایک فعل کسی عضو بعض سے سبب معطل ہو جائے یا تمام افعال

معطل ہو جائیں جس کی علامتیں حقیقتِ امراض کی معلومات رکھنے والوں پر واضح ہیں۔۔۔

یا یہ علامتیں منفعل کی جانب سے ہوتی ہیں۔۔۔ یہ علامت اعضاء کے متاثر ہونے کی وجہ سے

غذا کا قبول نہ کرنا ہے۔۔۔ اعضاء کا غذا کو قبول نہ کرنا یا تو کمیت میں زیادتی کو

سبب ہوتا ہے یا فساد کیفیت کی وجہ سے۔۔۔ لیکن یہ کتاب اسباب و اعراض

کو بیان کرنے کے لئے تصنیف نہیں ہوئی ہے بلکہ امراض کے باہمی منفی فرق کو جاننے کے لئے ہم نے جب فروق سوا گاہ کر دیا اسباب و علامات کی مصلومات کے لئے راہیں کھلی ہوئی ہیں ہم تو اپنے بیان کے مطابق صرف فروق کو بیان کر دیں گے۔

۵۔ جگر کے اسہال دسوی اور جگر کی قوت مغیرہ کے ضعف کے سبب اسہال دسوی

کا فرق۔

مشابہت | دونوں مرض زیریں حصہ سے نکلنے والے خون کی حقیقت اور مبداء یعنی جس عضو سے خون نکل رہا ہے، میں ایک ہیں۔

علامات فارقہ | خون نکلنے کے اسباب کا فرق ظاہر ہے، جگر سے نکلنے والا خون سرخ، گاڑھا یا سیاہ سوختہ ہوتا ہے۔ بدن کی رنگت بحالہ ہوتی ہے، گرانی کا احساس ہوتا ہے۔

قوت مغیرہ میں ضعف کی وجہ سے ہونے والے اسہال خونی کارنگ غسالی ہوتا ہے، قوام پانی کی طرح رقیق ہوتا ہے، بدن کارنگ بھی بدلا ہوا ہوتا ہے، اس حالت میں بسا اوقات پلکوں اور قدم میں تسخج (بھرجراہٹ) ہوتی ہے تاہم گرانی نہیں ہوتی پیشاب اور پاخانہ کے نفع میں فرق ہوتا ہے۔

۱۲۔ قوت مغیرہ میں ضعف کے سبب خارج ہونے والے جگر کے خون اور قوت مسک ٹیل ضعف کی وجہ سے خارج ہونے والے خون جگر میں فرق۔

مشابہت | دونوں مرض اپنی حقیقت اور عضوماؤنہ میں ایک ہیں

ایک لحاظ سے سبب میں بھی اشتراک ہوتا ہے اس طرح کہ جو سبب قوت مغیرہ میں ضعف پیدا کرتا ہے وہ قوت مسک میں بھی ضعف پیدا کر سکتا ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ ان دونوں

میں جو ضرر کا سبب ہے اس سے ضرر پذیری کی نوعیت الگ الگ ہوتی ہے، اس لئے کہ قوتِ غیرہ کا فعل گرم چیزوں سے بہ نسبت سرد چیزوں کے زیادہ ضرر پذیر ہوتا ہے جب کہ قوتِ مسکہ میں اس کے برعکس ہوتا ہے، کیونکہ جلد قوائے طبیعیہ میں سے ہر ایک کی ایک خاص کیفیت ہے جو ان کے لئے افعال کے مدد میں مثل آلہ کے معاون ہوتی ہیں۔

یہ باتیں طب کے جزو عملی میں واضح طور پر بیان کی گئی ہیں۔ ان قوتوں کے افعال کی

ضرر پذیری ان کے آلات کے مناسب مزاج کے ذریعے بہ نسبت مضاد واسطوں کے زیادہ

تیز اور سخت ہوتی ہے ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ ان قوتوں میں ہم جنس سے منفعل اور متاثر ہونے

کی صلاحیت ہوتی ہے اس لئے کہ کسی چیز کا اپنے ہم جنس سے منفعل و متاثر ہونا بہ نسبت اپنی عند

سے زیادہ ہل اور آسان ہوتا ہے۔ کسی قوت کے فعل کا اپنے ہم جنس سے مل کر

شدید ضرر پذیر اس لئے ہوتا ہے کہ اپنے ہم جنس سے مل کر ضرر پذیری زیادہ واضح ہو جاتی

ہے۔ لیکن جس وقت مزاج غریب، بجائے بجانس، مضاد بنتا ہے، تو مزاج

جو قوت کے لئے مثل آلہ ہوتا ہے اپنے نکلنے سے مقابلہ کرتا ہے اور شکر کی روک تھام اور

مدافعت کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ طبیعت اپنے ضد پر جو غلبہ اور قدرت پاتا جاتی ہے غیر ضد

پر وہ قدرت اور غلبہ حاصل نہیں کر پاتی۔ سبب کا یہ دوسرا فرق ہے۔

علامات فارقہ علامات کا فرق ہر ایک کے افعال کی ضرر پذیری کے اعتبار سے معلوم

ہوتا ہے یعنی قوتِ غیرہ اور قوتِ مسکہ کے افعال کے اعتبار سے۔ اس لئے

قوتِ مسکہ کے ضد میں معدہ سے غذا نکلنے کے بعد وقفہ راحت کم ہوتا ہے۔

غذا معدہ سے یکدم نکلتی بھی نہیں ہے، بعض اوقات اسہال میں پختہ خون بھی پایا جاتا ہے

نکلنے والا مادہ نفع وغیرہ کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے چنانچہ بعض اوقات خارج ہو کر لامادہ،

پختہ ہوتا ہے، اس لئے کہ جگر کی قوت مسکے کے عجز کے سبب نکلنے والے مادہ کے بعد کچھ
خونی مادہ جگر میں کچھ دیر کے لئے رک جاتا ہے، جو پختہ ہو کر ری خارج ہوتا ہے، اس قسم
میں بعض اوقات بول نفع (پختہ پیشاب) بھی آتا ہے، ایسا اس وقت ہوتا ہے، جب کہ
نکلنے والی غذا کے جگر سے جدا ہو کر آنتوں کے راستے گزرنے کے بعد مائیت بول جگر میں
رک جاتی ہے اگرچہ قوت میفرہ نے بدن کو لاغر بنا دیا ہے، تاہم بدن کا رنگ بہتر حالت
میں ہوتا ہے، خون جگر کی اس قسم میں ریاہ کم ہوتی ہے اور جو اکثر حالات میں ہو جایا کرتی ہیں
وہ برودت سے پیدا ہو ا کرتی ہیں جس کے ساتھ اس کی علامات پائی جاتی ہیں، مثلاً معدی
اشتہار کا غیر معمولی ہو جانا، پیاس کا نہ ہونا، بدن کے رنگ کا سیرہ سا ہونا، پیشاب
کی سفیدی وغیرہ؛

اور جو خون جگر قوت میفرہ کے ضعف سے خارج ہوتا ہے اس میں غذا لینے کے بعد
وقفہ راحت لمبا ہوتا ہے اور بسا اوقات خون کا اخراج ایک ہی مرتبہ میں ہو جاتا ہے
خون ناپختہ ہونے میں برابر ہوتا ہے، پیشاب بھی خام ہوتا ہے جس میں جھاگ کافی
ہوتی ہے، پیٹ میں ریاہ اور قرقر پہلی قسم سے زیادہ ہوتی ہیں، حرارت اکثر اوقات
رہا کرتی ہے جس کی علامت موجود ہوتی ہے، مثلاً پیاس اور نبض و پیشاب میں حرارت کے اثرات
موجود رہتے ہیں، نکلنے والے خون میں مدبہ ہوتی ہے۔

یہ فرق فن طب میں غیر معمولی باریک اور اہم فرقوں میں سے ہے بہت احتیاط سے
معالجہ کیا جائے، اس لئے کہ میں نے مشہور اطباء کو دیکھا کہ وہ قوت مسکے کے ضعف سے
ہونے والے اسہال غسانی کو جانتے ہی نہیں، جیسا کہ رازی نے اپنی کتاب ”حاوی کبیر“ میں
نقل کیا ہے۔ کہتا ہے کہ:

مناسب ہے کہ جالینوس کے بعد اس پر عمل کیا جائے اس لئے کہ یہی صحیح ہے اور جو ہم نے لکھا ہے اس سے قوت میغزہ کے ضعف پر رہنمائی ملتی ہے حالانکہ یہ غلط ہے۔ اور میں تو کہتا ہوں کہ غلط نہیں ہے اس لئے کہ قوت میغزہ جب کمزور ہوتی ہے، تو خون غیر پختہ خارج ہوتا ہے، یہی عودت اس وقت ہوتی ہے جب کہ قوت مسک میں ضعف ہوتا ہے۔۔۔۔۔ اس سلسلہ میں غور و فکر سے کام لینا اور نظر کو تیز رکھنا چاہئے، اس لئے کہ تدابیر اس سلسلہ میں بدلتی رہتی ہیں، خطرہ بھی اس میں بہت ہوتا ہے۔

۷۔ جگر کا پھوڑا پھوٹنے سے خونی اسہال اور جگر میں سدہ کی وجہ خونی اسہال کا فرق۔
مشابہت | مرضی حقیقت (خون) اور عضو متاثر میں دونوں مرض ایک ہیں، سبب میں فرق معلوم ہے۔

علامات فارقہ | دلیل کے سبب نکلنے والا خون مختلف ہوتا ہے، ریم سے ملا جلا خون جیسا کہ زخموں میں ہوتا ہے، نکلتا ہے، ورم جگر سے جگر کی علامات پیشتر رہیں گے۔ اور سدوں کی وجہ سے نکلنے والا خون گاڑھا، سیاہ، تلچھٹ کے مانند ہوتا ہے، ورم کی علامات نہ اب ہوں گی نہ پہلے ہی رہی ہوں گی، بصورتِ ورم خون نکلنے سے مریض نحیف ہو جاتا ہے۔

۸۔ جگر کے مقرر حصہ سے ورم اور اس کے محذب حصہ کے ورم کا فرق۔

مشابہت | دونوں مرض اپنی حقیقت (ورم) مقام (جگر) اور مادہ مرض (اغلاط) میں مشترک ہیں، البتہ جیسا کہ معلوم ہوا کہ جگر ہی میں مقام کے اعتبار سے اور علامات میں فرق ہے، بعض اوقات اسباب و علامات میں ایک لحاظ سے اشتراک بھی ہوتا ہے، مثلاً بدن کی طرف نفوذ غذا میں خامی واقع ہوئے یا نہ ہوئے میں یا جیسے گردوں کی طرف

نفوذ میں کمی، در دیر گرائی اور کھنچا ورٹ میں۔

علامات فارقہ | مقعر حصہ کے ورم میں چونکہ نفوذ نہیں کرتی ہے اس لئے پاخانہ رقیق اور کیلوسی ہوتا ہے، گہرائی میں گرائی کا درد ہوتا ہے، مقعر حصہ کا ورم چھونے سے تپ نہیں چلتا، کھنچا کبر کے ورم میں مواد کے استحصال میں خرابی کے سبب پاخانہ پیپ آئیز ہوتا ہے۔

فاسد مزاج اور محدب جگر کے ورم کی مزاجت کے سبب اجوف کی رگوں میں تنگی کی وجہ سے بدن کی طرف غذا کے نفوذ نہ کرنے سے لاغری لاحق ہو جاتی ہے، بسا اوقات احتباس بول بھی ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔ پہلے یہ بات آپکی ہے کہ مقام ورم ہلال یا چاند کی شکل میں محسوس ہوتا ہے، بلکہ چاند سے زیادہ مشابہ ہوتا ہے۔۔۔۔۔ جالینوس کا کہنا ہے کہ ورم محدب میں بہ نسبت ورم مقعر کے بدن میں لاغری جلد عارض ہوتی ہے۔۔۔۔۔ رازی کہتا ہے کہ محدب جگر سے غذا کے عدم نفوذ کے سبب ایسا ہوتا ہے۔۔۔۔۔ لیکن ورم مقعر میں مقعر جگر کی طرف غذا کیلوسی پانی کی طرح رقیق آتا ہے جو کیلوس کا خلاصہ ہوتا ہے۔۔۔۔۔ اور ورم محدب میں غذا گاڑھی ہوتی ہے لہذا ورم مقعر میں محدب جگر کے خون کا کچھ پختہ حصہ باقی رہتا ہے اور نفوذ کرتا رہتا ہے، جو بدن کے لئے معاون ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس ورم میں لاغری جلد نہیں آتی، لیکن جب ورم حصہ محدب میں ہوتا ہے تو غذائی نفوذ قطعاً بند ہوتی ہے لہذا لاغری جلد ہی عارض ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔ نیز ورم مقعر میں کیلوس اپنی رقت کی وجہ سے مقعر جگر کے باریک اور تنگ راستوں میں نفوذ کرتا ہے اور نشج پاتا ہے، اسی کا کچھ حصہ ورم میں بھی نفوذ کرتا ہے، کیونکہ کیلوسی مادہ رقیق ہوتا ہے، پھر یہاں سے بدن کو بھی غذائیت پہنچتی ہے۔ مختصر یہ کہ مقعر جگر کے ورم میں بدن کو غذائیت ملتی ہے، اسی لئے بدن جلد لاغری نہیں ہوتا، لیکن جب محدب میں ورم ہوتا ہے تو اس میں کیلوس پختہ ہو کر مزید گاڑھا ہو جاتا ہے

یہ کیلویں مادہ معدب جگر میں پختہ کر گاڑھا ہونے اور ورم کی وجہ سے معدبہ کی مجاری کے تنگ ہونے سے وہیں کا وہیں رک جاتا ہے، جس سے بدن کی غذائیت مٹل یا کم ہو جاتی ہے، چنانچہ تیزی سے لاغری آجاتی ہے۔

معدب جگر کے ورم میں جگر کے معدب حصہ میں درد محسوس ہوتا ہے اور مقرر میں یہ بات نہیں ہوتی۔

۹۔ جگر کی قوتِ جذبہ میں ضعف سے ہونے والے اسہال کیلویں اور معدہ کی قوتِ مسک میں ضعف کی وجہ سے ہونے والے اسہال کیلویں کا فرق۔

مشابہت | نکلنے والے مواد کی حقیقت دونوں میں ایک ہے، سبب میں فرق ہے، جس کا تذکرہ ہوا، سبب میں اتفاق بھی ممکن ہے۔

علاماتِ فارقم | جگر کی قوتِ جذبہ میں ضعف کی وجہ سے آنے والے اسہال میں مادہ ہضم معدی کے اعتبار سے مکمل ہوتا ہے، قوتِ جذبہ کے ضعف کی علامتیں موجود ہوتی ہیں معدہ کی قوتِ ماسک کی بہ نسبت جگر کی قوتِ جذبہ کے ضعف کے سبب بدن میں ضعف تیزی سے اور غیر معمولی ہوتا ہے، رنگ بھی بدن کا بدلا ہوا ہوتا ہے جو جگر کے تغیر میں گویا لازم ہے، پیشاب میں کمی اور برازیں زیادتی ہوتی ہے، معدہ کی حالت بدستور ہوتی ہے۔

معدہ کی قوتِ مسک کے ضعف سے ہونے والے اسہال کے بعد نکلنے والی غذا ہضم معدی کے اعتبار سے غیر منظم ہوتی ہے، جس کے ساتھ غیر معمولی ریاح، قراقر اور نفخ پایا جاتا ہے، اسبابِ ضعف کی علامات اس پر شاہد ہوتی ہیں۔ غذا کا معدہ میں قیام عادت سے کم ہوتا ہے، غذا کے ساتھ معدہ کی گرفت و شمولیت بہتر طور پر نہیں ہوتی، جگر کی سلامتی کی علامات بھی موجود ہوتی ہیں۔

۱۰۔ مرارہ میں استلار اور اس میں تمدد کے سبب ہونے والے یرقان اور مرارہ کے بیماری میں سدوں سے ہونے والے یرقان کا فرق۔

مشابہت | مرضی حقیقت اور مقام مرض (مرارہ) میں دونوں ایک ہیں۔ سبب اور علامات میں فرق ہے۔

سبب میں فرق یہ ہے کہ یرقانِ سدی میں موجب یرقان مادہ سہہ ہے جو مجری مرارہ میں صفرا کے نفوذ کرنے یا مرارہ سے صفرا کے نفوذ کرنے میں مانع ہوتا ہے۔

لیکن جو یرقان استلار کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اس کا سبب مرارہ کی طرف جانے والے صفرا کی زیادتی اور مرارہ کا اس صفرا کو دفع کرنے اور نکلانے میں ضعف ہوتا ہے۔

علامات فارقہ | استلار مرارہ سے ہونے والے یرقان میں پاخانہ میں صفراوی رنگت کم ہوتی ہے، صفراوی رنگت بالکل ختم بھی نہیں ہوتی بلکہ تھوڑا صفراؤ آنتوں کی طرف دفع ہوتا رہتا ہے، اس لئے کہ مجری کی تنگی کے علاوہ کوئی مانع نفوذ نہیں ہے اور مجری کی تنگی بالکل مانع نہیں ہوتی اور مانع ضعف بھی ہے اور ضعف کی صورت میں افعال بالکل ہی متعل

نہیں ہوتے اگر فعل میں تعطل ہو جائے تو اس کا پتہ چل جاتا ہے۔ اور گو استلار قوتِ دفع میں ضعف کی علامات میں سے ہے لیکن یہ بھی یقینی ہے کہ استلار سے پہلے ضعف ضرور ہوتا ہے

الایہ کہ مرارہ سے مندرجہ ہونے والا صفرا غیر معمولی ہو جس کا پتہ کثرتِ صفرا کہتا ہے والی علامت سے ہوگا، استلانی صورت میں کافی گرانی ہوتی ہے جو یرقانی سہہ سے پیدا ہوتا ہے اس میں

اچانک پاخانہ میں صفراوی رنگت ختم ہو جاتی ہے، اگر سہہ آنتوں سے متعل مجری مرارہ میں ہے تو رفتہ رفتہ پیشاب کی رنگت بڑھتی جاتی ہے اور اگر سہہ بالائی مجری میں ہے تو پیشاب

یک بیک رنگین ہو جاتا ہے اور پاخانہ سے یہ رنگت رفتہ رفتہ ختم ہو جاتی ہے اور یرقان پیدا

۱۱۔ وریدوں میں گرمی کے سبب ہونے والے یرقان اور جگر کی گرمی سے ہونے والے یرقان کا فرق۔

مشابہت | معنی حقیقت اور سبب (خلط صفراوی) میں دونوں معنی ایک ہی فرق ایک جہت سے پیدائش مرض میں اور علامات میں ہے۔

علامات فارقم | اول بشمولیت جگر ہوتا ہے، پیشاب کا قوام بہتر اور پختہ ہوتا ہے بسا اوقات پاخانہ میں سرخ یا زرد فضلات ہوتے ہیں جو کچھرے ہوئے ہوتے ہیں، چکنے نہیں ہوتے، جگر کی گرمی کی علامات مثلاً پیاس اور صفراوی قی نہیں ہوتی، یرقان کی یہ قسم بتدریج پیدا ہوتی ہے جو بسا اوقات پورے بدن کو عام نہیں ہوتی، برخلاف قسم دوم کے کہ پورے بدن کو عام ہوتی اور یک بیک پیدا ہوتی ہے، پیشاب میں خنگی نہیں ہوتی ساتھ ہی سورمزاج جگر ہار کی علامات موجود ہوتی ہیں جن کا بیان پہلے گذر چکا ہے۔ یرقان پیدا ہونے سے پہلے ہی پیشاب میں صفراوی رنگ موجود ہوتا ہے۔ بسا اوقات بیشتر فضلاتی اجزاء ایک ہی رنگ کے آتے رہے ہوں گے۔

۱۲۔ صفرا کے مجاری مرارہ میں تنگی سے ہونے والے یرقان اور انہیں مجاری میں سدہ ہونے سے پیدا شدہ یرقان کا فرق۔

مشابہت | دونوں میں قدرے مشترک پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔ اسباب کا فرق بھی ظاہر ہے۔

علامات فارقم | سدہ سے پیدا ہونے والے یرقان میں براز کا رنگ یک بیک یا رفتہ رفتہ ختم ہو جاتا ہے۔ مرارہ کی راہ میں سدہ جس قدر ہوتا ہے، اسی اعتبار سے پیشاب میں رنگت کا ظہور ہوتا ہے۔ جس کی تحقیق مجری مرارہ کی سلامتی والی

صورت میں گزر چکی ہو، گرانی بھی ہوتی ہے، لیکن تنگی بھر کی صورت میں براز کی صفراوی رنگت سرے سے ختم نہیں ہوتی، البتہ طبعی حاسی بڑھتی ہوتی ہے، بعض غذاؤں اور قابض مشروبات استعمال کرنے میں کثرت کی گئی ہوگی، پیشاب کی رنگت قسم اول سے کم ہوتی ہے، یرقان کی کیفیت بھی کم ہوتی ہے۔
۱۳۔ جگر سے متصل مجری مرارہ میں ہونے والے سدہ سے پیدا شدہ یرقان اور آنتوں سے متصل مجری مرارہ میں پیدا ہونے والے سدہ سے پیدا شدہ یرقان کا فرق۔

مشابہت | حقیقت مرض، سبب (سدہ) اور عضوت اثر (مرارہ) میں دونوں مرض ایک ہیں۔ البتہ عضوت اثر میں سبب کے جائے وقوع میں فرق ہے جو ظاہر ہے
علامات فارقہ | فرق یہ ہے کہ بالائی مجری مرارہ میں ہونے والا سدہ صفرا کی پیدائش کو ابتداء ہی سے تقسیم کر دیتا ہے، براز کی رنگت کو بالکل ختم کر دیتا ہے، جب کہ پیشتر براز کی یہ رنگت گزر چکی ہوگی۔ لیکن جو یرقان امعاء سے متصل مجری مرارہ میں سدہ کے سبب ہوتا ہے، اس میں پیشاب کی رنگت، مرارہ میں استسقاء کی جہت سے ختم ہو جاتی ہے، پھر یرقان پیدا ہو جاتا ہے، جس کے ساتھ غیر معمولی گرانی ہوتی ہے۔

۱۴۔ گردہ کی مجری میں سدہ ہونے کے سبب ہونے والے استسقاء اور جگر میں ضعف کی وجہ سے ہونے والے استسقاء کا فرق۔

مشابہت | حقیقت مرض میں دونوں مرض ایک ہیں، اسباب کا فرق ظاہر ہے۔
علامات فارقہ | مجاری بول میں سدہ ہونے کے سبب سے پیدا ہونے والے استسقاء میں پیشاب بالکل نہیں ہوتا یا کم ہوتا ہے، جگر کی حالت بہتر ہوتی ہے الایہ کہ متذکرہ مرض لمبی ہو گئی ہو۔

اگر استسقاء ضعیف جگر سے پیدا ہوا ہے، تو ضعف کی علامات موجود ہوتی ہیں، یعنی

بدن اور چہرہ میں زردی، ان اعضاء میں کسی اور ضرر کا پایا جانا، آنکھوں اور قدموں میں
تہیج، براز پتلا، باضمہ میں ضعف، ریاح کی زیادتی، قراقر، پیشاب کا پتلا ہونا اور بدن
کا ڈھیلا ہونا۔

۱۵۔ سمتی طحال بوجہ ورم اور سمتی طحال بوجہ ریاح کا فرق۔

مشابہت | نفس سمتی میں دونوں مرض برابر ہیں، اسباب و علامات میں فرق ہے
سبب میں تو یہ کہ ورمی صلابت میں مادہ جو ہر طحال میں موجود ہوتا ہے اور

ریحی صلابت میں ریاح بغیر سرایت کے مزاحمت کے طور پر صلابت پیدا کر دیتے ہیں۔
علامات فارقہ | ورمی صلابت میں طحال کو دبانے سے دہتی نہیں ہے، ریحی صلابت
میں یہ بات نہیں ہوتی اس لئے کہ ریحی صلابت کو دبانے سے دب جاتی ہے، دبانے پر
قراقر کی آواز ہوتی ہے جب کہ پہلی صورت میں یہ بات نہیں ہوتی، صلابت طحال کی اس قسم
دوم میں بدن کے رنگ میں فساد بھی بعد میں ظاہر ہو جاتا ہے قسم اول میں یہ بات نہیں ہوتی۔

فصل سوم

اس میں گردہ و مثانہ کے مشابہ احوال و امراض کے چودہ فروق ہیں۔

۱۔ گردہ سے خارج ہونے والے ریگ اور مثانہ سے نکلنے والے ریگ کا فرق۔

مشابہت | حقیقت مرض ریگ نکلنے اور سبب میں دونوں مرض ایک ہیں۔

ریگ نکلنے کے مقام اور علامات میں فرق ہے۔

علامات فارقہ | گردہ سے نکلنے والا ریگ زیادہ سرخ ہوتا ہے، قطنی حصہ اور مقام

گردہ میں درد ہوتا ہے، ایسے ریگ کے نکلنے میں دیر ہوتی ہے، ایک بیک خارج نہیں

مشابہت | ورمی حقیقت، ورم پیدا کرنے والے سبب اور عضو متورم سے عضو آلی ہونے میں دونوں مرض مشترک ہیں، درد بھی دونوں مقامات میں مشترک ہے، لیکن گرد میں مقام ورم اور غلامات میں فرق ہے۔

علامات فارقہ | گروہ کے گوشت والے حصہ میں ہونے والے ورم میں درد ہلکا ہلکا تناؤ کے ساتھ ہوتا ہے، بسا اوقات پیشاب بند ہو جاتا ہے۔

رگوں کے درم میں پیشاب بند ہو جاتا ہے اس کا در و گرائی اور چھین کے ساتھ ہوتا ہے یہ در و گرائی لئے ہے۔

جھیلیوں کے درمیں دروچھنے والا ہوتا ہے، پیشاب بند نہیں ہوتا۔

۳۔ درم گرده کے سبب ہونے والے درد اور گرده میں اجزاء رمائیہ کے جمع ہونے کے سبب پیدا ہونے والے درد نیز دردِ سنگ گرده اور گرده کے دیگر درد اور ریا ح کے رکنے کی وجہ سے ہونے والے درد کا فرق۔

مشابہت | درد اور عضو مرئی میں سب مشترک ہیں، اسباب اور علامات میں فرق ہے
اسباب کا فرق تو ظاہر ہے۔

علاماتِ فارقہ | فرق یہ ہے کہ اجزاءِ رمائیہ کے اکٹھا ہونے سے ہونے والے درد میں مقامِ گردہ میں درد چھین اور قدرے گڑ گڑاہٹ ہوتی ہے، اعتبارِ س بول پہلے ہی سے

ہوتا ہے۔

سنگِ گردہ کی صورت میں ورمی علامات معدوم ہوتی ہیں — لیکن ورم سے ہونے والے درد میں احتباسِ بول سے پہلے درد ہوتا ہے، ورم حار میں دردِ گرانی اور کھنچاؤ کے ساتھ ہوتا ہے، ورمی علامات مثلاً حرارت، پیاس، بخار اور ورم بارو میں کھنچاؤ گرانی، مقامی برودت ہوتی ہے، گرم چیزوں سے فائدہ پہنچتا ہے۔

سنگِ گردہ کی صورت میں صاف پیشاب، ریگ اور تکی پیشاب پہلے رہی ہوگی اور ریاہ سے ہونے والے درد میں دردِ گرانی سے خالی ہوتا ہے اور گرم چیزوں سے فائدہ ہوتا ہے۔

لم۔ ضعفِ جگر سے ہونے والے خونِ غسالی کے پیشاب اور جن رگوں میں چینِ کرمات گردوں میں جاتی ہے ان میں کشادگی کے سبب ہونے والے غسالی پیشاب کا فرق۔
مشابہت | خونی پیشاب کے نکلنے میں دونوں مرض مشترک ہیں۔ اسباب کا فرق ظاہر ہے۔

علاماتِ فارقہ | جگر کی قوتِ بغیرہ میں ضعف کی وجہ سے ہونے والے خونی پیشاب کے بعد سببِ ضعف کے اعراض لاحق ہوتے ہیں مثلاً بدن کی رنگت جگر کے مریضوں والی رنگت ہوتی ہے، جس کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔

عروق میں کشادگی سے ہونے والے خونی پیشاب میں یہ باتیں نہیں ہوتی ہیں اور باعثِ کشادگی علامات موجود ہوتی ہیں، یعنی بعض اوقات درست اور صحیح خون نکلتا ہے اور بعض اوقات مہجہ — یہ کشادگی عروقِ قوتِ مسک میں ضعف کی وجہ سے بھی ہوتی ہے، جس کے ساتھ اس کے ضعف کی علامتیں موجود ہوتی ہیں یعنی سورِ مزاج اور اس کے

علاوہ مثلاً خون کی زیادتی، جس سے قوت مسکہ کا اساک کمزور ہو جاتا ہے، اکی مخصوص علامتیں ظاہر ہیں۔

یارگوں میں کشادگی قوت دافعہ میں حرکت کے سبب ہوتی ہے جس کی علامتیں موجود ہوتی ہیں، مثلاً اخلاط کی تیزی، ان مقامات میں زخم، ان کی مخصوص علامتیں بھی ظاہر ہیں۔

۵۔ گردہ کی قوت مسکہ میں ضعف کی وجہ سے پیشاب میں آنے والے خون اور گردہ کی قوت میفرہ میں ضعف سے آنے والے خون کا فرق۔

مشابہت | دسوی حقیقت، خون کا گردہ سے نکلنے اور براہ پیشاب اور خارج ہونے میں دونوں معنی مشترک ہیں، سو اسے بعض حالات کے اسباب و علامات میں فرق ہے۔

علامات فارقہ | قوت مسکہ میں کمزوری سے آنے والا خون عادت کے خلاف گردہ کی تیزی کے ساتھ ساتھ تھوڑا تھوڑا خارج ہوتا ہے، اس خون میں سرخی زیادہ ہوتی ہے۔

لیکن گردہ کی قوت مسکہ میں ضعف سے آنے والا خون گردہ سے دیر میں آتا ہے اور مشابہت میں آنے کے بعد یک بیک خارج ہو جاتا ہے، رنگ بھی بسا اوقات بدلا ہوا ہوتا ہے

۶۔ مشابہت کی قوت مسکہ میں ضعف سے آنے والے قطرات پیشاب اور مشابہت کی قوت دافعہ میں تیزی سے آنے والے قطرات پیشاب کا فرق۔

یہ فرق میرے نزدیک قابل قبول ہے لیکن جالینوس کا قول ہے کہ مشابہت میں قوت مسکہ نہیں پائی جاتی ہے۔ لیکن اگر ایسی بات ہے تو مشابہت کی حیات کا ہی بطلان

ہو جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ جالینوس کا مقصد اس سے یہ ہو کہ طبیعت کی قوت مسکہ ہی مشابہت کے اجزاء مائیہ کے لئے بھی ہے۔ مگر مشابہت کی مائیت مشابہت کی گہرائی

تک تو پہنچتی نہیں، جب کہ جوف مشابہت میں ہی طبیعی اساک کے طور پر اساک کی قوت ہوتی ہے

مثانہ میں قوتِ مسکہ کے قول کو ماننے کی صورت میں سابقہ فردق جو محدہ اور دیگر اعضا کی قوتِ مسکہ اور قوتِ دافعہ کے درمیان بیان ہوئے کی روشنی میں اس فرق کو بھی سمجھا جاسکتا ہے۔

۷۔ درم مثانہ سے ہونے والے عسر البول اور سنگ مثانہ سے ہونے والے عسر البول کا فرق۔

مشابہت | مریض عضو اور مرضی حقیقت میں اشتراک ہے۔ سبب میں اختلاف ہے۔ بعض اوقات سبب میں بھی اشتراک ہوتا ہے اس لئے کہ یہ ممکن ہے کہ درم کا مادہ ہی مادہ سنگ ہو۔

علامات فارقہ | علامات میں یہ فرق ہے کہ بصورتِ درم عسر البول یک دم نہیں ہوتا آہستہ آہستہ ہوتا ہے۔ جس کے ساتھ غیر معمولی درد ہوتا ہے، یہ درد دبا سننے سے بڑھ جاتا ہے جو مریض کے لئے ناقابلِ برداشت ہوتا ہے، درم دیکھنے سے محسوس بھی ہو سکتا ہے اس درم میں کھینچاؤ طبع بھی ہوتا ہے، بسا اوقات ایسی حالت میں غشی اور تشنج بھی ہوتا ہے۔ سنگ مثانہ سے ہونے والا عسر البول یک بیک پیدا ہو جاتا ہے، درد بڑھتا ہوا اور برماتا ہوا ہوتا ہے، اس سے پہلے پیشاب میں ریگ آتی ہوگی، درم کی صورت کی طرح اس میں درد کی مدانت نہیں ہو سکتی، بسا اوقات حرکت کرتے ہوئے مریض کا پیشاب نکل آتا ہے، جس کے بعد قضیب میں خارش پیدا ہو جاتی ہے۔

۸۔ خونِ بجمد سے پیدا شدہ عسر البول اور پتھری سے ہونے والے عسر البول کا فرق

مشابہت | مرضی حقیقت دونوں مرضی میں ایک ہے، اسباب میں فرق ظاہر ہے
علامات فارقہ | علامات میں یہ فرق ہے کہ پتھری کی وجہ سے ہونے والے عسر البول

کے ساتھ سابقہ علامات پائی جاتی ہیں اور سدہ کی وجہ سے ہونے والے عسر البول میں پہلے پیشاب کے ساتھ خون آیا ہوگا، بعض اعضاء بول میں درود بھی اٹھا ہوگا، یا یہ ہوا ہو کہ پہلے پیشاب میں خون ہی آیا ہو، پھر پیشاب میں دشواری پیدا ہوئی ہو۔ اور اگر سدہ پتھری کی وجہ سے ہے تو اس کے مقام پر درد ہوتا ہے، خونی سدہ میں یہ بات نہیں ہوتی۔

۹۔ حدت خون سے ہونے والے عسر البول اور سنگ شائد سے ہونے والے عسر البول

کافرق۔

مشابہت | سابقہ مشابہت کی طرح ان میں بھی مشابہت ہے۔ اسباب و علامات میں فرق ہے۔ اسباب میں فرق معلوم ہو گیا۔

علامات فارقہ | خون کی حدت سے ہونے والے عسر البول میں اس کے آثار مثلاً جیّ مادہ، مادہ خلط صفراوی کا غلبہ ظاہر ہوتا ہے، پیشاب میں رنگت، اس کی بویں تیزی، پیشاب کرتے وقت اس میں تیزی و سوزش کے احساس کے ساتھ دشواری پہنچے ہوئے رہی ہوگی سنگ شائد سے ہونے والے عسر البول میں پتھری کی سابقہ علامات ملتی ہیں۔

۱۰۔ شائد کے بالائی بجاری بول میں ہونے والے احتباس بول اور زیریں بجاری کے

سدہ سے ہونے والے احتباس بول کافرق۔

مشابہت | مرضی حقیقت اور سبب مرض (سدہ) دونوں میں مشترک ہے اور جیسا کہ معلوم ہوا مقام مرض میں فرق ہے۔

علامات فارقہ | علامات میں یہ فرق ہے کہ بالائی بجاری میں سدہ سے ہونے والے

احتباس بول میں شائد خالی ہوتا ہے۔ یہاں تک کوئی چیز نہیں پہنچتی ہوتی ہے اس

لئے شائد گرائی اور تندہ سے خالی ہوتا ہے۔ زیریں بجاری کے سدہ میں یہ بات

نہیں ہوتی اس لئے شانہ بھرا ہوتا ہے۔ مقام سدہ پر گرانی اور کمپناؤٹ محسوس ہوتی ہے۔

۱۱۔ قصب کی جڑ میں سدہ ہونے والے احتباس بول اور شانہ کے زیادہ بھر جانے سے ہونے والے احتباس بول کا فرق۔

مشابہت | مرضی حقیقت اور مقام مرض دونوں میں ایک ہے جیسا کہ معلوم ہوا اور علامات میں فرق ہے۔

علامات فارقہ | شانہ کے بھرنے کی صورت میں ہونے والا احتباس استلزامی شانہ کے بعد ہوتا ہے پہلے نہیں ہوتا۔

سدہ سے ہونے والے احتباس بول میں یہ بات نہیں ہوتی اس لئے کہ اس میں احتباس استلزامی پہلے ہوتا ہے علاوہ بری سدہ پیدا کرنے والے سبب کی علامتیں پہلے سے موجود ہوتی ہیں مثلاً بخند خون اور تھیری۔

۱۲۔ عضلہ شانہ میں استرخا کی وجہ سے آنے والے قطرات پیشاب اور پیشاب میں حدت کی وجہ سے آنے والے قطرات پیشاب کا فرق۔

مشابہت | حقیقت مرض میں دونوں مشترک ہیں اسباب میں جیسا کہ معلوم ہوا اور علامات میں فرق ہے۔

علامات فارقہ | استرخا قصب کی صورت میں قطرات پیشاب میں شانہ سے پیشاب کے نکلنے کا احساس ختم ہو جاتا ہے، حدت کی علامت نہیں ہوتی، پیشتر عجزی مہروں پر سقطہ و ضربہ (گرنا، چوٹ کھانا) ہوا ہو گا جس کے بعد قطرات آنے لگے، یہی بات اس کی چمٹہ علامت بھی بنتی ہے، بعض اوقات دوسرے عضو مثلاً حلقہ و بریں بھی استرخا

ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ارادی فعل کا احساس پیشاب کرتے وقت ہوتا ہے۔
 سدہ کی صورت میں یہ بات نہیں ہوتی، پیشاب کرنے کا تقاضہ پہلے سے محسوس
 ہوتا ہے، پیشاب خارج کرتے وقت احساس ہوتا ہے، پیشاب میں تیزی کے
 ساتھ زیادتی بھی محسوس ہوتی ہے۔

۳۱۔ قیض کو ترک کرنے والی رطوبت میں خشکی کے سبب ہونے والے عسر البول
 اور حدت کی وجہ سے ہونے والے عسر البول کا فرق۔

مشابہت | مرض کی حقیقت دونوں میں ایک ہے اسباب کا فرق ظاہر ہے۔
علامات فارقہ | رطوبت قیض میں خشکی کی صورت میں بدن میں لاغری ہوتی ہے پہلے
 بخار رہا ہوگا، جو لاغری کا باعث ہے، وہ گرم تداویز بھی ہوتی ہوگی جو خشکی پیدا کرتی ہیں
 جب پیشاب آتا ہے تو سہولت سے خارج ہو جاتا ہے، اچیل کی خشکی بھی شاید ہوتی ہو۔
 حدت سے ہونے والے عسر البول میں سوزش کا احساس ہوتا ہے، پیشاب جب
 بھی نکلتا ہے دشواری بڑھ جاتی ہے، پیشاب پختہ خارج ہوتا ہے، تیز ہوتا ہے، بو بھی
 تیز ہوتی ہے۔

۳۲۔ جگر کی قوت جاذبہ میں ضعف کے سبب ہونے والے عسر البول اور جگر کی
 قوت دافعہ میں ضعف کی وجہ سے ہونے والے عسر البول کا فرق۔

مشابہت | مرضی حقیقت اور عضو متاثر دونوں میں مشترک ہیں، اسباب و علامات
 میں فرق ہے، اسباب کا فرق واضح ہے۔

علامات فارقہ | قوت دافعہ کی ضعف کی صورت میں دونوں گردے مائیت کو
 بھرے ہوتے ہیں، جن سے گرانی، درد اور کھینچاؤٹ کا احساس ہوتا ہے۔

قوت جاذبہ کے ضعف سے ہونے والے عسر البول میں یہ باتیں نہیں ہوتیں اس لئے اس میں گردے خالی ہوتے، پاخانہ نرم ہوتا ہے، جگر کے مقام پر گرانی کا احساس ہوتا ہے، ایسی صورت میں بعض اوقات استسقاءِ رقی ہو جاتا ہے۔

۱۵۔ شانہ میں ریاح بھرنے اور کھینچاؤٹ ہونے سے پیدا شدہ عسر البول اور بایت بھرنے سے ہونے والے عسر البول کا فرق۔

مشابہت دونوں مرض میں عضوِ مریض ایک ہے۔

علاماتِ فارقہ پیشاب سے شانہ پر ہونے کی صورت میں استسقاءِ شانہ خود شاہد ہوتا ہے۔ شانہ میں گرانی ہوتی ہے سوزش کا احساس ہوتا ہے۔

ریاح سے پیدا شدہ عسر البول میں شانہ کو دبانے اور اس پر ٹھوکر لگانے سے یہ سب چیزیں محسوس نہیں ہوتیں۔

فصل چہارم

اس میں آلات تناسل کے متشابہ امراض کے تین فروق ہیں۔

۱۔ قضیب میں آنے والی شریانیں میں کشادگی کے سبب ہونیوالی ایستادگی اور

ذکر کے جوف میں ریاح پیدا ہونے کے سبب ہونے والی ایستادگی کا فرق۔

مشابہت مرضی حقیقت اور مقام مرض میں دونوں ایک ہیں۔

علاماتِ فارقہ ذکر میں ریاح پیدا ہونے کی صورت میں ذکر میں پھڑکن محسوس

ہوتی ہے اور بسا اوقات جماع مفراط کے بعد ایستادگی ہوتی ہے۔ — پہلی

صورت میں یہ بات نہیں ہوتی، اس لئے کہ اس صورت میں پھڑکن نہیں ہوتی، اور یہ

جماع کو عرصہ تک چھوڑنے کے بعد اور ایسی غذا استعمال کرنے سے جو ایستادگی کی معاون ہو، نیز آرام طلبی، جماع کا زیادہ خیال، ان تمام باتوں سے مہنی اور ریاح زیادہ ہو جاتی ہیں اور سبب قوی ہو کر ایستادگی ہوتی ہے۔

۲۔ مہنی میں رقت کے سبب ہونے والے سیلان مہنی اور قوت مسکہ میں ضعف نیز اوعیہ مہنی میں تشنج کی وجہ سے ہونے والے سیلان مہنی کا فرق۔

مشابہت | مہنی بہنے اور نکلنے کے مقام عضو مریض میں سب مرض مشترک ہیں۔
علامات فارقہ | تشنج کی وجہ سے نکلنے والی مہنی کے ساتھ ایستادگی ہوتی ہے، اور نکلنے والی مہنی بیشتر بالکل سہجہ ہوتی ہے۔

قوت مسکہ میں ضعف کی وجہ سے نکلنے والی مہنی بغیر ایستادگی اور بغیر شہوت خارج ہوتی ہے، مہنی بھی پتلی ہوتی ہے۔

قوت میغرہ میں ضعف سے ہونے والے سیلان مہنی اور قوت مسکہ میں ضعف کی وجہ سے ہونے والے سیلان مہنی کا فرق یہ ہے۔

مہنی کا پتلا ہونا دونوں میں ہوتا ہے، فرق اسباب میں ہے جیسا کہ معلوم ہوا اور علامات میں ہے۔

علامات فارقہ | قوت میغرہ میں ضعف سے ہونے والے سیلان مہنی میں مہنی مقدار میں زیادہ خارج ہوتی ہے، جس کے اجزاء رقت میں یکساں ہوتے ہیں اور دیر سے نکلتی ہے۔

قوت مسکہ کے ضعف سے ہونے والے سیلان مہنی میں مہنی کا حال پختگی اور قوت میں یکساں نہیں ہوتا، گا ہے بالکل رقیق ہوتی ہے، نکلنے میں بھی کچھ تاخیر نہیں ہوتی۔

۳۔ قلیلہ امعار " آنتوں میں پانی پڑ جانے " اور شرب میں قیلہ ہونے کا فرق۔
مشابہت | مرض کی حقیقت (پانی پڑ جانے) اور سبب (آنتوں اور جیلیوں کا نیچے
 آجانا، صفاق پھٹ جانے، کیس — تھیلی — تک بیماری کی کشادگی میں دونوں
 مرض مشترک ہیں۔

علامات فارقہ | قلیلہ امعار میں احتباس براز ہو جاتا ہے اور قیلہ شرب میں نقصان
 ہضم ہوتا ہے۔ احتباس براز نہیں ہوتا۔

مقالہ چہارم

اس میں تین فصلیں ہیں، جو امراض عامہ کے فروق پر مشتمل ہیں۔

فصل اول

اس میں متشابہ حیات کے آٹھ فروق ہیں۔

۱۔ سدہ دموی سے ہونے والے بخار اور اخلاط کی غلاظت سے ہونے والے

بخار کا فرق۔

۲ **مشابہت** | مرضی حقیقت اور سدہ سے پیدا ہونے میں دونوں بخار ایک ہیں۔
 اسباب میں جیسا کہ معلوم ہوا اور علامات میں فرق ہے۔

علامات فارقہ | پہلی قسم کے بخار میں بدن میں تندہ گرائی، نفخ اور سرخی رونما ہوتی
 ہے، مختصر یہ کہ بعض وغیرہ سے دموی امثالہ کی علامتیں معلوم ہوتی ہیں، ایسے مرض کو قصد

بخار کی قسم دوم میں یہ بات نہیں ہوتی، اس میں بخار تیز ہوتا ہے، بدن کا حال بدلا ہوا ہوتا ہے، بدن میں لاغری ہوتی ہے، پیشاب زیادہ آتا ہے جو قدرے گلے رقیق ہوگا لیکن اس میں نفع ہوتا ہے، پہلی صورت میں نسبتاً پیشاب زیادہ سرخ اور گدلا ہوتا ہے۔

اور بیرونی امور سے پیدا شدہ سدوں سے ہونے والے بخار کا فرق۔

علامات فارقہ | دوسرے بخار میں بیرونی اسباب ہوتے ہیں، مثلاً گرم زمین میں چلنا اور ٹھہرنا، ریت اور ٹی میں لیٹا رہنا۔۔۔۔۔ غرض ایسے اسباب کا پایا جانا جو اس کے سبب بن سکیں، بدن کے رنگ کا اپنی جگہ پر باقی رہنا، پسینہ کی حالت میں رنگت کا پھر جانا۔

بخار کی پہلی قسم میں یہ باتیں نہیں ہوتیں، اس لئے کہ خارجی اسباب اس بخار میں یا تو سرے سے معدوم ہوتے ہیں یا بہت پہلے عارض ہوتے ہیں، بدن میں گرانی، کسل اور انگڑائی ہوتی ہے، بخار سے پہلے غلیظ تدایر اور ترک ریاضت رہی ہوتی ہے اس بخار کی خاص علامت پسینہ کا فقدان بھی ہے، ہوا بھی تو براے نام ہوتا ہے جس سے بخار ختم نہیں ہوتا اس بخار کا باعث خلط پہلے کی مانند جلدی نہیں پیدا ہوتا۔

سارے ایک روزہ جی سدیہ اور جی مطبقہ کافرق۔

مشابہت | دونوں بخار کی حقیقت ایک ہے، مہدار حرارت یعنی خون اور

روح کے مقام میں فرق ہے۔ اسباب و علامات میں بھی فرق ہے، بعض اوقات علامات میں بھی اشتراک ہوتا ہے، جن میں فرق کرنا بڑی دشوار ہوتا ہے، بعض اظہار کا تو یہ کہنا ہے کہ ان میں فرق کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں، کیونکہ تندرستوں میں ملتی جلتی ہیں علاج کی بہتری میں ان میں فرق حاصل ہو جاتا ہے، اسی وقت ضروری دواؤں کی مقدار کا بھی پتہ چل جاتا ہے۔

علامات فارقہ | پہلی قسم میں حرارت تیز ہوتی ہے جس کے اثرات بہ نسبت ظاہر ہونے کے اندرون جسم میں زیادہ ظاہر ہوتے ہیں، نبض مستوی ہوتی ہے، پیشاب ہوگا تو سنجہ، مگر قوام رقت کی طرف مائل ہوتا ہے۔

دوسری قسم میں حرارت زیادہ ہوتی ہے، نبض عظم و سرعت میں مختلف، پیشاب گٹاڑھا اور گدلا ہوتا ہے، حرارت کا اثر جسم کے اندر باہر یکساں ہوتا ہے، بدن کا رنگ سرخ ہوتا ہے، تلی آتی ہے، چہرہ بھی سرخ ہی رہا کرتا ہے، بسا اوقات عوارض یعنی بے چینی پیاس اور سوزش بخار میں زیادہ ہوتے ہیں۔ پہلے کی بہ نسبت یہ سب بخار طول کھینچتا ہے۔ لم۔ صفرا سے پیدا ہونے والے تپ محرقہ اور بلغم مائع سے ہونے والے بخار کا فرق

مشابہت | حقیقت مرض یعنی بخار اور مقام مرض میں دونوں ایک ہیں

اسباب میں جیسا کہ معلوم ہوا اور علامات میں فرق ہے۔

علامات فارقہ | پہلے بخار میں شدید سوزش، پیاس، بلس میں حرارت کی تیزی زبان کی سیاہی، بدن اور پیشاب میں صفائی، پیشاب کے قوام میں رقت اور سنہ میں صفراویت کا احساس علامات ہوتی ہیں۔

دوسرے بخار میں پیاس کی کمی، سوزش، حدت، پیشاب میں گٹاڑھا پن اور

منہ میں نگیں کا احساس ہوتا ہے۔

۵۔ دل کے آس پاس کی رگوں میں موجود مادہ محرقہ کے سبب ہونے والے بخار اور معدہ کے آس پاس کی رگوں میں رہنے والے مادہ محرقہ سے ہونے والے بخار کا فرق۔
مشابہت | ان میں مشترک پہلو یا قبل ہی کے مانند ہے۔ فرق جیسا کہ معلوم ہوا
 مقام مادہ اور علامات میں فرق ہے۔

علامات فارقہ | معدہ سے ہونے والے بخار میں معدہ اور اس کے آس پاس
 سوزش ہوتی ہے، ٹھنڈے مشروبات اور یپ سے معدہ میں سکون ہوتا ہے
 جملہ مہر دات میں پانی سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔

دوسرے بخار میں ٹھنڈی ہوا اور اس کے ہم صفات اشیاء سے نفع
 زیادہ اور تیزی سے ہوتا ہے۔ اسی طرح ان دواؤں سے جو سینہ اور اس کے
 آس پاس یپ کی جاتی ہیں، بسا اوقات اس بخار کے ساتھ غشی ہوتی ہے۔
 ۶۔ بلغم سے ہونے والے نفس، سدس، سلع اور سودا سے پیدا ہونے والے
 بخار کا فرق۔

مشابہت | ان تمام بخاروں میں مشترک بات مرض کی حقیقت ہو، اسباب
 میں جیسا کہ معلوم ہوا اور علامات میں فرق ہے۔

علامات فارقہ | ان دونوں مادوں (بلغم و سودا) سے پیدا ہونے والے
 اثرات سے فرق کیا جاتا ہے مثلاً مادہ بلغمی میں بدن کے رنگ کا سیسہ کی طرح
 ہونا، پیشاب میں سفیدی اور پھریری۔ اور مادہ سوداوی
 میں پیشاب گدلا اور گاڑھا جو کبھی سرخ ہوتا ہے، بدن کا رنگ کبودی ہوتا ہے

طبیعت میں گھبراہٹ محسوس ہوتی ہے، باری کے شروع میں گرانی اور اعضا شکنی ایسی ہوتی ہے کہ بدن چور چور ہو جاتا ہے، پیشاب گاہے سفید اور گاہے مٹیالا آتا ہے۔

۷۔ حمی غب اور حمی خمین کا فرق۔

مشابہت | حقیقت بخار اور باری سے بخار آنے میں دونوں کا اشتراک ہے، اسباب میں فرق یہ ہے کہ حمی غب کا مادہ صفرار اور حمی خمین کا مادہ سودار اور بلغم ہے۔

علامات فارقہ | مادہ غب سے ہونے والے بخار میں حرارت تیز اور پیاس ہوتی ہے، التهاب ہوتا ہے، پیشاب رنگین آتا ہے، منہ میں تلخی کا احساس ہوتا ہے، صفرار کی ابتدائی پیدائش میں جھرجھری ہوتی ہے، جب کہ علامات کی تفصیل حمی خمین میں نہیں ہوتی، اس بخار میں سودا اور بلغم کے عوارض ہوتے ہیں۔

۸۔ حمی سبعین اور حمی ربیع کا فرق۔

مشابہت | حقیقت حمی اور باری سے بخار آنے میں دونوں مشترک ہیں بعض اوقات سبب میں بھی اشتراک ہوتا ہے اس لئے کہ ممکن ہے کہ حمی سبعین بلغم سے پیدا ہو جائے۔

فرق مادوں کے خصوصی حالات کے اعتبار سے ہے، کیت کے رو سے اس طرح کہ حمی سبعین کا مادہ حمی ربیع سے مقدار میں کم ہوتا ہے، کیفیت کے اعتبار سے اس طرح کہ حمی سبعین کا مادہ حمی ربیع سے گاڑھا ہوتا ہے۔

اس سے علامات کے فرق کو بھی جانا جاسکتا ہے، اس لئے کہ حمی سبعین کی

باری بہت زیادہ تیز نہیں ہوتی، چنانچہ سبعین کے شروع ہونے سے زمانہ دوسرے کے موافق نہیں پڑتا چنانچہ ایک کے شروع ہونے کا زمانہ کچھ ہوتا ہے اور دوسرے کے شروع ہونے کا کچھ اور یہی حال بخارا اترنے کے وقت کا بھی ہے اس لئے کہ ایک کے اترنے کا وقت کچھ ہوتا ہے اور دوسرے کے اترنے کا کچھ اور کیونکہ دونوں کی مدت ایک دوسرے سے مختصر ہوتی ہے، چنانچہ تیسری نوبت پہلی نوبت کے برابر ہوتی ہے، حکم بھی ایسے ہی ہوتا ہے یعنی تیسری نوبت کا حکم پہلی نوبت کے حکم کے مانند ہوتا ہے اور چوتھی باری دوسری باری جلتی جلتی ہوتی ہے جب کہ اختلاف کی یہ صورت چار میں نہیں ہوتی چنانچہ سبعین کے زمانے بہت کم موافق پڑتے ہیں کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کے بعد ہوتا ہے، یہ بھی بہت کم ہوتا ہے کہ دونوں کی ابتداء ساتھ ساتھ ہو، اگر ایسا ہوا بھی تو یہ ضروری نہیں کہ دونوں میں مادہ کم و کیف کے اعتبار سے برابر ہو، اسی اعتبار سے دونوں کی نوبتوں میں بھی اختلاف ہوتا ہے چنانچہ چار میں ان کا اتنا فرق، فرق کی درنگ پر واضح دلیل ہے۔

فصل دوم

اس میں زخموں اور زخموں کے متشابہ حالات و امراض کے سات فرق ہیں۔
ارنلہ اور آتشک کا فرق۔

مشابہت | حقیقت مرض میں دونوں متشابہ ہیں کیونکہ قرصہ ساعیہ عرف جلد کو گلاتا ہے اور آتشک جلد اور نیچے کے گوشت کو بھی گلا دیتا ہے، اس لئے کہ نملہ کا مادہ آتشک کے مادہ سے زیادہ لطیف اور رقیق ہوتا ہے، اسی نملہ کا مادہ اپنی لطیف

حرارت سے اندر تک سرایت کر کے زخم کر دیتا ہے، اس سے سبب فرق بھی معلوم ہو جاتا ہے۔

۲۔ قرعہ خبیثہ اور قرعہ متاکلہ کا فرق۔

مشابہت | دونوں زخم قرعہ متعفنہ ہونے اور سبب مادی میں بھی مشترک ہیں غلط کی عفونت اگر فسادِ عضو کی وجہ سے ہو تو یہ قرعہ خبیثہ ہے، اور اگر عضو کا فساد اور اس کا تفرح اس غلط فاسد کی وجہ سے ہو جو اس عضو تک پہنچی ہے تو یہ قرعہ متاکلہ ہے۔

علامات فارقہ | قرعہ خبیثہ میں بدن کی صحت کی علامتیں موجود ہوتی ہیں، اعضاء کی غذائیت بہتر رہتی ہے، جس کا پتہ جگر، عروق اور جملہ اعضاء کی سلامتی سے ہوتا ہے قرعہ متاکلہ میں یہ علامتیں نہیں ہوتیں، اس کی مدت لمبی ہوتی ہے، اس قرعہ میں درد ہوتا ہے، جب کہ قرعہ خبیثہ جوں کا توں رہتا ہے، اور اس میں درد بھی نہیں ہوتا۔

۳۔ غانغرا نا اور شقاقِ تلوس کا فرق۔

مشابہت | حقیقت میں (فسادِ عضو) اور سبب مادی میں دونوں مشترک ہیں عضو میں جاگزیں ہونے اور کم ہونے کے اعتبار سے فرق ہے اسی سے ان دونوں کی علامات فارقہ کا بھی علم ہو جاتا ہے، اس لئے کہ عضو میں جب تک حیات رہے اور عضو زوال کی طرف مائل ہو تو غانغرا نا ہے — اور جس میں حیات معدوم ہو وہ شقاقِ تلوس ہے۔

۴۔ ورمِ نفخی اور تہج کا فرق۔

مشابہت | گوشت کے بڑھنے اور سبب مرض (ریاح) میں دونوں مرض

مشترک ہیں، عضو کے مقام مادہ میں فرق ہے۔

علامات فارقہ | نفع میں ریاح ایک ہی جگہ جمع رہتی ہے، مثلاً عضو کے نیچے،

جلد کے نیچے یا اگر عضو میں غلار ہے تو غلار عضو میں،

تکبج میں ریاح جو ہر عضو میں گھسی ہوئی اور اجزاء عضو میں سرایت کئے ہوئے

ہوتی ہیں۔ ورم نفی میں دبانے پر مدافعت ہوتی ہے اور دبانے کا نشان اس میں

باقی نہیں رہتا، بعض اوقات اس پر ضرب لگانے پر آواز بھی پیدا ہوتی ہے، تکبج

میں یہ بات نہیں ہوتی، اس لئے کہ اس میں دبانے پر نشان ہوتا ہے اور اس پر

مارنے سے آواز نہیں پیدا ہوتی۔

۵۔ سرطان اور ورم صلب کا فرق۔

مشابہت | ان میں مشترک پہلو مرضی حقیقت، سبب مرض (مادہ سوداویہ)

ہے۔ عوارض اور دلائل میں فرق ہے۔

علامات فارقہ | سرطان آغاز میں چھوٹا ہوتا ہے، پھر بڑھتا ہے اور ایک

جگہ سے دوسری جگہ تک پھیل جاتا ہے اس کے ارد گرد کا حصہ سرطان (کیکڑے)

کے پیر کے مشابہ ہوتا ہے، درد چھین اور سوزش شدید ہوتی ہے، گرم دواؤں

سے سخت نفرت ہوتی ہے، یہ بعض اوقات پھوٹ جاتا ہے، جس سے تلچھٹ دار

خون نکلتا ہے۔ بسا اوقات اس پاس کا حصہ خراب ہو جاتا ہے جس سے چھین

شدید ہو جاتی ہے۔

ورم صلب میں یہ باتیں نہیں ہوتیں، یہ ورم صلب ابتداءً نہیں ہوتا، بلکہ

دموی اور ام حارہ یا بلغمی سرد اور ام کے بعد ہوتا ہے، اس ورم میں احساس

معدوم ہو جاتا ہے، یا بہت ہی کم ہوتا ہے، لمس سخت ہوتا ہے، جس میں درد قلعی نہیں ہوتا۔

۱۔ فلفغونی اور حمہ کافرق۔

مشابہت | ورم حار ہونے میں دونوں ایک ہیں، اسباب و علامات میں فرق

ہے، اسباب میں اس لئے کہ فلفغونی خون سے اور حمہ صفراء سے پیدا ہوتا ہے۔

علامات فارقہ | فلفغونی اکثر گوشت کے حصہ میں ہوتا ہے نہ کہ جلد کے حصہ میں،

حمہ اس کے برعکس ہوتا ہے اس لئے کہ صفراء اپنی لطافت کی وجہ سے گوشت کے

اوپر تک ہی نفوذ کرتا ہے جیسا کہ پہلے اس کی وضاحت ہو چکی ہے۔

ملحوظ رہے کہ صفراء کی کیفیت سے جو ضرر پہنچتا ہے اس کی کیت کے پہنچنے

والے ضرر سے بڑھ کر ہوتا ہے اور خون کا معاملہ اس کے برعکس ہے۔ یہی وجہ ہے کہ

حمہ میں سوزش، حدت اور چھوٹنے میں حرارت زیادہ محسوس ہوتی ہے، اور فلفغونی میں

تند و گرائی زیادہ ہوتی ہے، فلفغونی کا رنگ نمایاں سرخ، زردی مائل ہوتا ہے۔

۲۔ ٹپھوں میں گرہ پڑ جانے اور سلع کافرق۔

مشابہت | گوشت کے بڑھ جانے میں دونوں مشترک ہیں، دونوں بظاہر ایک

سے محسوس ہوتے ہیں۔ مرضی حقیقت اور علامات میں فرق ہے، مرضی حقیقت کافرق

ظاہر ہے۔

علامات فارقہ | ٹپھوں میں بندش (گرہ) اپنی جگہ جمی رہتی ہے، ادھر ادھر نہیں

بڑھتی، دبائے پر بالکل نہیں ملتی، اگر حرکت ہوئی بھی تو معمولی عصب کے جانب ہوتی

ہے، سلع میں یہ بات نہیں ہوتی، اس لئے کہ سلع بالکل علیحدہ سا ہوتا ہے، اس لئے

دبانے سے دیتا بھی ہے۔

فصل سوم

ناقہین کو پیش آنے والے تشابہ حالات کے تین فرق۔

۱۔ لاغز اشخاص کے معدہ میں موجود اخلاط کے سبب فسادِ غذا اور پورے بدن میں موجود اخلاط کی وجہ سے فسادِ غذا کا فرق۔

مشابہت مرضی حقیقت (فساد) اور سببِ مرض میں دونوں مشترک ہیں۔
مقامِ مرض اور علامات میں فرق ہے۔ اس لئے کہ معدہ میں موجود کسی

خلط کی وجہ سے ہونے والے فسادِ غذا کی صورت میں کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد تلی آتی ہے معدہ میں موجود برے ہوئے غذائی خلط کے سبب تلی یا اسہال کیلوسی ہوتا ہے جس کے ساتھ وہ خلط بھی خارج ہوتا ہے جو وہ فساد ہوتا ہے، نہیج درست اور پیشاب صاف ہوتا ہے، لیکن جس وقت کہ باعثِ فسادِ خلطِ بدن میں موجود ہوتا ہے جو اعضا کی غذا میں تو اس صورت میں مذکورہ علامات میں سے کوئی نہیں ہوتی، اس صورت میں بسا اوقات مرض کا کچھ حصہ باقی رہتا ہے، جس کی علامت یہ ہے کہ نہیج، پیشاب اور طبیعت اپنی حالت پر نہیں رہتے، بعض اوقات بدن کا رنگ سوداوی خلط کے رنگ میں بدل جاتا ہے، اس سے بھی فرق معلوم کیا جاتا ہے۔

۲۔ حرارتِ غریزیہ میں ضعف کے سبب لاغز اشخاص کے بدن میں ہونے والے پسینہ اور کثرتِ غذا سے ہونے والے پسینہ کا فرق۔

مشابہت دونوں مرض میں حقیقتِ مرض ایک ہے۔ اسباب کا فرق ظاہر ہے۔

علامات فارقہ | حرارت غریزہ کے ضعف سے آنے والے پسینہ میں ضعف کی ضروری نشانیاں موجود ہوتی ہیں، یہ نشانیاں یا تو سور مزاج مضاد ہے، جو موجود ہوتا یا پہلے گذرا ہوتا ہے۔ یا ضعف سے ہونے والا کوئی مرض رہا ہو جو دیر تک رہا ہے سمعہ میں بھی تغیر ہوتا ہے، پلکوں اور قدم میں تھج ہوتا ہے، پسینہ اکثر صرد درجہ بدبودار عفونت سے ملتا جلتا ہوتا ہے، اس مرض میں پیشاب خام ہوتا ہے، ظاہر بدن کا رنگ متغیر رہتا ہے، غذا رک کی کمی و زیادتی کی صورت میں ضعف ہضم بھی برابر رہتا ہے۔

جو پسینہ کہ زیادتی غذا سے پیدا ہوتا ہے اس میں کھائی ہوئی غذا رک کی زیادتی کے

اعتبار سے ضعف قوت ضروری ہے۔ ————— ان دونوں خایوں میں فرق یہ ہے کہ پہلی صورت میں نفس حرارت میں کمی ہوتی ہے اور دوسری صورت میں اس کے فعل کا فتور ہوتا ہے۔ یہ سبب کا ایک فرق ہے۔ علامات فارقہ کثرت غذا سے پسینہ آنے کی صورت میں بدن کا حال بہتر ہوتا ہے، جس کا پتہ پیشاب کی پختگی اور اس کی خوبی اور بہت پن سے چلتا ہے، حسب قوت عادت کی مقدار سے غذا میں زیادتی ہوتی ہوگی

یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ زیادتی غذا رک کی صورت میں اور اوپر کی پلک میں تھج ہوتا ہے اور حرارت غریزہ کی صورت میں زیریں پلک میں تھج ہوتا ہے۔

۲۔ قوت مسکہ کے ضعف سے ہونے والے پسینہ اور قوت دافعہ کی حرکت

سے ہونے والے پسینہ کا فرق۔

مشابہت | پسینہ کی حقیقت دونوں میں مشترک ہیں۔ فرق اسباب اور

علامات میں ہے۔

علامات فارقہ | قوت مسکہ میں ضعف کے سبب ہونے والے پسینہ کے

ساتھ اعضاء کے پاس موجود غذا بھی خارج ہوتی ہے، اس لئے یہ پسینہ گاڑھا ہوتا ہے، اس طرح کا پسینہ موت کے قریب آتا ہے، پسینہ کی اس قسم میں کچھ عوارض ایسے پیدا ہوتے ہیں جو سور مزاج یا اس جیسی باتوں کے باعث ہوتے ہیں، ان عوارض کو قوت تحلیل ہو جاتی ہے۔

جو پسینہ قوت دافہ کی حرکت سے ہوتا ہے وہ بالضرور طبیعت کے منافی ہوتا ہے، اسی لئے طبیعت اس کے دفع کے لئے متحرک ہوتی ہے۔ پسینہ کا طبیعت کے منافی ہونا باعتبار کمیت ظاہر ہے، کیفیت کے اعتبار سے منافی ہو چکا پتہ پسینہ کے تغیر اس کے رنگ ذائقہ اور بو سے ظاہر ہو گا، یہ کیفیات قوت دافہ میں حرکت کے باعث خلط کے اعتبار سے ہوتے ہیں اس سے سبب کا فرق بھی ظاہر ہوتا ہے۔

مقالہ پنجم

چند متشابہ نبض کے فروق۔

اس مقالہ میں دو فصلیں ہیں۔

فصل اول

۱۔ نبض منتظم دوری اور نبض منتظم غیر دوری کا فرق۔

نبض منتظم دوری وہ ہے کہ جس کے مختلف نبضوں کی تعداد دور سے اوپر ہو،

اس فرق کی وضاحت یہ ہے کہ وزن میں حرکت کو حرکت سے اندازہ کیا جاتا ہے، سرع میں یہ بات نہیں ہوتی، اس لئے کہ حرکت سرعہ کا اندازہ دوسری معتدل حرکت میں یا تو نوعیت میں ہوتا ہے یا تشخص میں، اس لئے کہ حرکت سرعہ کے زمانہ کی کم سے کم تر مقدار اور اعتدال سے اس کی دوری کو بغیر بعضہ معتدلہ کو جانے

۳۔ نبض مستوی الاختلاف اور نبض مختلف الاختلاف کا فرق۔

مشابہت | نفس اختلاف میں دونوں بعض مشترک ہیں۔۔۔ البتہ
 دونوں میں اختلاف کی نسبت میں فرق ہے اس لئے کہ بعض مستوی الاختلاف وہ ہے
 جس میں بچند وجوہ استوار کا اختلاف کے ساتھ اعتبار ہو، اور بعض مختلف الاختلاف
 وہ ہے جس میں استوار اس حیثیت سے کہ جس سے مستوی الاختلاف میں ثابت تھا
 مختلف الاختلاف میں منفی ہو، اس وجہ سے اس کو مختلف الاستوار کا نام نہیں
 دے سکتے۔۔۔ فرق کا طریقہ یہ ہے کہ بعض مستوی الاختلاف وہ ہے جو

طبعی متساویۃ المقدار زمانہ سے غیر متساویۃ المقدار میں بدل جائے، یا اس طبعی حالت
کی طرف لوٹ آئے، اس کی مثال یہ ہے کہ نبضہ دوم، نبضہ اول سے، اور نبضہ
سوم، نبضہ دوم سے، اور نبضہ چہارم، نبضہ سوم سے کچھ مقررہ حصہ کم ہو، یہاں
تک کہ یہ ختم ہو جائے، اس سے واضح مثال یہ ہے کہ ایک نبضہ عظیم ہو جس کے
بعد کچھ کم مقدار میں عظیم ہو، پھر دوسرے کے بعد والا نبضہ کچھ اس سے کم مقدار
میں عظیم ہو، اس کے بعد پھر اس سے بھی کم عظیم مقدار کا نبضہ ہو۔۔۔۔۔ اس
آخری نبضہ کی کمی اس سے پہلے والے سے اتنی ہو جتنی دوسرے میں پہلے کی بہ نسبت
ہوتی تھی، ایسے ہی نبضہ چہارم میں بہ نسبت نبضہ سوم کے ہو، یہاں تک کہ نبض
یا تو منقطع ہو جائے یا سابق صورت پر لوٹ جائے۔۔۔۔۔ نبض کی یہی قسم
ذنب الفار سے موسوم کی جاتی ہے۔

نبض مختلف الاستوار اور مختلف الاختلاف یہ ہے کہ متساویۃ المقدار یا غیر
متساویۃ المقدار (مختلف المقدار) زمانہ میں تبدیل ہو جائے مثلاً نبضہ دوم کسی
قدر نبضہ اول سے مختصر ہو، اور نبضہ سوم، نبضہ دوم سے، لیکن مذکورہ مقدار سے
نہیں، بلکہ کچھ کم یا کچھ زیادہ مقدار میں ہو، اسی طرح نبضہ چہارم، نبضہ سوم سے یا اس
سے زیادہ ہی ہو، یہاں تک کہ نبض پوری ہو جائے۔۔۔۔۔ یہ ایک دوسری
قسم ہے جو ذنب الفار سے موسوم ہے۔

اہم۔ نبض غزالی اور نبض مطرقی کا فرق۔

مشابہت | حرکت ابسا طیبہ میں واقع اختلاف میں اشتراک ہے

البتہ اس بات میں فرق یہ ہے کہ نبض غزالی دیر کے بعد منقطع ہوتی ہے اور مطرقی

سریع ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔ خواہ دو نبضے ملے جلے ایک ہی انقباض ہی ہوں
جیسا کہ مذکور ہوا یا ایک ہی نبضہ ہو اور نبض مطرقی قطع نہیں ہوتی بلکہ
متصل رہتی ہے جس کے بعد پھر دوسری حرکت ہوتی ہے جو اس سے زمانہ کے
اعتبار سے کم اور مسافت کے اعتبار سے قریب ہوتی ہے، ان دونوں کے
درمیان ایک انقباض ہوتا ہے، نبض غزالی میں یہ صورت نہیں ہوتی۔

۵۔ نبض غزالی اور نبض واقع فی الوسط کا فرق۔

مشابہت | ایک ہی نبضہ میں دو طرح کی حرکت انبساطیہ ہونے کے اعتبار
سے دونوں میں اشتراک ہے۔

زمانہ تشبہ میں فرق ہے، اس لئے کہ نبض غزالی میں زمانہ تشبہ حرکت انبساطی
میں ہے اور واقع فی الوسط میں زمانہ سکون میں۔

۱۱۔ نبض منشاری اور نبض موجی کا فرق۔

مشابہت | اجزاء نبض، شہوق، عرض تقدم اور تاخر میں دونوں کا اختلاف
مشترک ہے۔

فرق یہ ہے کہ نبض منشاری میں آلہ صلب اور صلابت میں مختلف الاجزاء ہوتے
تاہم یہ نبض عظیم اور مرتفع ہے، جو انبساط، صلابت اور لین میں باعتبار عظم مختلف ہوتی
نبض موجی میں اجزاء نبض، شہوق و عرض میں مختلف ہوتی ہے، یہ نبض موجی عموماً
نبض عریض ہوتی ہے اور صغیر نہیں ہوتی۔

۷۔ نبض عریض اور نبض غلیظ کا فرق۔

مشابہت | انگلیوں کے طول میں مسافت تک ظہور اور محسوس ہونے میں دونوں

مشترک ہیں، فرق یہ ہے کہ عریض کا جو انبساط شروع ہوتا ہے وہ پورے زمانہ انبساط میں ہوتا ہے، نبض عریض دیر پا نہیں ہوتی الا یہ کہ نبض لمبی ہو، نبض غلیظ میں یہ بات نہیں ہوتی۔

۸۔ نبض صلب اور نبض متلی کا فرق۔

مشابہت | دبانے سے نہ دبنے میں دونوں مشترک ہیں فرق علامات میں ہے اس لئے کہ نبض متلی میں عرض بڑھتا رہتا ہے، اکثر اوقات اس کا طول ناقص ہوتا ہے نبض صلب دقیق ہوتی ہے، جو بسا اوقات طویل ہوتی ہے، نبض متلی میں زمانہ انقباض مختصر ہوتا ہے، نبض صلب میں یہ بات نہیں ہوتی۔

فصل دوم

اس میں پیشاب کے تشابہ احوال کے دس فرق ہیں۔

۱۔ بلغم سے پیشاب کی سرخی اور بھڑکی ہوئی حرارت سے پیشاب کی سرخی کا فرق

مشابہت | دونوں مرض میں حقیقت ایک ہے۔ سبب اور علامات میں فرق ہو۔

علامات فارقہ | بلغم سے ہونے والی سرخی میں چمک، صفائی اور مائیت زیادہ

ہوتی ہے۔ اس میں قدرے چکناہٹ ہوتی ہے، اس بلغم کا ثقل یکساں یا قریب

یکساں ہوتا ہے، حرارت سے ہونے والی سرخی میں یہ بات نہیں ہوتی۔ اس لئے

کہ اس میں مائیت کی سرخی خالص ہوتی ہے، مائیت گدلا پن لئے ہوتی ہے جو تسادی

نہیں ہوتی اس میں نشفانیت معدوم ہوتی ہے، باصرہ کا نفوذ اس میں نہیں ہو سکتا

اس لئے کہ حرارت غریبہ کی مخالفت کی وجہ سے اجزاء میں تفرق ہو جاتا ہے کیونکہ

حرارت عذیبہ بالذات اجزاء میں تفرق پیدا کرتی ہے۔

اس فرق کو جاننے کے سلسلے میں بعض اطباء کا کہنا ہے کہ پیشاب کی شیشی میں کچھ اٹفل بیٹھ جاتا ہے، جو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔

۲۔ بول احمد ناصع اور بول احمد قانی کا فرق۔

مشابہت | نفس مرغی میں اشتراک ہے حقیقت مرغی اور سبب یعنی مدلول اور کیفیت دلالت میں فرق ہے۔

اسباب میں فرق یہ ہے کہ بول احمد قانی کا سبب خون ہے اور بول احمد ناصع کا سبب عجز ار ہے۔

کیفیت استدلال میں فرق یہ ہے کہ حرمت ناصعہ میں پیشاب بہت زبرد ہوتا ہے، جو زعفران کے ریشہ کے مانند قدرے سرخ ہوتا ہے اور اس میں پانی ملایا جاتا ہے، تو زرد ہو جاتا ہے۔

حرمت قانہ میں یہ بات نہیں ہوتی، اس لئے کہ حرمت میں شدت کی وجہ سے قدرے سیاہی مائل ہوتا ہے اور جب پانی ملتا ہے زرد نہیں ہوتا گو گہرا سرخ ہوتا ہے، البتہ اس میں قدرے مرغی کم ہو جاتی ہے۔

۳۔ بول خاثر اور بول غلیظ کا فرق۔

مشابہت | بظاہر قوام میں ایک سے محسوس ہوتے ہیں — حقیقت میں دونوں دو ہیں۔

بول خاثر وہ ہے جو کسی اور چیز کے ملنے سے گاڑھا ہوا ہو، اور بول غلیظ بذات خود گاڑھا ہوتا ہے۔

علامات فارقہ | بول فاضل کو اگر پانی میں ڈالا جائے یا پیشاب کرنے کے بعد چھوڑ دیا جائے تو اجزاء محترقہ رسوب بن کر نیچے نہ نشین ہو جائیں گے۔ اور قوام بدل جائیگا غلیظ میں یہ بات نہیں ہوتی، اس لئے کمرہ تمام حالات میں برابر رہتا ہے الایہ کہ اس میں استحالہ پیدا ہو جائے اور فساد پیدا ہو جائے۔

لم۔ بول اسود بحرانی اور بول اسود غلیظ بحرانی کا فرق۔

مشابہت | حقیقت اور بعض اوقات سبب میں بھی اشتراک ہوتا ہے بعض اوقات اسباب و علامات میں فرق ہوتا ہے۔

علامات فارقہ | بول اسود اگر نفع کے بعد ہوا اور زیادہ مقدار میں ہوا اور سادہ مرضی کی کوئی قسم موجود ہو، جو پیشاب آنے کے بعد ہلکی پڑ گئی ہو، بحرانی دوزں میں ہو، اور اس موجود مرض کا انداز پہلے گزر چکا ہو، تو یہ بول بحرانی ہے اور اگر ایسا نہ ہو، تو اس کے برعکس ہے، یعنی نفع کے بعد نہ ہو، پیشاب تھوڑا تھوڑا آتا ہو، ساتھ ہی مرض میں بھی اضافہ ہو جائے تو یہ بول غیر بحرانی ہے۔

۵۔ شدت احتراق پر دلالت کرنے والے سیاہ پیشاب اور شدت برودت سے پیدا شدہ سیاہ پیشاب کا فرق۔

مشابہت | مرضی حقیقت دو دوزں میں ایک ہے، اسباب میں جیسا کہ معلوم ہوا اور علامات میں فرق ہے۔

علامات فارقہ | قسم اول میں پیشاب کی سیاہی کمودت یا زردی کے بعد آہستہ آہستہ پیدا ہوتی ہے، یہاں تک کہ بالکل سیاہ ہو جاتا ہے، اس کا ثقل ملاحظہ ہوتا ہے۔ اس کی بوتیز ہوتی ہے، مٹیالا یا سبز ہونے کے بعد تدریج بالکل سیاہ

ہو جاتا ہے اس کا ثفل ایک جگہ جمع رہتا ہے۔ — اس میں بوجہ اگل نہیں ہوتی
یا بہت کم ہوتی ہے۔

۱۔ روق کی قسم اول و دوم و سوم پر دلالت کرنے والے پیشاب کے باہمی فروق
مشابہت | ان کی مرضی حقیقت اور مدلول (سبب) میں اشتراک ہے لیکن
ان کے اسباب باہم ایک معنی کے مختلف بھی ہیں یعنی زیادہ اور کم ہونے کے اعتبار
ان کے دلائل کے جاننے کا ذریعہ ان کے رنگ ہیں جو اسباب پر دلالت کرتے
ہیں۔ — بعض اہلکار کا کہنا ہے کہ روق کی پہلی قسم اور تیسری قسم میں پیشاب
روغن زیتون کی طرح ہوتا ہے۔ لیکن میری یہ رائے ہے کہ پہلی قسم میں پیشاب کی مائیت
کے اوپر روغن کی طرح تیرتا ہوا نظر آتا ہے۔ کیونکہ اس قسم میں حرارت کے سبب
لطیف اعضاء مثلاً چربی اور سمین گھٹتے ہیں۔ پھر اگر کچھ اجزاء پیشاب میں ملے جو چربیوں
تویر دوسری قسم کی دلیل ہے، کیونکہ اس قسم میں حرارت کی وجہ سے وہ اعضاء گھٹتے
ہیں جو چربی سے کم لطیف ہیں مثلاً گوشت کے اجزاء حرارت کی وجہ سے متفرق اور
منتشر ہو جاتے ہیں، اس لئے کہ اس کی رطوبت خشک ہو جاتی ہے گھٹتی نہیں۔ اگر اس
کے بعد پیشاب میں جوار کے دانہ کے برابر سفید چیز ملی ہوئی ہو تو وہ اس قسم میں آخری
حالت ہے۔ اگر پیشاب میں لوہے کے ٹکڑے کی جیسی چیز ملی ہوئی ہو تو یہ روق کی تیسری
قسم ہے، کیونکہ اس قسم میں ہڈیاں گھٹتی ہیں جو جسم کے تمام اعضاء میں سب سے
سخت ہے۔

۲۔ پیشاب میں آنے والے بلغم خام اور پیشاب میں آنے والے تہہ کا فرق
مشابہت | بظاہر دونوں ایک سے محسوس ہوتے ہیں۔ — حالانکہ

حقیقت مرض اور سبب میں اختلاف ہے، اور اسباب پر رہنمائی کرنے والی علامات میں بھی فرق ہے۔

علامات فارقہ | پیشاب خام بلغم کی علامت ہے اور تہ زرخوں پر علامات ہے، پیشاب خام پر آگندہ ہوتا ہے البتہ اس کا اجتماع آسان ہے، مدہ میں یہ بات نہیں ہوتی اس میں قدرے بدبو ہوتی ہے۔

۸۔ امراض جگر میں آنے والے رسوب اور امراض گردہ میں آنیوالے رسوب کا فرق **مشابہت** | حقیقت مرض دونوں کی ایک ہے، اسباب و علامات میں فرق ہے **علامات فارقہ** | جگر سے آنیوالا رسوب تیز سرخ ہوتا ہے — اور گردہ سے آنے والا رسوب زردی مائل ہوتا ہے، رسوب کبدی اکثر سیاہ ہوتا ہے، پیشاب پہلی قسم میں پختہ نہیں ہوتا، قسم دوم میں پختہ ہوتا ہے، مکمل فرق ہر ایک میں ہو، عموماً درد کے عارضہ سے معلوم ہوتا ہے۔

۹۔ ہضم معدہ پر دلالت کرنے والے رسوب اور ہضم عروق پر دلالت کرنے والے رسوب کا فرق۔

اختلاف رائے | بعض اطباء نے رسوب کے ہضم معدہ پر دلالت کرنے کا انکار کیا ہے — البتہ رازی نے انکار نہیں کیا ہے، بلکہ اس نے اپنی کتاب **لذم معروف بہ حاوی** میں لکھا ہے کہ ”مناسب ہے کہ یہ دیکھ لیا جائے کہ معدہ کے مطابق حالات پر دلالت کیسے درست ہے“، صحت اور عدم صحت کے بارے میں کچھ نہیں لکھا، اس کتاب میں جو کچھ تحریر کرنا چاہتا ہوں، اس کے مطابق میری رائے یہ ہے کہ جگر کا کام یہ ہے کہ معدہ میں ہضم شدہ جو کیلوسی غذا جگر تک پہنچتی ہو اسے

جگر ہضم کر کے پور متغیر کر دیتا ہے۔ اور اخلاط کی شکل میں ہو جاتی ہے، اس لئے اس لحاظ سے یہ کہنا کہ پیشاب میں رسوب معدہ کے حالات پر دلالت کرتا ہے بالکل بعید اور باطل معلوم ہوتا ہے۔ البتہ ایک صورت یہ ہے کہ جگر اپنے افعال میں کمزور ہو اور ہر وق جگر میں کیلو سی اجزاء اچھی طرح ہضم نہ ہو سکیں، مثلاً جگر کی قوتوں میں سے قوت ہضم کمزور ہو اور جو اجزاء کیلو سی جگر میں پہنچیں ان میں سے بعض کا یا زیادہ حصے کا استحالة نہ ہو سکے۔ اور قوت میخرہ کمزور ہو۔ یا معدہ میں پہنچنے والا کیلو س طبعی مقدار سے زیادہ ہو، اور جگر کی قوت ماسکہ کمزور ہو جس کی وجہ سے جگر پوری طرح ہضم نہ کر سکے پھر اسی طرح غیر ہضم شدہ غذا محارب جگر میں پہنچ کر پیشاب کی مائیت میں مل کر دفع ہو جاتے۔ رسوب معدی کی یہی صورت ہو سکتی ہے۔

مشابہت حقیقت رسوب میں دونوں مشترک ہیں، لیکن مدلول اور علامات میں دونوں کا فرق ہے۔ دونوں کے مدلول کا فرق پہلے معلوم ہو چکا ہے۔

علامات فارقہ رسوب معدی کا ٹر صا ہوتا ہے، پیشاب، گندہ ہے کے پیشاب کی طرح ہوتا ہے جو شفاف بالکل نہیں ہوتا۔ پیشاب کو حرکت دینے سے رسوب کے تمام اجزاء پیشاب میں پھیل جاتے ہیں۔ مختصر یہ کہ رسوب مارا شیر کی طرح ہوتا ہے۔ اور جو رسوب ہر وق کی حالت پر دلالت کرتا ہے وہ لطیف اور شفاف ہوتا ہے لیکن آنا شفاف نہیں کہ بینائی نفوذ کر سکے۔ اور حرکت دینے سے اس کے اجزاء پیشاب میں منتشر ہو جاتے ہیں۔

۱۰۔ احتراق سے ہونے والے رسوب سولفی اور ذبول سے ہونے والے رسوب سولفی کا فرق۔

مشابہت | مرضی حقیقت دونوں میں یکساں ہے — اسباب و علامات
میں فرق ہے۔

علامات فارقہ | پیدا ہونے والا رسوب اگر سفید ہے تو یہ ذبول کی علامت
ہے اور اگر رسوب سرخ ہے تو یہ احتراق کی نشانی ہے، نیز ہر سبب کے بعد پیدا ہونے
والے عوارض سے بھی رہنمائی ملتی ہے۔

تم الکتاب

بعون الملک الوہاب والسلام علی من اتبع الهدی

محمد ساجد بستوی

یوم الغمیس

۱۹ ربیع الاول ۱۳۹۷ھ وارو حال۔ رورکی

کچھ ضمیمہ کے بارے میں

ترجمہ فروق الامراض (مسی بہ امتیاز الامراض) مکمل ہو جانے بلکہ کتابت کے مراحل سے بھی گزر جانے کے بعد حضرت الاستاذ جناب الحاج حکیم محمد عمر صاحب (پرنسپل جامعہ طبیبہ دارالعلوم دیوبند) سے تبادلہ خیال میں یہ بات طے پائی کہ سالہ "تفریق الامراض" کے وہ مضامین جو امتیاز الامراض میں نہ ہوں، شامل کتاب کر دئے جائیں۔

زیر نظر ضمیمہ رسالہ مذکور کے وہی خاص مباحث ہیں جنہیں آپ "امتیاز الامراض" میں نہیں پائیں گے۔ اگر کسی عنوان میں ٹکراؤ اور ظاہری ٹکراؤ نظر آئے تو مطلب یہ ہوگا کہ دونوں مضامین کا روئے سخن تو ضرور ایک ہے اسی لئے بظاہر آپ کو ایک سے نظر آرہے ہیں، لیکن مقصد تک رسائی اور طرز استدلال الگ الگ ہے

مثلاً کہیں دو متشابہ امراض میں تفریق کا ایک پنج اسباب کے ذریعہ ہوگا اور دوسری جگہ انہیں متشابہ امراض میں تفریق کچھ مخصوص علامات و اعراض کی بنا پر کی گئی ہوگی کسی نے پہلے طریق کو اپنا لیا، کسی نے دوسرے پنج کو ترجیح دیدی۔

۱۔ کتاب کے مصنف محمد حسن بن محمد جعفر ہیں، جو تیرہویں صدی ہجری کے اواخر کے مشہور طبیب اور مصنف ہیں۔ یہ کتاب فارسی کی اچھی خامی پرانی زبان میں ہے (محمد ساجد بستوی)۔

یقین ہے کہ قدر دانوں کے لئے یہ چند اوراق بھی تشابہ امراض کی پرخطر وادی میں
خفراہ ثابت ہوں گے۔ واللہ یہمدی من یشاء۔

محکم ساجد بن ضیف اللہ کان اللہ لہما
نزہل ردوڑکی۔

(۱) سبات اور سکتہ کا فرق۔

مریض سبات کو کوشش سے بیدار کیا جاسکتا ہے، نیز مسبوت کی حرکت ہوئے
ہوئے لوگوں کی طرح ہوتی ہے، مسبوت کے حواس گوشت ہوتے ہیں لیکن پھر بحال
ہو جاتے ہیں، سکوت میں یہ باتیں نہیں ہوتیں بلکہ یہ مردوں کی طرح پڑا رہتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ بعض جگہوں پر سکوت کو مردہ سمجھ کر دفن کر دیئے نکٹ کا
واقعہ پیش آچکا ہے۔ غالباً سکتہ بھوکے بات ہے اسی قسم کا ایک دلچسپ
واقعہ ماہنامہ ”نظام“ کا پنور میں شائع ہوا تھا۔

(۲) صرع اور سکتہ کا فرق۔

صرع میں تھکادینے والی اور تشبہی حرکت اور منہ میں جھاگ آتی ہے اس کے برخلاف
سکتہ کا مریض مردوں کی طرح پڑا رہتا ہے۔

(۳) مریض سکتہ اور مردہ کا فرق۔

تنگی ہوتی رونی جو نہایت نرم و ملائم ہو یا باریک پرناک کے سوراخ کے سامنے
رکھ کر دیکھیں، مریض سکتہ میں یہ چیزیں حرکت کرتی ہوں گی۔ ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ روشن
جگہ میں اس کی آنکھیں کھول کر دیکھیں اگر آنکھ کی سیاہی یوں دیکھنے والے کا عکس آجائے

تو مرض سکتا ہے، ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ایک جگہ برتن میں پانی بھر کر سیدھ پر رکھیں اور غور سے دیکھیں اگر پانی حرکت کر رہا ہو تو مرض سکتا ہے۔ موت میں یہ باتیں نہیں ہوتیں
(۴) سرسام حقیقی اور غیر حقیقی کا فرق | سرسام حقیقی میں سرخ و دم ہوتا ہے
غیر حقیقی میں سر کے بنارات اکٹھا ہو جاتے ہیں، دم نہیں ہوتا۔

(۵) رعشہ اور اختلاج کا فرق | رعشہ حرکت کے وقت ظاہر ہوتا ہے اس
کے برخلاف اختلاج حرکت، نیز عضو کے ساکن ہونے کی حالت میں ظاہر ہوتا ہے۔

فائدہ: سکون سے مراد عضو کا کسی مستقر پر بغیر ٹیک لگائے ساکن ہونا ہے۔
(۶) خاص دماغ کو رم اور غشا صلب اور غشا رقیق کو رم کا فرق | اعراض
کی شدت و ضعف اور فاعل دماغ کے ورم میں آنکھ کو گہرائی والے حصہ میں درد ہی ہوتا ہے
(۷) جملہ اقسام جنون اور سرسام کا فرق | جنون کی کسی قسم میں بھی بخار نہیں
ہوتا، اس کے برخلاف سرسام میں بخار ضرور ہوتا ہے۔

(۸) سہر سباتی اور سبات سہری کا فرق | سبات سہری میں خواب کا زمانہ لمبا
ہوتا ہے اور بیداری کا زمانہ مختصر، اس کے برخلاف سہر سباتی میں بیداری کا زمانہ طویل
اور خواب کا زمانہ مختصر ہوتا ہے۔

(۹) جمود اور سبات کا فرق | مریض جمود کی آنکھیں اکثر کھلی رہتی ہیں، جمود یک رنگ
ہوتا ہے اور اس میں نبض صلب ہوتی ہے۔ سبات میں نبض یہاں تک کبھی
نہیں پہنچتی کہ تنفس میں رکاوٹ ہو، مریض سبات آنکھیں ڈھکے ہوئے بھی ہوتا ہے
اور سبوت کی نبض لین ہوتی ہے، ابتداء میں تھوڑی دیر آنا جو استغراق (گہری عیندہ) تک
پہنچا دے سبات کی نشانی ہوتی ہے۔

(۱۰) جمود اور سکتہ کا فرق | مریض جمود کے حلق میں کوئی چیز داخل نہیں ہو سکتی، نیز مریض جمود کے گرنے پر وضع کوئی خاص نہیں ہوتی۔

مریض سکتہ کے حلق میں جو چیز ڈالی جاتی ہے اندر چلی جاتی ہے اور مریض سکتہ ہمیشہ پشت کے بل پڑا ہوتا ہے۔

(۱۱) جمود اور سرسام بارود کا فرق | سرسام بارود کو بیشتر غصہ بھی کہتے ہیں

جمود میں بخار نہیں ہوتا، سرسام میں بخار ضرور ہوتا ہے اور سرسام ہرگز اس حد تک نہیں پہنچتا کہ مردوں کے مشابہ ہو جائے اور حس و حرکت باطل ہو جائے۔

(۱۲) جمود اور موت کا فرق | جمود میں نبض چلتی ہوتی ہے مگر جمود کی آنکھ کھل جائے تو مریض جمود کی آنکھ میں دیکھنے والے کا عکس آتا ہے۔

(۱۳) جمود اور صرع کا فرق | مریض جمود بظاہر مردہ سے ملتا جلتا ہوتا ہے منہ سے جھاگ کا نہ بہتا اور بدن میں تشنجی حرکات کا فقدان مریض جمود کے مردوں سے اس مشابہت کا ثبوت ہے۔

صرع میں تشنجی اور قبضی حرکت بدن میں ہوتی ہے، منہ میں جھاگ بھی آتی ہے انہیں علامتوں سے مردہ شخص اور مریض صرع اور مریض سبات میں بھی فرق کرنا چاہئے۔

(۱۴) لقوہ استرخانی اور لقوہ تشنجی کا فرق | لقوہ استرخانی میں کدو ترسواں اور نقصان ذائقہ ہوتا ہے، زیریں پلک گر جاتی ہے۔

لقوہ تشنجی میں پیشانی کی جلد میں تندہ اور دہنی رطوبت میں کمی ہوتی ہے۔

(۱۵) نزله اور زکام کا فرق | زکام میں رطوبت بطون دماغ کے مخزن کی طرف بہتی ہے اور نزله میں رطوبت حلق کی جانب گرتی ہے۔

(۱۶) رعونت اور حق کافرق | رعونت میں تبکر ہوتا ہے، یعنی یہ شخص ایسا

خیال کرتا ہے کہ مجھ سے بہتر کوئی نہیں اور میں جملہ اوصاف حمیدہ سے متصف ہوں۔
حق میں بے عقلی اور بے تیزی راتمیں ہوتی ہے۔

(۱۷) اختلاط عقل اور مایہ خولیا کافرق | اختلاط عقل میں قوت مفکرہ متاثر

ہوتی ہے اور یہ اختلاط عقل مایہ خولیا کا مقدمہ و آغاز ہوتا ہے اور مایہ خولیا میں
نقصان قوت مفکرہ کو پہنچتا ہے اور یہ جنون کا مقدمہ ہوتا ہے، جنون میں قوت مفکرہ
قطعاً باطل ہو جاتی ہے۔

(۱۸) آسیبی وغیرہ اثرات اور جنون کافرق | آسیب جن کے اثر میں وہ

شخص اپنی آنکھیں کھولے رکھتا ہے، اپنی پلکیں کبھی ہلاتا نہیں اور حلقہ چشم میں پتلی متحرک
نہیں رہتی، نظر مستقل ایک طرف رکھتا ہے، بیٹھنے میں اپنی نشست دیروں اور
بہادروں کی طرح رکھتا ہے، سر ہلاتا ہوا ہوتا ہے اور اگر جن پڑھا ہوا ہوتا ہے تو کچھ
پڑھتا بھی رہتا ہے، ایسے شخص کے بدن کے تمام رونگے اور بال کھڑے بھی ہو جاتے
ہیں، بالوں کی جڑوں سے مردارید کی طرح چمکدار طوبت آتی ہوتی ہے، کبھی سر کے
بال سیدھے کھڑے ہو جاتے ہیں، یہ بات قوی اور مضبوط جن کے آسیب میں ہوا کرتی
ہے، اور کزور جن کے آسیب میں سر کے علاوہ بدن کے بال کھڑے ہو ا کرتے ہیں
جیسے بھوت پلید وغیرہ جو اسی جنس سے ہیں، ایسے لوگوں میں جلے کھڑے کے دھوئیں یا
بجھے چراغ کی بویا جلی ہڈی کی بو محسوس ہوتی ہے۔ ————— نیز جن وغیرہ کے آسیب
میں کنپٹی کی رگیں بند ہو جاتی ہیں۔

جنون میں ایسا نہیں ہوتا، بلکہ اخلاط اربعہ میں سے کسی ایک کے غلبہ کی علامت

موجود ملتی ہے۔

(۱۹) ملتمہ اور قرنیہ کے زخموں کا فرق | ملتمہ کے زخم میں آنکھ کی سفیدی ہی

سرخ نقطہ ظاہر ہوتا ہے لیکن اگر پوری سفیدی چشم پر سرخی پھیل رہی ہے تو کسی ایک جگہ پر سرخی بہت تیز ہوگی۔

طبقہ قرنیہ کے زخم میں آنکھ کی سیاہی میں سفید نقطہ ظاہر ہوتا ہے، قرنیہ کا زخم سفید اس لئے دکھائی دیتا ہے کہ اس زخم نے عنبیہ کو دیکھنے سے جو اس کے نیچے ہے روک رکھا ہے اور اب قرنیہ ہی اس عنبیہ کے رنگ میں دکھائی دے رہی ہے۔

(۲۰) مورسرج اور ثورات کا فرق | مورسرج قرنیہ کے ہمرنگ ہوتا ہے جس کے

گرد اگر دلوں کے مانند ایک سفید چیز کا ابھار محسوس ہوتا ہے اس لئے کہ قرنیہ جب پھٹتی ہے تو عنبیہ کا حصہ باہر آجاتا ہے۔ ایسے وقت یقینی ہے کہ قرنیہ کے حصے عنبیہ کے آس پاس اپنے سفید رنگ میں ظاہر ہوں، مورسرج کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ آنکھ کی سیاہی چھوٹی اور کچ ہو جاتی ہے اور جو گولائی نتور سے پہلے تھی اب باقی نہیں رہتی ثورات میں یہ سب باتیں نہیں ہوتیں۔

(۲۱) خاص قرنیہ کے ابھار اور اس کے ثور کا فرق | خاص قرنیہ کے

قشری حصہ میں نتور کی صورت میں آنکھ کی سفیدی میں سرخی اور ٹیس نہیں ہوتیں

اس کے برخلاف ثورات میں ٹیس اور سرخی سفیدی چشم میں ضروری ہوتی ہیں۔

(۲۲) عصبہ مخوفہ کے ورم اور اس کے سدہ کا فرق | ورم کی صورت میں درد

عنبیہ کے خمدن کو کہتے ہیں جو ابدار میں چھوٹی کے سر کے مانند ظاہر ہوتی ہے۔ (محمد ساجد بستوی)

اور گرائی قطعاً نہیں ہوتی، لیکن مینائی شکل ختم ہو جاتی ہے۔

(۲۳) رطوبت بیضیہ میں کمورت اور نزول المار کافرق | نزول المار

رنگ مختلف ہوتے ہیں، رفتہ رفتہ مینائی میں دھندلا پن آنے لگتا ہے یہاں تک کہ پانی پوری طرح اتر آتا ہے۔ رطوبت بیضیہ کی کمورت میں رنگ ہمیشہ سفید ہوتا ہے، مدت خواہ کتنی ہی لمبی ہو جائے لیکن کوئی غیر معمولی ضرر نہیں پیدا کرتا اور کچھ

اسی حالت پر باقی رہتی ہے۔

(۲۴) نزول المار کو بتانے والے خیالات اور دیگر خیالات کافرق | نزول المار

کو بتانے والے خیالات ایک آنکھ میں ہوتے ہیں اور اگر دونوں آنکھ میں ہوں گے تو آغاز اور کئی بیشی میں فرق ہوگا، یعنی دونوں میں یہ عارضہ ساتھ ساتھ نہیں پیش آتا اور ایک آنکھ میں خیالات زیادہ ہوتے ہیں اور ایک میں کم۔ خلوص معدہ اور پری معدہ میں یکساں رہتے ہیں۔ حدقہ کے طبعی رنگ میں فرق آ جاتا ہے۔ چھ ماہ سے زائد نہیں گذرتا کہ بعض مینائی کھو بیٹھتا ہے۔ دیگر خیالات میں یہ بات نہیں ہوتی۔

(۲۵) عصبہ مجوفہ کی کشادگی اور ثقبہ عنیبیہ کی کشادگی کافرق | عصبہ مجوفہ کی کشادگی

میں نور (مینائی، بصارت) کی پراگندگی آنکھ کے حصوں میں واضح رہتی ہے

ثقبہ عنیبیہ کی کشادگی میں نور کی یہ پراگندگی آنکھ کے حصوں میں ظاہر نہیں ہوگی، اس طرح

پر کہ اگر کوئی دوسرا شخص اسی آنکھ پر نظر ڈالے تو محسوس کرے گا کہ تمام آنکھ سیاہ ہے۔

(۲۶) منہ نکلنے والے خون کافرق کہ دماغ سے آ رہا ہو یا صدر کا حصہ یا دانتوں کے | دماغ

سے نکلنے والے خون میں تخنخ (کھنکھار) ضروری ہے یعنی وہ مخصوص آواز ضرور پائی جائیگی

جو فضلات دماغیہ کو نکالنے کے لئے ہو ا کرتی ہے۔

سینہ یا پیٹھ پر اسے آنے والے خون میں بھی کھنکھار پائی جاتی ہے لیکن اس کی کیفیت مخصوص ہوتی ہے یعنی کھانسی والی حرکت کے ساتھ۔
دانت کی جڑ سے نکلنے والا خون بغیر کسی گرانی کے آتا ہے یعنی اس میں کسی عضو میں کھنچاؤٹ کا تکلف نہیں ہوتا۔

(۲۷) ورم مری اور قرعہ مری کا فرق | ورم کی صورت میں بڑا قمر ٹھکے وقت تکلیف ہوتی ہے۔ قرعہ مری میں تیز اور ٹکین کھاؤں سے تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔
(۲۸) قصبہ ریہ میں اختلاج اور اس میں ارتعاش کا فرق | اختلاج میں گفتگو میں ارتعاش ہمیشہ رہتا ہے، ارتعاش میں گفتگو میں لرزش ہمیشہ ضروری نہیں ہے۔

(۲۹) سل حقیقی اور سل غیر حقیقی کا فرق | سل غیر حقیقی میں ربوہ بخار کے ہوتے ہیں اور بجز خام رطوبت کے تمھوکنے میں کوئی چیز باہر نہیں آتی۔ سل حقیقی میں بخار ضرور ہوتا ہے، تمھوکنے میں بدبودار سچختہ، بلغمی فضلات نکلتے ہیں، مابعد میں تمھوکنے وقت رطوبت آمیز خون آتا ہے اور آخر میں مدہ۔ پیپ۔ آمیز خون آتا ہے۔

فائدہ ۱۷۔ سل غیر حقیقی سے مراد یہ ہے کہ بعض ربوہ میں رطوبت دماغی کی سل لرزش سے تنفسی بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کھانسی کے ساتھ مدہ کی طرح رطوبت خارج ہوتی ہے، قربت یہاں تک پہنچتی ہے کہ بدن لاغر ہو جاتا ہے اور قوتوں میں اضمحلال آ جاتا ہے۔

(۳۰) بول بینی اور دماغی پیشانی جو غلبہ بلغم اور زہریلے پھلنے آئینوں بول بینی کا فرق |

بغیر حرارت کے آتا ہے اور بول لبنی ذوبانی تیز بخار کی حالت میں اور اعضا اصلیہ میں حرارت کے جاگزیں ہونے کے وقت آتا ہے۔

(۳۱) بول ندی اور بول لزجی کا فرق | پہلے قسم کے پیشاب میں بدبو تیز

سنت ہوتی ہے اس لئے کہ پیشاب زخم کے کسی مقام سے لگ کر آتا ہے، قیض کی جڑ میں خارش بھی ہوتی ہے، شانہ میں ورم بھی رہا ہوتا ہے پیشاب کی دوسری قسم میں یہ باتیں نہیں ہوتیں۔

(۳۲) بول ذوبان نمی اور بول ذوبان شحمی کا فرق | اول صفت اور برایت

مائل ہوتا ہے دوسرا پیشاب پگھلے ہوئے روغن کی طرح ہوتا ہے۔

(۳۳) گردہ اور شانہ کے زخم کا فرق | گردہ کے زخم میں درد قطنی حصہ سے تجاوز

نہیں کرتا اور کوکھ تک نہیں پہنچتا ہے، سلس ابول ہو جاتا ہے، پیشاب سرخ، قشری اجزاء پر اسے جاتے ہیں، پیشاب تدرہ کے ساتھ ملاحظا آتا ہے جو بغیر تنگی اور دشواری کے آتا ہے۔

قرعہ شانہ میں عسر بول ہوتا ہے، سفید قشری اجزاء آتے ہیں، شانہ میں درد ہوتا ہے، بغیر معمولی بدبو ضرور رہا کرتی ہے۔

(۳۴) گردہ کے پردہ اور خالص گردہ کے زخم کا فرق | اگر زخم گردہ کے

پردہ میں ہوگا تو درد اور سوزش زیادہ ہوگی، اس کے برخلاف اگر زخم خالص گردہ میں ہو، تو درد اور سوزش ہوگی تو سہی مگر کم،

(۳۵) ورم خصیہ، قیلۃ المار اور قیلۃ الریح کا فرق | ورم میں نشین کا رنگ

اس میں کم یا زیادہ تکلیف مادہ کے اعتبار سے ہوتی ہے۔ قیلۃ المار میں کیسہ کوہاتہ

میں لیا جائے تو سخت محسوس ہوگا، کیسہ کو ہلایا جائے تو پانی کی آواز سنائی دیگی، لیکن اگر اترے ہوئے پانی کو ٹوٹانا چاہیں تو واپس نہیں ہوگا۔

قیلۃ الریح میں ہواد باؤ ڈالنے پر آسانی سے واپس چل جائے گی، مریض خواہی بھی وضع میں ہو۔

(۳۶) انثیین کے ورم صلاب و قدوالحمی کافرق | ورم میں مادہ جرم عضویں نفوذ کر جاتا ہے، ورم خواہ کیس خصیہ میں ہو یا خاص خصیہ ہی ہیں — قدوالحمی کیس خصیہ کے جوف میں ہوتا ہے۔

(۳۷) اختناق الرحم اور صرع کافرق | اختناق الرحم میں عقل بالکل مفقود نہیں ہوتی، جب ایسا مریض ہوش میں آتا ہے تو جو کچھ اس پر بیتا ہوتا ہے بیان کر دیتا ہے علاوہ ازیں منہ سے جھاگ کا نکلنا، بدن میں اضطراب اور مدافعت نہ ہونا، اختناق طمث یا اختناق منی کا پہلے سے گذر چکا ہونا اور دوسرے جی خواہی اس پر شاہد ہوتے ہیں۔ جب باری کا وقت قریب ہوتا ہے تو مریض ایسا محسوس کرتا ہے کہ گویا کوئی چیز دھوئیں کے مانند عانہ کے آس پاس سے دماغ کی طرف چڑھ رہی ہے صرع میں یہ سب باتیں نہیں ہوتیں۔

(۳۸) رجارا اور حمل کافرق | رجاریں پیٹ سخت ہوتا ہے، ہاتھ اور پیریں سستی اور ڈھیلا پن ہوتا ہے اور اگر پیٹ پر ہاتھ رکھا جائے تو مادہ رجارا دھڑکھڑکے گا۔ حمل میں یہ باتیں نہیں ہوتیں۔ اس لئے کہ بچہ حمل میں تین ماہ کے بعد خود ہی حرکت کرنے لگتا ہے اگر عورت کو ٹھنڈے پانی میں شہد ملا کر سوتے وقت پلائیں اور عورت کے پیٹ میں درد ہو تو عورت حاملہ ہے اور اگر درد نہ ہو تو نہیں۔

(۳۹) برص اور بہق ابھض کا فرق | برص کا رنگ دودھ کی طرح نہایت سفید ہوتا ہے اور جب اس میں سوئی چھوئی جائے تو خون نہیں نکلتا۔۔۔۔۔ بہق ابھض میں رنگ اتنا سفید نہیں ہوتا اور جب ایسے مقام پر سوئی چھوئی جائے تو خون نکلے گا۔

(۴۰) قرصہ اور ناصور کا فرق | قرصہ برابر بہتا ہوا رہتا ہے اور ناصور کا بہنا کبھی بند ہو جاتا ہے (اور بظاہر مندمل ہو جاتا ہے) اور پھر از خود بہہ پڑتا ہے (۴۱) حصہ اور جدری کا فرق | حصہ کے دانے باجرہ کے دانہ کے مانند ہوتے ہیں اور مادہ صفرا ہوتا ہے۔ جدری کے دانے مسور کے دانہ کے مانند ہوتے ہیں اور اس کا مادہ خون ہوتا ہے۔

(۴۲) بہق اسود اور کلف کا فرق | بہق میں قدرے کھردرا پن (خشونت) ہوتا ہے اور کلف بالکل صاف ہوتا ہے۔

(۴۳) غدود اور سلعہ کا فرق | غدود سخت ہوتا ہے، بڑا نہیں ہوتا، کیسہ دار بھی نہیں ہوتا اور سلعہ نرم ہوتا ہے، بڑا بھی ہوتا ہے اور کیسہ دار بھی۔

(۴۴) سلعہ اور گیلہ کا فرق | سلعہ گڑ کے نیچے ظاہر ہو اس کو گیلہ کہتے ہیں اور سلعہ عام ہے کہیں بھی نکلے سلعہ ہی کہتے ہیں۔

(۴۵) حکہ اور جرب کا فرق | خشک خارش کو حکہ کہتے ہیں اور اگر زرد آب بھی نکلے تو اسے جرب کہتے ہیں۔

(۴۶) ضربہ اور سقطہ کا فرق | کسی چیز کا بدن پر گر پڑنا ضربہ ہے اور خود زمین پر کسی کا گر پڑنا سقطہ ہے۔

تقریظ

گرامی قدر جناب حکیم محمد عسکری صاحب پرنسپل جامعہ طبیبہ دارالعلوم دیوبند

یونانی طب کے طریقہ علاج میں امراض کی علامات فارغہ کی اہمیت سمجھدار اطباء پر مخفی نہیں ہے، مگر اس فن کی حرماں نصیبی ہے کہ قدامت کی تصانیف ایک ایک کر کے ناپید ہوتی جا رہی ہیں، جو میسر ہیں ان کی زبان متداول نہ ہونے کے سبب استفادہ محدود ہے۔۔۔۔۔ موضوع کی اہمیت کے پیش نظر ملک کے چند نام وراطباء نے ایک ایسی کتاب کی ترتیب کی اپنی اس بولی جائزہ والی زبان ”اردو“ میں ضرورت کا احساس کیا، ایسے ہی کچھ ارباب فن سے تبادلہ خیال میں انجمن بن جنین کی تصنیف ”فروق الامراض“ کافی وافی سمجھی گئی۔
کتاب اسی کا ترجمہ ہے۔

مترجم کی حیثیت سے جس فاضل کا نام آپ دیکھ رہے ہیں وہ اب اپنی چند قلمی کاوشوں کی بدولت کچھ زیادہ محتاج تعارف نہیں ہیں، ہمارے جامعہ طبیبہ کے چند سال پہلے کے ممتاز فارغین میں سے ہیں لکھنے پڑھنے کا ذوق انھیں طبعی ملا ہے ترجمہ کی تصحیح و نظر ثانی کا جو تعاون محترم حکیم تبارک کریم صاحب مکمل کامیاب مخلص مترجم کے ساتھ رہا ہے وہ فی الحقیقت میرے ہی اوپر کرم فرمائی ہوئی ہے

ایسی بزرگانہ عنایتوں کی فراہموشی حد درجہ کی ناسپاسی ہے۔ میں حضرت والا کا بڑا ہی ممنون کرم ہوں۔ دلی دعا ہے کہ قوم و ملت کو ایسے قلمس بزرگوں سے استفادہ کی زیادہ سے زیادہ توفیق ہو۔

قادر مطلق سے دعا ہے کہ فاضل مترجم کو دارین کی فلاح سے ہمکنار کرے اور ان کی اس مخلصانہ فنی خدمت کو ملک سے طول و عرض میں قبول عام بخشے۔ آمین۔

(حکیم) محمد عمر غفرلہ

پرنسپل جامعہ طبیہ دارالعلوم دیوبند

۱۷/۴/۴۷